Regd. E. P. No. 67.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلسہ سالانہ نمبر

قیمت فی پرچہ -/4/-

The Weekly BADR QADIAN.

ایڈیٹر:
محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے

جلد 5	6, 13 اکتوبر 1956	نمبر 37, 38

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمدردی کا جوش

مُبارک کلمات حضرت بانی سِلسلہ احمدیہ قادیانؑ

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جُوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے سونے کی ایک کان نکالی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اسکی اس قدر قیمت ہے کہ میں اپنے ان تمام بنی نوع (انسان) بھائیوں میں وہ تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟

سچّا خدا

اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچّا ایمان اس پر لانا اور سچّی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچّی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پاکر یہ سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع (انسانوں) کو اس سے محروم رکھوں"۔ (اربعین)

امام مہدی

قرآن کریم کی شان

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے — قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا — بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں — نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بُستاں ہے

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز — اگر لُولوئے عمّاں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو — وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی — سخن میں اسکے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز — تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

ارے لوگو! کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا — زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے

خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے — خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذاتِ واحد کا — تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرکِ پنہاں ہے

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے — خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو! نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

ملک صلاح الدین ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے واما ارٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان

۱۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

جس طرح ظاہری عالم میں رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات آتی ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر بھی ظلمت و نور کے دور چلتے ہیں۔ جب دنیا ضلالت و گمراہی کے تاریک گڑھوں میں گر جاتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے انبیاء و اصفیاءؑ کو مشعلِ ہدایت دے کر بھیجا جاتا ہے۔ جب سے یہ دنیا بنی یہی سلسلہ برابر چلتا چلا آ رہا ہے۔ آخر میں سید ولد آدم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے خدا سے دور دنیا کو اُس کے آستانہ پر لا جھکایا۔ اور خالق و مخلوق کے رشتہ کو پھر تازہ کر دیا۔ لیکن جب ایک زمانہ گذر گیا تو جس طرح بُعدِ مکانی کسی بڑے سے بڑے لیمپ کی روشنی کو مدھم کر دیتا ہے آنے والی نسلیں بُعدِ زمانی کے باعث اُس نور سے محروم ہوتی چلی گئیں اور ایسا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی کی خبر دے رکھی تھی۔ اور آخری زمانہ میں انتہائی تنزل کے وقت اسلام کی دوبارہ ترقی کے سامان مقدر تھے۔ اسی زمانہ میں دیگر مذاہب کے پیرو اپنے اپنے رنگ میں کسی نہ کسی موعود کے منتظر تھے۔ آخر الٰہی نوشتے پورے ہوئے۔ خدائی وعدوں کے مطابق ظلمت کے بعد نور ظاہر ہوا۔ اور قادیان کی مقدس بستی میں اُس کا برگزیدہ مبعوث ہوا۔ دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح آپؑ نے اپنی بعثت کی غرض "انسان کو خدا شناسی کا سبق پڑھانا اور اُس کے ساتھ اُس کا تعلق استوار کرنا قرار دی۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اُس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہو گئی ہے۔ اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اُس کا نمونہ دکھاؤں اور خدائی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جواب نابود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودہ لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے"۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۴)

آپ نے فرمایا:-

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

جیسا کہ ہر مذہب کی اصل غرض خدا شناسی ہی قرار دی گئی ہے۔ آپؑ نے اس بات کا خوب اعلان فرمایا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ جس کا تعلق زندہ خدا سے ہے۔ جو ہر زمانہ میں اپنے تازہ بتازہ نشانات سے اپنی زندگی کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے اور اس کا عملی ثبوت وہ سینکڑوں نشانات ہیں جو اس زمانہ میں اُس نے اس بندہ کی صداقت کے لئے ظاہر فرمائے۔

اگرچہ اس وقت سینکڑوں بلکہ ہزاروں ہی مذہبی جماعتیں دنیا میں پائی جاتی ہیں اور پھر مذہب اسلام کی طرف منسوب ہونے والے بیسیوں فرقے ہیں۔ لیکن جس تحدی سے خدا نمائی کا دعوےٰ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کی جماعت کا ہے اس کی مثال فی زمانہ کہیں نہیں ملتی اور یہی اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ کیونکہ یہ دعوےٰ کوئی جھوٹی نہیں بلکہ اپنے ساتھ قوی تجربہ بھی رکھتا ہے۔

چونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے امام الزمان بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اسلئے اس سلسلہ میں آپ کو بعض امتیازی نشانات بھی عطا ہوئے۔ چنانچہ ایسے ہی امتیازی نشانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں:-

(۱) میں قرآن شریف کے معجزہ کے طور پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے

(۲) میں قرآن کریم کے حقائق بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۳) میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔

(۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

یہ خدا تعالےٰ کی گواہیاں میرے پاس ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی پیشگوئیاں میرے حق میں چمکتے ہوئے نشانوں کی طرح پوری ہوئیں"۔

(ضرورت الامام صفحہ ۲۵، ۲۶)

قبولیت دعا کے نشانات میں سے ایک عظیم الشان نشان یہ بھی ہے جو ۱۸۸۶ء کے آغاز میں آپ نے اسلام کی سربلندی اور اُس کی اشاعت کے لئے خصوصیت سے دعائیں فرمائیں۔ انہیں دعاؤں کو پایۂ قبولیت جگہ دیتے ہوئے خدا تعالےٰ نے آپ کو ایک ایسے فرزند ارجمند عطا کئے جانے کا وعدہ فرمایا جس کے ذریعہ اسلام کی غیر معمولی ترقی اور زمین کے کناروں تک اس کی اشاعت کے سامان کئے جانے مقدر تھے۔

سو بموجب وعدہ الٰہی وہ فرزند ارجمند آپؑ کے ہاں تولد ہوا۔ بڑھا۔ اور اپنی جماعت کا امام بنا اور آج خدمت دین اور اشاعت اسلام کے سلسلہ میں اسی امام ہمام کے سنہری کارنامے ایک دنیا کے سامنے ہیں۔ اس کے متعلق الہام الٰہی میں

"نور آتا ہے نور"

کے الفاظ سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ سو جس نور خداوندی کے دکھانے کی طرف حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تمام لوگوں کو دعوت دی اُس نور کا مشاہدہ آج بھی آپؑ ہی کے سچے جانشین کے وجود میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ خود آپ نے بھی فرمایا ہے کہ ؎

میری طرف چلے آئیں مریض روحانی
کہ انکے دردوں دکھوں کیلئے طبیب ہوں میں

سو اے لوگو! جو خدا کے نور کی تلاش میں ہو تمہیں چاہیئے کہ اس مبارک وجود سے اپنا تعلق پیدا کرو تا تم بھی خدا کے نور سے حصہ - اور **اپنی زندگی کے مقصد کو پا لو!!**

سنو کس قدر درد بھرے الفاظ کے ساتھ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جسکو ابتک یہ پتہ نہیں کہ اسکا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اسکو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اسمیں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا ہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ اکتوبر: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔
کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور نہایت ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔
احباب اپنے مقدس آقا کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۰ اکتوبر: جلسہ سالانہ کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ ہندوستان و پاکستان سے متعدد مہمان تشریف لے آتے ہیں اور باقی کل پرسوں تک پہنچ جائیں گے۔ قادیان میں تین چار روز سے مسلسل ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو ہر رنگ میں موجب برکت بنائے اور اس کے بُرے اثرات سے محفوظ رکھے۔

قادیان ۷ اکتوبر: جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ناظر تعلیم و تربیت اپنے سفر سے بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں آپ مورخہ ۱۱/۹ کو قاضی عطاء الرحمٰن صاحب عباسی محرر دفتر بیت المال کی شادی کے سلسلہ میں مونگھیر تشریف لے گئے تھے عباسی صاحب بھی دلہن سمیت ۷ اکتوبر کو بخیریت قادیان واپس آ گئے ہیں۔ احباب اس

ہے میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں!

قادیان

میں

احمدیوں کا مقدس حلقہ

از جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔اے ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۱۹۴۷ء کے پُر آشوب زمانہ میں قادیان کے اکثر احمدی محلہ جات کو "ہجرت کا" "داغ" لگا۔ مگر ایک حلقہ میں جو "دار المسیح" کے جوار میں اور "بہشتی مقبرہ" کے قریب میں واقع ہے الٰہی تقدیر کے ماتحت احمدی آبادی قائم رہی۔ اور باوجود گوناگوں مشکلات اور مخالفانہ کوششوں کے اس حلقہ کے احمدی اپنی جگہ سے متزلزل نہ ہو سکے۔ حکومت نے بھی اس حلقہ کی مذہبی اہمیت اور خاص تقدیس کے پیش نظر اسکے مکانات پناہ گزینوں کو الاٹ نہ کئے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے مرکزی انتظام کے ماتحت دے دیئے۔

اس سوال کا جواب کہ اس حلقہ کی مذہبی حیثیت اور خاص تقدیس کے تعلق میں کونسے امور قابل ذکر ہیں۔ ذیل کی سطور میں مختصر طور پر دیا جاتا ہے۔ لیکن اس سے پیشتر یہ بتا دینا ضروری ہے کہ دنیا کے اکثر مذاہب بعض روحانی شخصیتوں اور مقامات کے تقدس کے قائل ہیں۔ اور ایسے افراد اور مقامات کا احترام مہذب اقوام لازمی قرار دیتی ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں مسلمانوں کے ایسے وجودوں اور مقامات کو "شعائر اللہ" کہا جاتا ہے اور ان کی تعظیم و تکریم کو نیکی اور تقویٰ کا باعث قرار دیا گیا ہے۔

احمدیہ مقدس مقامات کی تاریخی حیثیت

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ قدیمی مذاہب کے بعض مقدس افراد اور مقامات کی تاریخی حیثیت واضح اور متعین نہیں۔ لیکن احمدیہ جماعت کے مقدس مقامات اور شخصیتیں تاریخی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کے متعلق پوری تفصیلات ریکارڈ سے مل سکتی ہیں۔ اور چونکہ جماعت ابھی اپنے ابتدائی اور خاص روحانی دور سے گذر رہی ہے۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس خلفاء اور بزرگ صحابہ کا زمانہ گذر رہا ہے اس لئے احمدیہ جماعت کے "شعائر اللہ" کے عینی شواہد بھی زندہ موجود ہیں۔ بہرحال یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جملہ مذاہب کے خاص مذہبی مقامات کا احترام اور ان کی تقدیس۔ باہمی محبت و پیار۔ رواداری اور اتحاد کے لئے ضروری ہے اور ہر مہذب حکومت اور سوسائیٹی اس کا خیال رکھنا ضروری سمجھتی ہے۔

احمدیہ حلقہ کا تقدس

قادیان میں احمدیوں کی جو موجودہ رہائش گاہ ہے اور جو احمدیہ حلقہ (پاکٹ Pocket) کے نام سے موسوم ہے اس کو خاص مذہبی اہمیت اور تقدیس اسلئے حاصل ہے کہ اس حلقہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر وفات تک ساری زندگی (سوائے تین چار سال کے وقفہ کے) گذری۔ اسی میں آپؑ نے اپنا بچپن گذارا۔ اسی حلقہ کی گلیوں میں آپ صبح و شام آتے جاتے اور اُٹھتے بیٹھتے رہے۔ اسی میں واقع جوہڑ (ڈھاب) میں آپ بچپن کے ایام میں تیراکی کی مشق فرماتے رہے۔ اور جب ایک دفعہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کو اس خطرہ سے نجات بخشی۔ یہی وہ حلقہ ہے جس کے اکثر مکانات میں اپنے احباب کے ساتھ آپ کی نشست و برخاست رہی۔ اور اسی حلقہ میں وہ مقامات ہیں جن میں آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور نہایت تضرع سے دعائیں اور عبادتیں کیں اور آپ پر انوار سماوی کے دروازے کھولے گئے اور آپ کو الہام و کلام الٰہی سے مشرف کیا گیا۔ اور یہیں پر آپ کو ماموریت کا مقام تفویض ہوا۔ اور آپ نے اپنے خدا داد مشن کی کامیابی کے لئے رات دن لگاتار جد و جہد فرمائی۔

اس حلقہ کو مذہبی اعتبار سے جو خصوصیت حاصل ہے اس کا کسی قدر اندازہ ان کثیر التعداد "مقدس مقامات" سے ہو سکتا ہے۔ جو اس میں واقع ہیں۔ آج دنیا کے دور دراز کونوں میں بسنے والے احمدی جب ان مقامات کا نام سنتے ہیں تو ان کے دل احترام کے جذبات سے بھر جاتے ہیں۔ اور ان کی روحوں پر وجدانی اور عرفانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہی وہ مقامات ہیں جن کی وجہ سے "داغِ ہجرت" کے بعد بھی قادیان کا نام مشرق و مغرب میں گونج رہا ہے اور قادیان کے ساتھ ہندوستان کی شہرت اور عظمت کو بھی چار چاند لگ رہے ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جوں جوں قادیان اور گرد و پیش کے حالات اور فضاء ساز گار ہوتی جائے گی۔ اس بین الاقوامی مقدس مرکز کی وجہ سے حکومت ہند اور آزاد بھارت کی عظمت اور شان میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ ذیل میں ان مقدس مقامات کا مختصر سا خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو احمدیہ حلقہ میں واقع ہیں:۔

۱۔ مسجد مبارک

اس نہایت مقدس مسجد کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۲ء میں اپنے رہائشی مکانات کے متصل رکھی اس کا نام اللہ تعالیٰ نے "بیت الذکر" رکھا۔ اور اس کے متعلق مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ آمِنًا کا وعدہ فرمایا۔ یعنی جو شخص اس میں باخلاص و قصد تعبّد و صحت نیت و حسن ایمان داخل ہوگا وہ سوئے خاتمہ سے امن میں آجائے گا (براہین احمدیہ)

اس مسجد کے متعلق ایک دوسرا الہام یہ ہے کہ مُبَارَكٌ وَّمُبَارِكٌ وَّكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ۔ یعنی یہ مسجد برکت یافتہ اور برکت دہندہ ہے۔ اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا جائے گا۔ نیز اس کے متعلق ۸ و ۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رویا دیکھا کہ بعض اشخاص جو فرشتے معلوم ہوتے ہیں سبز رنگ کی سیاہی سے مسجد کے دروازے کی پیشانی پر کچھ آیات لکھ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک آیت جو حضور کو یاد رہی لَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل کو کوئی رد کرنے والا نہیں تھی۔

یہی وہ مسجد ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پاکباز صحابہ کے ساتھ پنجگانہ نماز ادا کرتے رہے اسی میں آپ کی اکثر دینی ملاقاتیں اور روحانی اور علمی مجالس منعقد ہوتی تھیں اور سعید روحیں آپ کی بیعت سے مشرف ہو کر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتی تھیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقدس زمانوں میں بھی یہ مسجد اپنی دینی امور کے لئے استعمال ہوتی رہی ہے

۲۔ مسجد اقصیٰ

یہ وہ مقدس مسجد ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء عظام اور ہزارہا صحابہ و بزرگان سلسلہ نماز جمعہ ادا کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی نماز جمعہ اسی میں ادا ہوتی ہے۔ یہ مسجد قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس معراج میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے۔ وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جسمانی طور پر مسیح موعود کے حکم سے بنائی گئی ہے۔ اور روحانی طور پر مسیح موعود کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور موہبت ہیں اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء بنی اسرائیل کے کمالات ہیں ایسا ہی مسیح موعود کی یہ مسجد اقصیٰ جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے اس کے روحانی کمالات کی تصویر ہے۔" (دیباچہ خطبہ الہامیہ)

یہی وہ مسجد ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خطبہ الہامیہ فرمایا۔ جس سے ایک عظیم الشان علمی اور روحانی معجزہ ظاہر ہوا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ و دیگر بزرگان سلسلہ سالہا سال تک درس قرآن کریم و حدیث دے کر احباب جماعت کے ایمانوں کو تازگی بخشتے رہے ہیں۔ نیز اس مسجد میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب مرحوم کا مزار مبارک بھی ہے۔

۳۔ منارۃ المسیح

اسی مسجد کے مشرق میں وہ سفید منارہ ہے جس کی بنیاد حضرت اقدس علیہ السلام نے خاص دعاؤں سے ۱۹۰۳ء میں رکھی اور جس کا اشتہار آپ نے ۲۸ مئی [illegible] کو شائع کیا۔ اور اس منارہ کی تین اغراض بیان فرمائیں (۱) اس پر اذان دی جایا کرے گی تا

کی اونچی آواز سے دن میں پانچ دفعہ تبلیغ کی جائے۔

(ب) اس پر روشنی کا انتظام ہو جس سے لوگ دور دور تک فائدہ اٹھائیں

(ج) اس پر ایک بڑی گھڑی نصب کی جائے جو انسانوں کو وقت شناسی کی طرف متوجہ کرے۔

اس مقدس منارہ کی بنیاد آپ نے ان احادیث رسولؐ کو ظاہری طور پر پورا کرنے کے لئے رکھی جن میں یہ ذکر ہے کہ مسیح موعود منارۂ بیضاء شرقی کے پاس نازل ہوگا۔ اور اس کو اپنے اس الہام سے بھی وابستہ فرمایا کہ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"۔ یہ مقدس منار اب بھی اپنے روحانی اور جسمانی انوار کو پھیلا رہا ہے۔

۴۔ بیت الفکر

بیت الفکر مسجد مبارک سے متصل دار مسیح موعود کا وہ مقدس کمرہ ہے جس کی تعریف و توصیف الہام الٰہی میں بھی آئی ہے۔ اور جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ اور بہت سی اور عظیم القدر کتب و رسائل تصنیف فرمائیں۔

۵۔ الدار مسیح موعود

"الدار" سے مراد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وہ رہائشی مکانات ہیں۔ بیت الفکر بھی انہی میں شامل ہے۔ جن میں حضور اپنے مطہر اہل بیت کے ساتھ رہائش پذیر رہے یہ وہ مکانات ہیں جو خاص طور پر انوار الٰہیہ کے مہبط ہیں۔ اور ان کے ساتھ کثیر التعداد نشانات اور معجزات وابستہ ہیں۔ یہی وہ مکانات ہیں جن میں رہنے والوں کی حفاظت کا خاص وعدہ اللہ تعالیٰ نے "انی احافظ کل من فی الدار" کے الفاظ میں فرمایا۔ ۱۹۰۰ء کے قریب طاعون کے تباہی انگیز حملوں کے زمانہ میں اور پھر ۱۹۴۷ء میں فتنہ و فساد کی آگ کے مشتعل ہونے پر اس کو خاص طور پر پورا کر کے اپنی قدرت اور رحمت کا ثبوت ظاہر فرمایا۔ ان مکانات کی ایک ایک اینٹ جماعت احمدیہ کے لئے باعث صد برکات اور "شعائر اللہ" میں شامل ہے انہی مکانات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی موعود و مبشر اولاد پیدا ہوئی اور انہی میں مسجد مبارک سے ملحق وہ کمرہ بھی ہے۔ جس میں "سرخی کے چھینٹوں" والا کشف ظاہر ہو کر خدائی قدرت کا نشان بنا۔ گول کمرہ جس کی بنیاد ۱۸۹۳ء میں رکھی گئی۔ اور جو حضور علیہ السلام کی ملاقات و زیارت کے لئے آپ کے ڈرائینگ روم کے طور پر تھا بھی "الدار" کا حصہ ہے۔

"الدار" میں دو نہایت اہم مقامات "بیت الدعا" اور "بیت الریاضت" ہیں۔ ان میں اول الذکر حضور نے اپنے رہائشی کمرہ کے اندر کی طرف چھوٹا سا کمرہ دعا کے لئے مخصوص فرمایا۔ اور "بیت الریاضت" وہ کمرہ ہے جس میں حضور نے الٰہی منشار کے ماتحت چھ ماہ کے روزے رکھے۔ اور ان کے نتیجہ میں آپ پر خاص برکات اور انوار کا نزول ہوا۔ اور آسمانی دروازے کھولے گئے۔

۶۔ بہشتی مقبرہ

بہشتی مقبرہ کا تقدس اس امر سے ظاہر ہے کہ اس کی داغ بیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی حکم کے ماتحت ڈالی۔ اور اس مقدس مقام کے متعلق خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ:-

اُنزل فیہ کُلّ رحمۃٍ

یعنی اس مقام پر ہر قسم کی رحمت نازل کی گئی ہے۔ اس مقبرہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ کے مبارک مزار ہیں۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد مقدس وجود اور آپ کے اخص صحابہ اس میں مدفون ہیں اس مقام میں دفن ہوئے والوں کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس میں جنتی ہی مدفون ہوں گے اور اپنی دینی خدمات اور قربانیوں کی وجہ سے خاص انعامات اور برکات کے وارث بنیں گے۔ دور و نزدیک سے آنے والا ہر احمدی اس مقام پاک کی زیارت سے اپنے ایمان کی تازگی اور روح کی بلندی اور صفائی حاصل کرتا ہے۔

۷۔ باغ بہشتی مقبرہ

یہ مقدس باغ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا خاندانی باغ ہے جو بہشتی مقبرہ سے متصل ہے۔ اس کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اہل بیت اور اصحاب کبار کے ساتھ ایک عرصہ تک اس میں فروکش رہے۔ آپکی مجالس عرفان اس میں منعقد ہوتی رہیں۔ آپ کے زمانہ میں یہاں پر دینی مدرسہ بھی جاری رہا۔ اس کے درختوں سے آپ بنفس نفیس پھل کھاتے اور کھلاتے رہے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے جسد اطہر اسی باغ کے شمالی حصہ میں دن کا بیشتر حصہ رکھا رہا۔ یہیں پر آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اس کے جنوبی طرف واقع مکان میں آپ کا جسد اطہر آخری زیارت کے لئے رکھا گیا۔ اور اسی باغ میں سلسلہ احمدیہ میں قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا یعنی خلافت اولیٰ کا قیام اور بیعت ہوئی۔ اس مقام میں سلسلہ کی متعدد اہم شخصیتوں کی نماز جنازہ بھی ادا کی گئی۔ اور اس میں بہت دفعہ عیدین کی نماز ادا کی گئی۔ الغرض یہ باغ متبرک اور مقدس ہونے کے اعتبار سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اور سلسلہ کی ایک اہم تاریخی یادگار ہے۔

۸۔ مہمانخانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جب خدا تعالیٰ نے مامور فرمایا تو ابتداء میں ہی یہ وعدہ دیا کہ لوگوں میں آپ کی مقبولیت بڑھے گی اور احباب دور و نزدیک سے آپکی زیارت اور فیوض و برکات حاصل کرنے کے کثرت سے آپکے پاس آئیں گے۔ یہانتک کہ رستے گھِرے ہو جائیں گے۔ اس وعدے کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی ارشاد فرمایا کہ لوگوں سے بے توجہی سے پیش نہ آنا اور نہ انکی کثرت سے کوئی ملال یا تھکاوٹ محسوس کرنا۔

چنانچہ حضور علیہ السلام خدائی ارشاد کے ماتحت قادیان میں آنے والے مہمانوں کی خاطر مدارات کا خاص اہتمام فرماتے۔ ابتدائی ایام میں مہمانوں کا گھر میں کھانا تیار کروا کے دار مسیح میں رہائش کا بھی انتظام فرماتے اور ایک عرصہ تک گول کمرہ بھی مہمانوں کے قیام کے لئے مستعمل ہوتا رہا۔ بعد میں جب مہمانوں کی کثرت ہو گئی۔ اور گھر میں انتظام ممکن نہ رہا۔ تو آپ نے علیٰحدہ مہمانخانہ اور لنگرخانہ کا انتظام فرمایا۔ مہمانداری کا یہ سب کاروبار خاص منشار الٰہی کے ماتحت تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ انتظام کے نقص کی وجہ سے جب کوئی مہمان بھوکا رہ گیا تو اللہ تعالیٰ نے الہاماً اس کے کھانے کا انتظام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور آپ نے فوراً انتظام فرمایا۔

مہمانخانہ اور لنگرخانہ کا انتظام آپ نے مقدس فریضہ سمجھتے ہوئے اپنی زندگی میں براہ راست اپنے پاس رکھا اور آج بھی اس مہمانخانہ میں جو مہمان قیام کرتے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہی کہلاتے ہیں۔ اور ضیافت کے اس ادارے کو ایک مقدس مذہبی ادارہ یقین کیا جاتا ہے۔ جس کی بنیاد حضرت اقدس علیہ السلام کے پاکیزہ ہاتھوں سے پڑی۔

۹۔ مدرسہ احمدیہ

اس مقدس ادارہ کی تجویز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں فرمائی اس کی غرض اکناف عالم میں دینی و روحانی تعلیم کو پھیلانے کے لئے دینی علماء پیدا کرنا تھی۔ ۱۹۰۶ء میں اس مدرسہ کا اجراء حضور علیہ السلام کے ہاتھوں ہوا۔ اس ادارہ کے ذریعہ آجتک علم دین کے سینکڑوں علماء پیدا ہو چکے ہیں جن میں سے بیسیوں تبلیغ کے جہاد کبیر میں معروف ہیں۔ سلسلہ احمدیہ میں اس ادارہ کی جس میں قرآن و حدیث اور دوسری دینی کتب پڑھائی جاتی ہیں اور پاک نمونہ سے اخلاقی تربیت کی جاتی ہے خاص اہمیت ہے۔

۱۰۔ بیت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ وہ مقدس مکان ہے جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وطن سے قادیان میں ہجرت کے بعد قیام فرما ہوئے۔ اس میں آپ اپنی آخری بیماری تک دعائیں کرتے اور درس و تدریس فرماتے رہے۔ احباب سے ملاقاتیں اور روحانی و جسمانی مریضوں کا مداوا بھی آپ اس میں فرماتے۔ اس مقدس مکان میں ایک خاص کمرہ دعا کے لئے بھی مخصوص ہے جسمیں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا کی بہبودی، سلسلہ کی ترقی اور احباب کی سربلندی کے لئے دعائیں فرماتے تھے۔ یہ مکان بھی سلسلہ کے مقدس مکانات میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے

۱۱۔ جلسہ گاہ

ہمارے حلقہ کے ان مقامات میں سے جو دینی اور مذہبی اغراض کے لئے استعمال ہوتے ہیں ایک "جلسہ گاہ" ہے جس میں جلسہ سالانہ جس کی بنیاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی حکم و منشار کے ماتحت رکھی تھی منعقد ہوتا ہے۔ تقسیم ملک سے پہلے اس جگہ مستورات کا جلسہ سالانہ منعقد ہوتا تھا۔ یہ مقام بھی سلسلہ کے نزدیک جماعتی اہمیت رکھتا ہے

۱۲۔ مکانات صحابہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ہمارے حلقہ کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اس میں متعدد مکانات اور رہائش گاہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور بزرگ صحابہ کی ہیں۔ ان مکانات میں ان مبارک وجودوں نے اپنی پاکیزہ عمریں گذاریں۔ دعائیں کیں۔ اپنے پاک نمونہ سے لوگوں کے قلوب کو مسخر کیا۔ اگر آج مدراس کے "سینٹ تھامس" کے گرجا کو اسلئے خاص تقدیس و اہمیت حاصل ہے کہ اس کا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ایک حواری سے تعلق بتایا جاتا ہے اور اس کو ہندوستان کی حکومت اور مہذب شہری خاص احترام اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ تو یقیناً وہ مقامات جن کا گہرا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلند پایہ مطہر صحابہؓ سے ہے مقدس

اور قابلِ احترام و اکرام ہیں۔

ذیل میں ان مخلص و پاکباز صحابہؓ میں سے بعض کے نام دیئے جاتے ہیں۔ جن کے رہائشی مکانات احمدیہ حلقہ میں پائے جاتے ہیں۔

۱۔ حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحبؓ
۲۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضؓ
۳۔ حضرت مولانا محمد سرور شاہ صاحب رضؓ
۴۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضؓ
۵۔ حضرت پیر منظور محمدؐ صاحب رضؓ
۶۔ حضرت پیر افتخار احمدؐ صاحب رضؓ
۷۔ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ
۸۔ حضرت سید ناصر شاہ صاحب رضؓ
۹۔ حضرت سید فضل شاہ صاحب رضؓ
۱۰۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ
۱۱۔ حضرت منشی محمد الدین صاحب واصل باقیؓ
۱۲۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی رضؓ
۱۳۔ حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب
۱۴۔ حضرت حافظ حامد علی صاحب رضؓ
۱۵۔ حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب رضؓ
۱۶۔ حضرت چوہدری حاکم علی صاحب رضؓ
۱۷۔ حضرت بابا حسن محمدؐ صاحب رضؓ
۱۸۔ حضرت احمد نور صاحب کابلی رضؓ
۱۹۔ حضرت میاں نجم الدین صاحب رضؓ
۲۰۔ حضرت منشی اروڑے خاں صاحب رضؓ
۲۱۔ حضرت منشی مہر دین صاحب رضؓ
۲۲۔ حضرت سید محمد اشرف صاحب رضؓ
۲۳۔ حضرت مرزا محمد اشرف صاحب رضؓ
۲۴۔ حضرت حافظ جمال احمد صاحب رضؓ
۲۵۔ حضرت صوفی تصور حسین صاحب رضؓ
۲۶۔ حضرت حکیم عطا محمدؐ صاحب رضؓ
۲۷۔ حضرت قاری غلام حمیم صاحب رضؓ
۲۸۔ حضرت شیخ احمد صاحب
۲۹۔ حضرت نظام الدین صاحب ٹیلر رضؓ
۳۰۔ حضرت جان محمد صاحب پوسٹ مین
۳۱۔ حضرت امام الدین صاحب ماٹا رضؓ
۳۲۔ حضرت عبدالحق صاحب بددملہوی
۳۳۔ حضرت حافظ محمدؐ امین صاحب رضؓ
۳۴۔ حضرت عبداللہ خان صاحب افغان رضؓ
۳۵۔ حضرت عبدالغفار خان صاحب افغان رضؓ
۳۶۔ حضرت مدد خان صاحب افغان رضؓ
۳۷۔ حضرت ڈاکٹر فضل کریم صاحب رضؓ
۳۸۔ حضرت عبداللہ بوڑی صاحبؓ
۳۹۔ حضرت عبدالرحیم صاحب حجام رضؓ
۴۰۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحب۔
۴۱۔ حضرت مرزا اسمٰعیل بیگ صاحبؓ
۴۲۔ حضرت بھائی شیر محمد صاحب
۴۳۔ حضرت منشی محمد حسین صاحب کاتب رضؓ
۴۴۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ رضؓ

مندرجہ بالا سطور میں اختصار کے ساتھ "حلقہ احمدیہ" کا مرتب جغرافیائی خاکہ دیا گیا ہے۔ ورنہ ان مقدس مقامات کی اینٹ اینٹ پر الٰہی نوروں کی بارش ہو رہی ہے۔ اور آج بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ بہت سی پیشگوئیوں کا پورا ہونا ان مقامات میں رہنے والے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اور باوجود گوناگوں مشکلات اور ناسازگار حالات کے لوگ جوق در جوق اس حلقہ کی طرف زیارت اور برکت کے لئے کھنچے چلے آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب "لرادك الى معاد" کا وعدہ پورا ہو اور یہ مقدس مقامات اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں جلوہ نما ہوں۔ آمین۔

یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ دنیا کے مختلف مذاہب کے جو مقدس مقامات پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر حصہ بانیانِ مذاہب سے براہِ راست متعلق نہیں۔ بلکہ بانیانِ مذاہب سے قریبی تعلق رکھنے والوں یا بعد میں آنے والے بزرگوں سے وابستگی کی وجہ سے ان مقامات کی تقدیس اور برکت تسلیم کی گئی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے طول و عرض میں ایسے کثیر التعداد مقامات اور زیارت گاہیں پائی جاتی ہیں۔ ملک عرب عراق۔ ایران اور مصر میں بھی ایسی بہت سی یادگاریں مرجع خاص و عام ہیں۔ اسی طرح فلسطین۔ شام اور روما میں ایسے بہت سے مقدس مقامات پائے جاتے ہیں جن کا احترام ضروری سمجھا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے پاکباز صحابہ کے مکانات اور رہائش گاہیں بھی اسی قسم میں شامل ہیں۔ اور دنیا کے اطراف و جوانب میں بسنے والے احمدی احباب ان مقامات کو خاص دینی اہمیت دیتے ہیں۔ اور ان کو مقدس یادگاریں تسلیم کرتے ہیں۔

اس مختصر مضمون میں صرف "حلقہ احمدیہ" میں شامل بعض خاص مقدس مقامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس حلقہ بلکہ قادیان دارالامان سے باہر بھی احمدیہ جماعت کی بہت سی یادگاریں ہیں۔ جو خاص اہمیت رکھتی ہیں ان کا ذکر بخوفِ طوالت اس مضمون میں نہیں کیا گیا۔

خدا تعالیٰ ہمیں ان مقدس مقامات کی حفاظت آبادی و خدمت کی اپنی رضا کے ماتحت توفیق دے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

سیرت طیبہ کا ایک ورق

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کام

(از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم دہلی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود باجود تمام دنیا کے لئے باعثِ صد رحمت و برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابتداءً ایک گری ہوئی اور پسماندہ قوم اس ہادیٔ کامل کے ذریعہ تاریکی سے نور میں لایا۔ اور اس متفرق قوم سے ایک زبردست متحدہ امت کو پیدا کیا۔ پہلے یہی لوگ چند خانہ بدوش بدوی بالکل محتاج و فقیر۔ میدانوں اور صحراؤں کو قطع کرتے تھے۔ خدائے واحد کو چھوڑ کر شرک میں ملوث تھے۔ ایک لمبے عرصہ سے نہ تو ان کی آواز سنی گئی اور نہ ان میں کوئی حرکت محسوس کی گئی۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کاملہ کے ماتحت ان میں ایک نبی مبعوث فرمایا۔ اور کیا دیکھتے ہیں کہ اس نبی کی آمد کے تھوڑے ہی دنوں بعد اس قوم کی گمنامی شہرت سے، ذلت شرافت سے، پستی بلندی سے اور کمزوری قوت سے تبدیل ہو جاتی ہے اور نہ صرف ان میں بلکہ اطرافِ عالم میں اس کا نور پھیل جاتا ہے۔ اور جس طرح آفتاب عالمتاب اپنے رُخِ روشن سے تمام ذرات عالم کو جگمگا دیتا ہے۔ اور اس کی ضیاء پاش کرنوں سے تیرگی کافور ہو جاتی ہے اسی طرح آپؐ کے ظہور سے تمام عالم ایک مقدس روشنی سے جگمگا اٹھا اور آپؐ کے قدوم میمنت لزوم سے گناہوں اور سیہ کاریوں سے بھاگتے ہی بن پڑا۔ بحر الکاہل کے مغربی کنارہ سے لے کر دریائے ہوانگ ہو کے مشرقی کنارہ تک کے رہنے والوں میں سے کون ہے جس نے صبح کے روح افزا جھونکوں کے ساتھ اشهد ان لا اله الا الله کی صدا نہ سنی ہو۔ جس نے رات کی خاموشی میں اشہد ان محمد رسول اللہ کی شیریں آواز کو جان بخش نہ پایا ہو۔ اور حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی روشنی کا شعلہ نہ دیکھا ہو۔ آج کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو اپنی مملکت میں کسی آدمی کو اپنے حلقہ اثر میں یہ بات حاصل نہیں کہ اس کے مبارک نام کا اعلان ہر روز و شب اس طرح کیا جاوے کہ پردۂ گوش چیرتا ہوا قعر قلب تک جا پہنچے۔ اور یہ اعلان صرف اس کے نام کا ہی اعلان نہیں بلکہ اس کے کام اور پیغام کا ہی نہیں بلکہ اس کے فیضان کا بھی اعلان ہے۔

رب العالمین نے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رحمۃ للعالمین کا خطاب دے کر یہ ظاہر کر دیا کہ جس طرح پروردگار عالم کی ربوبیت عام ہے اور دائمی ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کا فیضان بھی عام اور دائمی ہے۔ چنانچہ ہادیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض میں سے یہ ایک دائمی فیضان ہے کہ حضور نے شرک کا استیصال کر کے خدا پرستی کو قائم کیا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ بدھ کے درسِ توحید سے دنیا کے کان آشنا نہ ہوتے۔ اگر داعی الی النجاۃ کا سردار اس کو از سر نو زندہ نہ کرتا۔ موسیٰ کی لن ترانیاں کیف زا دل مدہوش نہ ہوتیں۔ اگر رونقِ یثرب کی تجلی نہ ہوتی۔ انفاسِ عیسیٰؑ کارگر نہ ہوتے اگر دعائے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر نمایاں نہ ہوتا۔ داؤد کی زمزمہ ریز صدا مانوسِ گوش نہ ہوتی اگر اسلام ان اوراقِ پارینہ کے مدفونہ نقوش کو از سرِ نو اجاگر نہ کر دیتا۔ غرض دنیا کے بیت و بوستانِ گل نظر نہ آتے۔ اگر شہنشاہِ لولاک اس خطۂ تاریک و تار میں جلوہ کناں نہ ہوتے۔ کون نہیں جانتا آپ کے زمانہ میں شرک اپنے عروج پر تھا۔ بدکاری۔ بدتہذیبی۔ ظلم و ستم اور سفاکی و بے رحمی چاروں طرف اپنا جال بچھائے ہوئے تھی۔ خدائے واحد کی پرستش کی بجائے انسانی پیشانیں حجر و شجر کے سامنے سجدہ ریز ہو رہی تھیں۔ بت مسجودِ اشرف المخلوقات بنے ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ کی محبت دلوں سے بالکل اٹھ چکی تھی۔ اس عالمگیر تاریکی کے انتہائی جوبن کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوئے اور آپ نے اپنی قوتِ قدسیہ سے صدیوں کے مُردوں کو جلا دیا۔ اور ان حیوان نما انسانوں کو نہ صرف با اخلاق بلکہ باخدا انسان بنا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

احییت اموات القرون بجلوۃ
ماذا یماثلک بھذا الشان

یعنی آپ نے صدیوں کے مردوں کو ایک ہی جلوے سے زندہ کر دیا۔ اس شان میں کون آپ کا مثیل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ روس کا نامور مورخ کاؤنٹ ٹالسٹائی آپ کے اس زریں کارنامے کا ذکر یوں مشہور

تصنیف Dreams of Islam میں ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"حضرت محمد (صلعم) ایک اولوالعزم اور مقدس ریفارمر تھے انہوں نے صدیوں کے گمراہوں کو بڑی جد و جہد کرکے [illegible] دکھایا اور خدا پرستی کی تعلیم دی۔ جو تمام جہان کو پالتا ہے اور اسی نے سب کو پیدا کیا۔"

اور پنڈت شونارائن ویدی اپنی کتاب "محمد" کے صفحہ ۴ پر حضور کے اس کام کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:-

"ان وحشی جنگ جو اعرابیوں کو وحدت کی لڑی میں پرونے اور ایک زبردست قوم کی صورت میں کھڑا کر دینے کے لئے ایک مہاپرش کا ظہور ہوا۔ اندھی تقلید کے پردے پھاڑ کر اس نے تمام قوموں کے دلوں پر واحد خدا کی حکومت قائم کی وہ انسانی لعل کون تھا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)"۔

درحقیقت یہی سچی توحید تھی جس نے مسلمانوں کو بام عروج تک پہنچا دیا۔ کیونکہ اس سچی توحید نے مسلمانوں کے اندر جرأت۔ بے خوفی۔ شجاعت اور بسالت پیدا کر دی اور عزم و ارادہ میں پختگی اس حد تک پیدا کر دی کہ پہاڑوں کی اپنی بلندی اور مضبوطی ہیچ نظر آنے لگی۔ اور سمندروں کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ آپ کی لائی ہوئی توحید کے مقابلہ میں ہر قسم کے توہمات کی جڑیں کھوکھلی ہو گئیں اور ہر قسم کے باطل عقائد کی بنیادیں ہل گئیں۔ اور خدا کے سوا ہر قسم کا خوف دلوں سے نکل گیا۔ مخلوق اور اس کی مصنوعات کا بالکل ڈر جاتا رہا اور خدائے واحد کی ایسی عظمت پیدا ہوئی کہ ان کی تمام عظمتیں اور شوکتیں ہیچ نظر آنے لگیں۔ جلال خداوندی کے جلوے ایسے نظروں میں سمائے کہ شاہان عالم کا جلال و جبروت بے وقعت ہو گیا۔ یہ ہادیٔ کامل کی تعلیم کا نتیجہ تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہادیٔ کامل صلے اللہ علیہ وسلم کا واحد مشن یہی تھا کہ ایک خدا کی حکومت دنیا میں قائم کریں۔ جس میں آپ کو زبردست کامیابی ہوئی۔ اور آپؐ کا یہ فیض رہتی دنیا تک قائم رہے گا اور اس زریں کارنامہ کی وجہ سے آپ کا نام بھی زندہ جاوید رہے گا۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ آپ نے بدکاری۔ تہذیبی۔ ظلم و ستم۔ سفاکی اور بے رحمی کا بھی استیصال کیا۔ اور اپنا مقدس مشن ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

یعنی میری آمد کی غرض و غایت اخلاق حسنہ کی تکمیل و ترویج ہے۔ اور آپ نے سب سے پہلے اپنے بارہ میں دنیا کو چیلنج کیا کہ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون یعنی میں نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ تم میں گزارا ہے میری جوانی نیکی و پاکیزگی کا مجموعہ تھی کیا تم میری زندگی میں کوئی عیب چینی کر سکتے ہو۔ کیا بتا سکتے ہو کہ میں نے کسی بداخلاقی کا مظاہرہ کیا ہو۔ کوئی ظلم ہو۔ کسی کا کوئی حق مارا ہو کسی بے انصافی کا ارتکاب کیا ہو۔ کسی گناہ سے ملوث ہوا ہوں۔ دنیا اور دنیا پرستوں کے گندے کاموں میں حصہ لیا ہو۔ یہ چیلنج آپ نے ان لوگوں کے سامنے دیا جن میں آپ اپنی عمر کا بہترین حصہ گذار چکے تھے۔ لیکن کسی کی مجال نہیں ہوئی کہ حضور کے اس چیلنج کو قبول کر سکے اور ہوتی بھی کیونکر جبکہ ابتدائے عمر سے ہی آپ قوم آپ کو صادق و امین کا خطاب دے چکی تھی۔ اور اس امر کا اقرار کر چکی تھی کہ آپ اخلاق حسنہ کے مجسمہ ہیں۔

وہ قوم جس کے سامنے آپ کا وجود تھا اور آپکی نقل و حرکت تھی۔ وہ تو آپ کے اخلاق کی مداح اور باوجود دشمن ہونے کے آپ کی زندگی پر کسی وقت انگشت نمائی نہیں کر سکتی۔ لیکن ایک لمبا زمانہ گذرنے پر بعض لوگ عدل و انصاف کو بالائے طاق رکھ کر آپ پر یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ آپ نعوذ باللہ لوٹ مار کے خواہاں تھے۔ اور یہی تعلیم آپ نے اپنے متبعین کو دی۔ حالانکہ لوٹ مار کی خواہش اس انسان کے اندر ہوتی ہے جو لالچ و حرص کا شکار ہو۔ اور اس دنیوی متاع کو متاع عزیز سمجھتا ہو۔ لیکن آقائے دوجہاں کا اموال اور متاع دنیا سے بے رغبتی کا یہ عالم تھا کہ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن عصر کی نماز حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور نماز سے فارغ ہوتے ہی اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ اس عجلت کو دیکھ کر صحابہ کو تشویش ہوئی کہ ناگہاں حضور پھر واپس تشریف لائے اور صحابہ کے دریافت کرنے پر فرمایا کہ نماز میں مجھے یاد آیا کہ گھر میں کچھ سونا رکھا ہے۔ جو ابھی مستحقین میں تقسیم نہیں ہوا۔ اس خیال کا آنا تھا کہ مجھے گھبراہٹ ہوئی اور نماز کے فوراً بعد جب تک میں نے اسے تقسیم نہیں کر دیا مجھے چین نہیں آیا۔

آپ صحابہ کو یہ تلقین فرمایا کرتے تھے کہ یہ دنیا دل لگانے کی جگہ نہیں اس لئے کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل۔

دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرو گویا تم مسافر ہو۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور کی اس تعلیم پر عمل کیا اور اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی کی جس کا تذکرہ قرآن مجید نے ان الفاظ کیا ہے کہ

تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود۔

یعنی تم ان سچے متبعین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو آستانہ الوہیت پر رکوع و سجود کی حالت دیکھو گے۔ ان کا منتہائے مقصود اس کے سوا کچھ نہیں کہ رضوان یار کا ہار پہن لیں اور فضل الہیٰ کو جذب کریں۔ سجدوں کے آثار کی جدہ ریز جبینوں میں نمایاں ہیں۔

اور تاریخ کے اوراق اس بات پر گواہ ہیں کہ ان کا مطلوب و مقصود صرف خدا تھا اور دنیا کے مال و منال سے انہیں کوئی محبت نہ تھی۔ اگر آپ کا اور آپ کے صحابہ کا مقصود دنیا حاصل کرنا ہی ہوتا۔ تو اس کا بہترین موقع وہ تھا۔ جب آپ دس ہزار جاں نثاروں کے لشکر جرار کے ساتھ فاتحانہ طور پر مکہ میں داخل ہوئے۔ اس وقت آپ کے وہ دشمن جو سالہا سال سے آپ کو تکلیف دے رہے تھے آپ کے سامنے تھے اور ان کی دولتیں آپ کے قدموں پر تھیں۔ اگر آپ کا اشارہ ہی ہوتا تو یہ سب دولتیں آپ کے قبضہ میں ہوتیں۔ لعل و جواہر سے آپ دامن بھر لیتے۔ اور آپ کے خلاف نبرد آزما ہو کر کفار مکہ جانی و مالی تاوان بھرنے کے سزاوار تھے۔ اس لئے اگر ان پر تاوان ڈال دیا جاتا تو ان کے اموال بطور غنیمت لے لئے جاتے۔ تو آج کی مہذب دنیا کو کوئی اعتراض کا موقعہ نہ تھا۔ کیونکہ آج کی مہذب حکومتیں اپنے دشمنوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتی ہیں۔ مگر حضور نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا حضور نے جس رحیمانہ برتاؤ کا اظہار فرمایا وہ اسلامی تاریخ کا ایک زریں باب ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ پر ایک زبردست شہادت ہے۔ خدا کے پاک رسول نے ایک قطرہ خون نہ بہایا۔ ایک پیسہ تاوان نہیں لیا۔ اور ان خونخوار وحشی درندوں کو انتم الطلقاء کہہ کر آزاد کر دیا۔

کیا دنیا اور اس کے مال و زر سے محبت رکھنے والوں کا یہی طریقہ ہوتا ہے۔ کیا ڈاکوؤں اور لٹیروں کی یہی شان ہوتی ہے۔ آپ کے اخلاق حسنہ کا ذکر میری زبان سے نہیں بلکہ ایک مشہور عرب عیسائی نجیب آفندی کی زبان سے سنیئے آپ فرماتے ہیں:-

"اگر محمد صلعم کے اخلاق مضبوط نہ ہوتے تو مشکلات کے پہاڑوں کے آگے وہ اپنا سر جھکا دیتے اور اپنی ہار مان لیتے اور اپنے ماحول کے مقتضیٰ کے مطابق وہ چلنے پر مجبور ہو جاتے۔ اور وہ عظیم الشان انقلاب پیدا نہ کر سکتے۔ انہوں نے گمراہی کو ہدایت سے جہالت کو علم سے وحشت کو اس تمدن سے بدل دیا جس کی بنیاد اخلاق حسنہ پر تھی۔

ہاں اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اخلاق عظیم نہ ہوتے تو کوئی ان کے پاس نہ جاتا...... اور ان کے پیروؤں کو جوان پر درود پڑھتے ہیں ہم کر دکھاتے کہ اور [illegible] نہ دیکھتے"

(بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول ص ۴۲)

آپ کی ذات پر اعتراض کرنے والے رنگیلا رسول جیسی کتابوں کے مصنف مندرجہ بالا الفاظ کو غور سے پڑھیں اور اس امر پر بھی غور کریں کہ حضور آخری سالوں میں عرب کے بادشاہ تھے اور دولت آپ کی باندی اور زر آپ کا غلام تھا۔ مگر حضور کی زندگی دنیوی آلائشوں سے پاک تھی آپ نے کبھی ان دولتوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ وہ فرش خاک جس پر آپ آرام کرتے تھے وہ کھجور کی چھت جس کے نیچے آپ زندگی بسر کرتے تھے اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ آپ دنیاداری سے پاک تھے۔

چمڑے کے گدے جن میں پتے بھرے ہوتے تھے اس بات کے شاہد ہیں کہ آپ دنیاوی آرائش و آرام سے قطعی بیگانہ تھے۔ دنیاوی مال و دولت تو آپ

(باقی صفحہ پر)

احمدیت کے فیوض و برکات

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

قرآن مجید نے یہ خبر دی تھی کہ اسلام ہمیشہ کے لئے ایک زندہ مذہب ہے اور قرآنی شریعت ہمیشہ کے لئے ایک کامل شریعت ہے۔ البتہ مسلمان قوم روحانی عروج اور دنیوی ترقی کے بعد ایک زمانہ میں تنزل اور پستی کا شکار ہو جائے گی۔ ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اسلام کے زندہ مذہب اور قرآن پاک کے زندہ شریعت ہونے کا ثبوت اس طرح دے گا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے سامان پیدا کرے گا۔ اور مسلمانوں میں نفخ روح کے لئے ایک مسیحا کو مبعوث فرمائے گا۔ پھر از سر نو ایسے مسلمان پیدا ہوں گے جو دورِ اول کے مسلمانوں کی طرح روحانی زندگی کے حامل اور اسلام و قرآن کے زندہ وکامل ہونے کے ناطق گواہ ہوں گے۔ اس طرح آخری زمانہ میں بھی ثابت ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون برحق ہے۔ اور واقعی اللہ تعالیٰ قرآنی شریعت کی حفاظت کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات میں صریح طور پر یہ خبر دی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں اور آپ اولین و آخرین ہر دو گروہ کی تعلیم و تزکیہ کے لئے مقرر ہیں۔ قرآن مجید نے آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اسی پیشگوئی کو بیان فرمایا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور آپ کی امت میں سے ہی ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین (سورہ الواقعہ) کی پیشگوئی کا ظہور مقدر تھا۔ یہ دوسرا ظہور اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا نام احمدیت ہے۔ احمدیت کوئی بنیادی یا نئی تحریک نہیں ہے بلکہ الٰہی نوشتوں کے مطابق آخری زمانہ میں مسلمانوں کی ترقی کے لئے اور ان میں روحانی زندگی پیدا کرنے کے لئے اسلام کی صحیح صورت کا نام احمدیت ہے۔ قرآن کے پیش کردہ صحیح عقائد اور صالح اعمال کے مجموعہ کا نام احمدیت ہے۔ قرآن کے پیش کردہ صحیح عقائد اور صالح اعمال کے مجموعہ کا نام احمدیت ہے۔ اور یہ نام دو وجہ سے رکھا گیا ہے۔ ایک تو اس لئے کہ ہمارے آقا و مطاع نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو امتیازی نام تھے (۱) محمدؐ (۲) احمدؐ۔ پہلا نام جلالی شان پر مشتمل ہے اور دوسرے نام میں جمالی ظہور کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ چونکہ یہ دور جمالی دور ہے۔ اور اس میں ظاہری اسلحہ کے استعمال کی صورت پیدا ہونی نہ تھی بلکہ سراسر دلائل و براہین اور آیات و بینات سے اسلام کی اشاعت اور دفاع مقدر تھا۔ گویا اس دور میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک احمدؐ کی تجلی مقدر تھی اس لئے اس زمانہ کی بعثت کو احمدیت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ نام مسلمانوں کے دوسرے فرقوں سے امتیاز کے طور پر اختیار کرنا لازمی تھا۔ تا غلط عقائد اور نادرست خیالات اور نا واجب اعمال سے علیحدگی کا اظہار ہو اور اسلام کی حقیقی شان اور اس کا درست تصور قائم ہو۔

پس احمدیت نام محض اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس سے اسلام کے قدیم اور حقیقی تصور کی طرف توجہ دلائی جائے نیز اس سے یہ ظاہر ہو کہ اس دور میں اسلام کی طرف سے دفاع کا طریقہ محض جمالی ہوگا۔ کیونکہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم احمدؐ کی تجلی کا دور ہے۔ الغرض اسلام اور احمدیت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ایک ہی تصویر کے دو خوبصورت رخ ہیں۔ احمدیت عین اسلام ہے بلکہ اسی زمانہ میں وہی اسلام کی اصلی شکل ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے قیام پر قریباً ستر برس گذر رہے ہیں۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کی مخالفتوں کے باوجود جماعت احمدیہ کو ایک مضبوط اور منظم جماعت کی حیثیت عطا فرمائی ہے اور اس کے افراد دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل گئے ہیں اور تمام ممالک میں احمدی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور آج مغربی ممالک میں اسلام کا دفاع کرنے والی صرف یہی جماعت ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ساری دنیا کے مسلمان بلکہ دنیا کی ساری قومیں احمدیت کے پاک چشمہ سے سیراب ہوں۔ اور سبھی سعید روحیں اس روحانی مشعل سے منور ہوں اس لئے ذیل میں احمدیت کے فیوض و برکات کا ایک مجمل درج کی جاتی ہے

(۱)

اوّل۔ احمدیت کا پیغام امید اور یقین کا پیغام ہے۔ مایوسی اور بے امیدی کا پیغام نہیں۔ احمدیت دنیا کی ساری قوموں کو دعوت دیتی ہے۔ کہ آج بھی ہم سب کا زندہ خدا اپنے بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ دوسری قومیں یہ کہتی ہیں کہ ایشور اپنے بھگتوں سے بات کیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مکالمہ فرماتا تھا۔ مگر یہ بات زمانہ ماضی کا ایک قصہ ہے اور گزرے ہوئے ایام کی ایک بات ہے۔ آج صفحۂ زمین پر ایسی قوم اور ایسے افراد موجود نہیں اور نہ آئندہ ہو سکتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہو۔ لیکن احمدیت زندہ خدا کا یہ نشان قرار دیتی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے بندوں سے محبت بھرا کلام کرتا ہے اور ان پر اپنے پیار کی راہیں کھولتا ہے۔ احمدیت کے نزدیک رشیوں اور نبیوں کا زمانہ کوئی پرانا افسانہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک زندہ حقیقت ہے جو ہر دور میں اور ہر زمانہ میں دہرائی جاتی ہے اور زندہ خدا اپنی تجلیات ظاہر فرماتا ہے۔ اس سے خدا کا زندہ اور قادر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کہ تمام اہل دل جانتے ہیں کہ یہ کتنا عظیم الشان اعلان ہے اور کس قدر پُرمسرت پیغام ہے۔ سچ یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا مکالمہ دنیا میں باقی نہ ہو تو اس کی ہستی اور اس کے زندہ وجود ہونے پر قطعی اور آخری دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔ احمدیت کی یہ برکت ہے کہ وہ ساری نسل انسانی کو بلا امتیاز یہ پیغام دیتی ہے۔ کہ رب العالمین کے زندہ کلام کو پانا سب کے لئے ممکن ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انسان صحیح طریقہ کو اختیار کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی آواز پر کان دھریں۔

(۲)

دوسرے۔ احمدیت انسانی مساوات کی علمبردار ہے۔ وہ ورن آشرم اور قومی اونچ نیچ کی قائل نہیں۔ احمدیت انسانوں کو ایک خدا کی مخلوق قرار دیتی ہے۔ اور ان میں پیدائشی طور پر تفاوت درجات کی قائل نہیں۔ ہمارے نزدیک ہر بچہ پاک اور معصوم پیدا ہوتا ہے اور اسے اختیار ہوتا ہے کہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے اپنی صفات تحقی[illegible] اچھے یا برے نقوش پیدا کرے۔ مشرقی یا مغربی ہونا۔ رنگت کے لحاظ سے سیاہ یا سفید ہونا انسانوں کے انسانیت میں کوئی فرق پیدا نہیں کرتا۔ اور اس نے کسی کے لئے خدا کے دروازے بند نہیں ہو سکتے۔ ہمارا خدا رب العالمین [illegible] کے مبعوث ہیں اور باہم بھائی بھائی ہیں یہ مساوات دنیا میں آج [illegible] ہے اور انسانی اختلافات کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔

(۳)

سوم۔ احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل ایک قوم سے مخصوص قرار نہیں دیتی۔ احمدیت کے نزدیک دنیا کے سب انسان اور ساری قومیں اللہ تعالیٰ کے فضل میں حصہ دار ہیں اور معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور ہر ملک میں اپنے نبی، رسول اور رشی مبعوث فرمائے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت۔ کہ ہم نے ہر امت میں اور ہر ملک میں رسول بھیجے جو زیادہ لوگوں کو توحید کی تعلیم دیں اور شرک سے روکیں۔ احمدیت قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق اس عقیدہ کی اشاعت کرتی ہے کہ دنیا کے سب رشی اور پیغامبر اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے تھے ان پر ایمان لانا۔ اور ان سب کی عزت کرنا ہمارا فرض ہے جماعت احمدیہ ساری قوموں کے مقدسوں کو اچھا بتاتی ہے اور ان پر نازل شدہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی عزت کرتی ہے۔ گویا بنیادی طور پر جملہ نبیوں کی سچائی کا اقرار اور تمام الہامی کتابوں کا منجانب [illegible] احمدیت کی امتیازی شان ہے۔ اس وقت دنیا میں مذاہب کے پیرو کرمت [illegible] ہو رہے ہیں۔ اور اہل مذاہب جس طرح اس عالم کو مذہب کے نام پر برباد کر رہے ہیں یہ نہایت افسوسناک حالت ہے کہ اس کا مداوا اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ساری قومیں اپنے علاوہ باقی قوموں کے رشیوں اور نبیوں کی عزت و احترام کرنا سیکھیں۔ احمدیت اس عقیدہ کو پالیسی نہیں ایک مذہبی عقیدہ کے طور پر مانتی ہے کہ ہر قوم میں خدا کے برگزیدہ بندے گزرے ہیں۔ [illegible] تمام رشی اور نبی [illegible] مقدس [illegible]

مشہ۔ اسی طرح احمدی لوگ جہاں پر حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ اور دیگر انبیاء بنی اسرائیل کو مانتے ہیں وہاں پر وہ بھارت میں ظاہر ہونے والے رشیوں حضرت رام چندرؑ اور حضرت کرشنؑ کو بھی برگزیدہ یقین کرتے ہیں۔ ایران، چین اور جاپان کے نبیوں کو بھی سچا سمجھتے ہیں اور عرب میں ظاہر ہونے والے خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی کامل ایمان رکھتے ہیں۔ غرض احمدیت اللہ کے کلام کو عالمگیر اور خدا کے نبیوں کے سلسلہ کو ساری قوموں میں پھیلا ہوا مانتی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو قوموں میں صلح کی بنیاد یہی عقیدہ قرار پا سکتا ہے۔

—— (۴) ——

چہارم۔ احمدیت کوئی مادی تحریک نہیں اور دنیوی حکومتوں پر قبضہ کرنا اس کا نصب العین نہیں وہ دنیا میں امن کے ساتھ خدا کی محبت بھرے پیغام کو پہنچانے کی داعی ہے۔ اور اسی پر عمل پیرا ہے۔ ابتدا ہی سے احمدیت اس عقیدہ کی علمبردار ہے کہ ہر قائم شدہ حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے اور ملک میں قانون شکنی کرکے کسی قسم کی بغاوت پیدا نہ کرنی چاہیئے یہ نظریہ دنیا کے امن کے لئے بہترین نظریہ ہے۔ اس سے حکمران اور رعایا پورے امن سے رہ سکتے ہیں اسلام اور احمدیت کے نزدیک یہ خیال درست نہیں کہ صرف اسی حکمران یا حکومت کی اطاعت کریں۔ جو ہماری ہم مذہب یا مسلمان ہو بلکہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جس کو بھی حکمران بنایا ہے اس کی اطاعت اور اس سے تعاون کرکے ملک کے امن کو برقرار رکھنا چاہیئے۔ قرآنی آیات اور انبیاء کرام کا نمونہ اس کی تائید کرتا ہے اور تاریخ احمدیت اسی نظریہ کی تصدیق کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ کوئی جماعت پرانی حکومت کی وفادار ہوتی ہے اور کبھی باغیانہ تحریکات میں حصہ نہیں لیتی۔

—— (۵) ——

پنجم۔ احمدیت مذہبی تبلیغ میں کسی جبر و اکراہ کی قائل نہیں اور مذہب کے پھیلانے کے لئے دلیل و برہان کے علاوہ اور کسی طریق کی حامی نہیں اس لئے مذہب کے نام پر جبر و تشدد سے سخت بیزار ہے۔ اس عقیدہ کا یہ اثر ہے کہ دنیا کے تمام ممالک میں احمدیت کے تبلیغی مشن قائم ہیں۔ اور ہر جگہ یہ لوگ دلیل کے ذریعہ اپنے خیالات کی اشاعت کرتے ہیں۔ احمدیت لوگوں کو دوسروں پر تشدد سے روکتی ہے۔ اس لئے بسا اوقات احمدیوں پر ظلم ہوتے ہیں۔ انہیں بعض ممالک میں قتل اور سنگساری کا نشانہ بننا پڑا ہے۔ مگر انہوں نے اپنے مسلک میں کوئی تبدیلی نہیں کی اور نہ کر سکتے ہیں کیونکہ ان کا یہ نظریہ مذہبی عقیدہ ہے ظاہر ہے کہ دنیا میں اس عقیدہ کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔

—— (۶) ——

ششم۔ مسلمانوں کی مختلف جماعتیں غلط عقائد کی وجہ سے موہوم امیدیں لگائے بیٹھی ہیں۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں وہ آسمان سے جسم عنصری سمیت اتریں گے اور امام مہدی زمین سے پیدا ہوں گے یا غار سے نکلیں گے اور یہ دونوں بزرگ مل کر ساری دنیا کو مسلمان کر دیں گے اور جو مسلمان نہ ہوں گے انہیں تلوار کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اور پھر سب دنیا کے سونے چاندی کے خزانے مسلمانوں کو دے دیں گے۔ اس وہمی نظریہ کی وجہ سے مسلمانوں کی قوت مفلوج کر دی گئی ہے اور وہ اب کسی تبلیغی اور روحانی انتظام میں منسلک نہیں ہیں۔ احمدیت کی برکت ہے کہ اس نے اس قسم کے جملہ غلط عقائد کی تردید کر دی۔ مسلمانوں کی ایک فعال جماعت قائم کر دی۔ جو اپنے عمل سے، اپنی قربانی سے اور اپنی جد وجہد سے خود اسلام پر عمل پیرا ہے اور دنیا بھر میں اشاعت اسلام و قرآن کے لئے ہمہ تن مصروف ہے۔ کیا یہ زندہ یقین پیدا کر دینا کہ اسلام دنیا پر غالب آئے گا کوئی معمولی بات ہے۔ ایسا زندہ یقین کہ جس کے نتیجہ میں سب افراد اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی کو دنیا کی اشاعت کے لئے خوشی سے نچھاور کر رہے ہیں۔ نوجوان اپنی زندگیوں کو وقف کر رہے ہیں۔ اور وطن سے بے وطن ہو کر دنیا کے کونے کونے میں اسلام کے پرچم کو لہرا رہے ہیں عورتیں اپنے زیور نثار کر رہی ہیں۔ اور مغربی ممالک کے کفرستانوں میں خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے مساجد تعمیر کرا رہی ہیں۔ کیا یہ کارنامے اس بات کی دلیل نہیں ہیں کہ احمدیت حقیقی اسلام کا ہی نام ہے اور اس نام سے جو تحریک قائم ہوتی ہے وہ ٹھیٹھ اسلامی تحریک ہے ہر مسلمان اور غیر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ احمدیت کا بغور مطالعہ کرے اور اس کے فیوض و برکات کا جائزہ لیکر انکے حصول کیلئے جد و جہد کرے۔ اللہ تعالیٰ سب انسانوں کیلئے اپنے فضلوں اور رحمتوں کے دروازے کھولے اور سب کی راہِ حق کی طرف راہ نمائی کرے آمین یا رب العالمین۔

مرمت و تعمیر مکانات و چار دیواری بڑا باغ

پیشتر ازیں بذریعہ اعلانات اخبار بدر اور انفرادی طور پر جملہ احباب جماعت کو تحریک کی جا چکی ہے۔ کہ وہ قادیان کے مقدس ایریا کے مکانات کی غیر معمولی مرمت (جس میں مرمت سکول اور مساجد بھی شامل ہیں) اور تعمیر چار دیواری بڑا باغ ملحقہ بہشتی مقبرہ کے اخراجات کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ دے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان مال کے نام فارم وعدہ جات بھی بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک اکثر جماعتوں کے احباب نے اس کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی۔

مخلصین جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قادیان جو ہمارا دائمی مرکز ہے۔ اس کی خدمت اور حفاظت کے لئے اُن کو ہر قسم کی قربانی میں خندہ پیشانی سے آگے آنا چاہیئے۔ گذشتہ سال غیر معمولی بارشوں اور تباہ کن سیلاب کے باعث مقدس احمدیہ ایریا کی بیشتر عمارتوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اب تک اس پر /۱۶۰۰۰ (سولہ ہزار روپے) سے زائد رقم خرچ ہو چکی ہے۔ اور ابھی غیر معمولی مرمت کا بہت سا کام قابلِ تکمیل ہے۔ جس کے لئے کثیر اخراجات کی رقم درکار ہے۔ گذشتہ سال کی بارشوں کے باعث مسجد مبارک کی چھت کی کڑیوں اور شمالی دیوار کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ جس کی فوری مرمت کا انتظام ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ صدر انجمن احمدیہ کے سالانہ بجٹ میں ان غیر معمولی اخراجات کی گنجائش نہیں ہو سکی۔ اس لئے جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو خاص تحریک کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ غیر معمولی ضروریات کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹریان مال کا فرض ہے کہ وہ اس بابرکت تحریک کو جملہ افراد جماعت تک پہنچا کر ہر ایک سے اس کار خیر میں حسب توفیق زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کرنے کی کوشش کریں۔ اور کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی فرد اس تحریک میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے۔ فقط

والسلام

خاکسار ناظر بیت المال قادیان

محمدی نام اور محمدی کام بقیہ صفحہ

آپ کی نظر میں ایک مرے ہوئے کیڑے کے برابر بھی نہ تھے۔ آپ نے اپنے سارے اموال راہِ خدا میں دے دیئے تھے۔ اور سنو جب روحانی و جسمانی بادشاہ جب اس دنیا سے ناپائدار سے رخصت ہوا تو اس کے ترکہ میں چند کوڑیوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس نے اپنی وفات نہیں نہیں زندہ جاوید حیات سے اس بات کا ثبوت دیا کہ اس کا مقصود دنیا نہ تھا بلکہ صرف اور صرف خدا تھا اور اہلِ دنیا کو دنیا سے پھیر کر خدا کی طرف متوجہ کرنا اور اخلاق حسنہ پر قائم کرنا تھا یہی وہ فیض تھا جو آپ نے دنیا کو دیا اور یہی وہ کام تھا جس کی بنا پر آپ محمدؐ کہلاتے کسی کہنے والے نے کیا ہی سچ کہا ہے۔

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

نظام خلافت اور اس کی برکات

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی)

کائنات عالم پر سرسری نظر ڈالنے سے ہمیں یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ جس چیز کی ضرورت باقی ہوتی ہے اور وہ خود اس عالم سے جدا ہو جاتی ہے اس کا قائمقام ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ توالد و تناسل کا سلسلہ اسی بنا پر چل رہا ہے۔ سورج دنیا کے ایک حصہ پر روشنی ڈالتا ہے۔ اور دوسرا حصہ تاریک ہوتا ہے۔ تو وہاں چاند کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ یہی حال باقی اشیاء کا ہے۔ حیوانات نباتات اور جمادات بالخصوص نوع انسان میں یہی اصول کام کر رہا ہے۔ یہی حال قوموں اور الٰہی سلسلوں کا ہے۔ دنیا کی کوئی قوم حقیقی رنگ میں ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کی آئندہ آنے والی اولادیں اس کے نصب العین کو سنبھالنے والی نہ ہوں۔ بعینہٖ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کسی کو مامور کرتا ہے اور اس کے ذریعہ کسی سلسلہ کو قائم کر کے کسی کام کی تکمیل کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اس کے ذریعہ سے اس کام کی تخم ریزی کرتا ہے اور پھر اس کے بعد اس کے جانشینوں کے ذریعہ سے اس کی آب پاشی کرتا اور اسے پایہ تکمیل کو پہنچاتا ہے وہ یقیناً روحانی سلسلہ کے بانی کو بھی جانشین عطا فرماتا ہے۔ وہ جانشین ان کے قائمقام بن کر اسکے مشن کو جاری رکھتے اور ترقی دیتے اور اس کے مقاصد کو مکمل کرتے ہیں۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام اور آنحضرت صلعم کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں جانشین عطا فرمائے ایسا ہی اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی عطا فرمائے۔

مگر جیسا کہ تاریخ بتاتی ہے ہر صداقت کے مخالف و منکر بھی ہوتے ہیں۔ اسی طرح خلافت کے بھی منکر اور مخالف ہوتے چلے آئے ہیں۔ بعض نے ان میں سے انا خیر منہ کہہ کر انکار کر دیا بعض کہا نحن احق بالملک منہ بعض نے کہا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ بعض نبی کی وفات کے بعد ارتداد اختیار کر لیتے رہے ہیں۔ نبی کی وفات پر ہمیشہ دشمن خوشی سے بغلیں بجاتے ہیں جس کی وجہ سے مومنوں میں سے ایک گروہ تردد میں پڑ جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ نظام خلافت کی ضرورت اور اس کی برکات کے متعلق پوری طرح واقفیت حاصل کی جائے۔

خلیفہ سے مراد

سو واضح ہو کہ خلیفہ سے مراد وہ وجود ہے جو کسی کا جانشین ہو اور اس کے بعد روحانی اصلاح کرنے والا ہو۔ نبی جو بھی نظام قائم کر کے جاتا ہے خلیفہ اُسے قائم رکھتا ہے۔ اُسے ترقی دیتا اور ہر قسم کے بگاڑ کی اصلاح کرتا اور فساد کو مٹاتا ہے۔

نظام خلافت کے متعلق اس قدر عرض کرنا ضروری ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ خود ہی نبی بناتا ہے اور اُسے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کرتا ہے اسی طرح وہ خلیفہ بھی خود بناتا ہے۔ خلیفے دو قسم کے ہیں (۱) نبی (۲) نبی کا جانشین دونوں قسم کے خلفاء کو خدا آپ کھڑا کرتا ہے چنانچہ سورۃ نور کی آیت استخلاف کے ابتدائی حصہ ہی میں بتایا ہے کہ لیستخلفنھم فی الارض کہ وہ آپ ان کو خلیفہ بنائے گا۔ اس میں دونوں قسم کی خلافت کا ذکر آگیا ہے نبوت کا بھی اور اس کی قائمقام خلافت کا بھی نبی کے بعد خدا کا کسی کو اس قسم کا خلیفہ مقرر کرنا انتخاب کے ذریعہ سے ہوتا ہے یعنی اللہ لوگوں کے صحیح انتخاب کے نتیجہ میں اپنی طرف سے کسی کو کھڑا کر دیتا ہے جو شخص اس طرح انتخاب کے ذریعہ سے خلیفہ بنایا جاتا ہے۔ اپنی موت تک خلیفہ رہتا ہے اور اسے قوم کسی وقت بھی اس منصب سے الگ نہیں کر سکتی۔ بعض لوگوں کو اس بارہ میں دھوکہ لگا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ قوم خلیفہ کو کھڑا کرتی ہے اس لئے وہ اسے معزول کرنے کا بھی حق رکھتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انتخاب کا تو اسے بیشک حق دیا ہے مگر معزول کرنے کا حق اسے نہیں دیا۔ ایک دفعہ منتخب ہو جانے والا خلیفہ نہ معزول ہو سکتا ہے نہ اس کی زندگی میں کسی دوسرے کا انتخاب عمل میں لایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسلام میں اس کی کوئی سند موجود ہے۔ خلافت کے نظام کے متعلق آنحضرت صلعم کی تعلیم حسب ذیل ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

من یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ (مشکوٰۃ) فرمایا میرے بعد جو لوگ زندہ رہیں گے وہ بہت سا اختلاف دیکھیں گے اس وقت تم میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت اور طریق کی اتباع کرنا۔ اور اسے مضبوطی سے پکڑ کر اس پر قائم رہنا اور اس سے ادھر ادھر نہ ہونا۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اذا بویع الخلیفتان فاقتلوا الآخر۔ کہ ایک وقت میں دو خلیفے بنائے جائیں تو دوسرے کی خلافت کو باطل کرو۔

اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز کے لئے اپنا قائمقام مقرر فرمایا۔ تو ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکرؓ بڑا رقیق القلب اور نرم دل آدمی ہے۔ وہ اس قدر روتا ہے کہ مقتدی دیکھ کر ضبط نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ عمرؓ کو حکم دیں کہ وہ نمازیں پڑھائیں مگر حضورؐ نے فرمایا ابوبکرؓ ہی نماز پڑھائیں گویا اس طرح آپؐ نے عملاً اپنے خلیفہ کا تقرر فرما دیا۔ اور تمام صحابہؓ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا اور ان کے ہاتھ پر سب جمع ہو گئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا من خالف الجماعۃ فلیس منا۔ جو جماعت سے الگ ہوتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ حدیث مشہور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا لعل اللہ یقمصک قمیصا فان ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لھم کہ خدا تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے گا اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم اسے نہ اتارنا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتل ہو گئے۔ مگر خلافت سے دستبرداری اختیار نہ کی۔ مگر بعض لوگ پھر بھی قوم کو خلیفہ کی معزولی کا اختیار دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے واضح طور پر خلافت کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ حضور نے الوصیت میں صاف فرما دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی دو قدرتیں ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ ایک نبی کے ذریعہ سے اور دوسری اس کے بعد اور فرمایا کہ میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں تم سب مل کر دعا کرتے رہو کہ وہ دوسری قدرت بھی ظاہر فرماوے نیز تحریر فرمایا کہ وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک کہ میں نہ جاؤں۔ اور فرمایا کہ میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ (دیکھیں الوصیت)

اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا کہ تم ینزل المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الیٰ ارض دمشق کہ مسیح موعود خود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا اور یہ پیشگوئی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر کے ذریعہ سے پوری ہو گئی آپ دمشق تشریف لے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں فرمایا ہے کہ اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے نیز فرمایا کہ بالکل ممکن ہے کہ کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر احادیث کے ظاہری الفاظ بھی چسپاں ہو جائیں۔ سو آپ کے ذریعہ سے دوسرے سفر یورپ میں ہوائی جہاز کے سفر کے ذریعہ سے ظاہری نزول بھی وقوع میں آگیا اور یہ پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہو گئی ان حدیثوں سے آپ کی مسیحیت اور خلافت واضح طور سے ظاہر ہو گئی۔

برکات خلافت

ضرورت برکات خلافت

کی اس مختصر تشریح کے بعد میں مضمون کے دوسرے حصہ یعنی برکات خلافت کو لیتا ہوں۔ سو واضح ہو کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کے اندر نیکی اور بدی کی تمیز رکھدی ہے۔ اور عقل اور قانون قدرت اور تاریخ اور تجربہ انسان کو بہت کچھ فائدہ پہنچاتا ہے۔ مگر باایں ہمہ اللہ تعالیٰ اس کی خاطر اپنی طرف سے نبی مبعوث فرماتا ہے۔ وہ آکر بنی نوع انسان کو صحیح راہ ہدایت و نجات بتاتا ہے۔ مگر چونکہ نبی کی اپنی زندگی میں وہ کام بہر وجوہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا ہوتا۔ اس لئے اس کی تکمیل کے لئے خلیفہ اور اس کے قائمقام کی ضرورت پیش آتی ہے چونکہ لوگ نبی کی صحبت اور رات دن کی ہدایت وراہنمائی اور دعاؤں سے محروم ہو جاتے ہیں اس لئے اس وقت ان کو سنبھالنے کی شدید ضرورت ہوتی ہے اور نظام خلافت ہی کی یہ برکت ہے کہ خلیفہ ان میں تقویٰ اور دینداری کی روح قائم رکھ سکتا ہے۔ اور انہیں ہدایت سے بھٹکنے سے بچا سکتا ہے۔ اور وہ ان کے لئے رات دن دعائیں کر سکتا ہے۔ نظام خلافت کی دوسری برکت یہ ہے کہ نبی کے ذریعہ جو بیج زمین میں ڈالا جاتا ہے اُس کی نگرانی خلیفہ کے ذریعہ کی جاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نبی کے ذریعہ سے دنیا میں روحانیت کا ایک بیج ڈالتا ہے تو اس کے لئے اس کی حفاظت و نگرانی بھی ضروری ہے یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ بیج ڈال کر خاموش ہو کر بیٹھ جائے۔ اور اس پر کوئی نگران و محافظ مقرر نہ کرے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی کتاب الوصیت میں جس میں آپ نے اپنے بعد خلافت کا ذکر فرمایا ہے لکھتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسیقدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں"

نبی کی جو برکات ہیں کم و بیش ان ہی سے بہت سے نبی کے بعد خلافت سے بھی وابستہ ہیں۔ قرآن کریم نے آنحضرت صلعم کے کاموں و برکات کے متعلق فرمایا ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ اس میں آپ کے چار کام بیان فرمائے ہیں (۱) تلاوت آیات (۲) تزکیہ نفوس (۳) تعلیم کتاب (۴) تعلیم حکمت۔ نبی چونکہ آکر ان چار وں کاموں کو چلاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ انکی تکمیل کے لئے اس کے بعد اللہ تعالےٰ اس کا جانشین کھڑا کرے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کے بعد خلافت راشدہ قائم کر دی تھی۔ جبتک یہ خلافت قائم رہی اس وقت تک اسلام چاروں طرف ترقی کرتا اور بڑھتا چلا گیا اور جب یہ ختم ہو گئی۔ تو اس کے ساتھ ہی وہ ترقی بھی رک گئی خلفاء راشدین کے زمانہ میں اشاعت اسلام کا کام نہایت سرعت سے ہوتا چلا گیا اور اسلام ان کے زمانہ میں دور دراز ممالک میں پھیل گیا۔ پس خلفاء کی ایک بڑی برکت یہ ہے جو ہمارے سلسلہ کو بھی حاصل ہے۔ احمدیت کا ذکر تمام ممالک میں پھیل رہا ہے۔ ہر علاقہ میں مشن قائم ہو چکے ہیں۔ اور احمدیت دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا جس شان سے خلافت کے ذریعہ سے پورا ہو رہا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

(۴) نظام خلافت کی ایک اور برکت یہ ہے کہ نبی کی زندگی کے بعد مخالف سلسلہ کو مٹانے کے لئے اپنا زور اور کوشش جاری رکھتے ہیں۔ اور کچھ کمزور طبع لوگ اندر سے فتنہ میں مبتلا ہو کر مرتد ہونے لگتے ہیں۔ اور بیرونی طور پر بھی فتنے پورے زور کے ساتھ اپنا سر اٹھاتے اور سلسلہ کے لئے وہ وقت سخت خطرناک ہوتا ہے۔ اس وقت ایک مرد میدان کی ضرورت ہوتی ہے جو ان ہر قسم کے اندرونی و بیرونی پیدا ہونے والی مشکلات و مصائب و فتنوں کا مقابلہ کر کے سلسلہ کی کشتی کو اس منجدھار سے نکال کر پار لگا دے اور اس خوف کو امن سے بدل دے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ نور میں خلفاء کی ایک برکت بیان فرمائی کہ و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کہ خدا تعالےٰ ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد جب اسلام کو دشمنوں کی مخالفت کا سخت سامنا ہوا۔ اور جو مخالفین اسلام کو مٹانے کے لئے پھر کھڑے ہو گئے۔ اور بعض نے دعوید ار نبی پیدا ہو گئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے خلافت کے ذریعہ سے ان سب کا قلع قمع کر کے اسلام کو بلند مینار پر پہنچا دیا۔ اس لئے ایسے نازک حالات میں یہ امر نہایت ضروری ہے کہ نبی کا کوئی قائم مقام ہو جو اس خوف و تاریکی کو دور کر کے امن و اطمینان پیدا کرے

(۵) پھر نظام خلافت کے جاری رہنے کی ایک یہ بھی برکت ہے کہ کوئی قوم یا جماعت یا سلسلہ ایک واجب الاطاعت امام کے بغیر متحد نہیں رہ سکتا۔ نبی کے آنے کی ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ ایک تنظیم پیدا کرے اس لئے ضروری ہے کہ قائم شدہ الٰہی سلسلہ کو منظم و متحد رکھنے کے لئے نبی کے بعد کوئی خلیفہ ہو۔ جس کے ہاتھ پر اسی طرح وہ متحد و منظم ہو جس طرح نبی کے ہاتھ پر اس کے زمانہ میں تھا یہ اتحاد و اتفاق نہایت اہم و ضروری چیز ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضلوں اور نعمتوں میں سے ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ پس نبی کی بعثت کی ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو آپس میں متحد کر دے۔ نبی کی وفات کے بعد یہ اتحاد بغیر خلیفہ کے قائم رہنا ناممکن ہے۔

چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلافت کی برکت و ضرورت پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"اب ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ تم ملہم نہیں تمہاری کیا ضرورت ہے کیا حضرت صاحب ہمارے لئے کم ہدایت چھوڑ گئے ہیں۔ ان کی اسی کے قریب کتابیں موجود ہیں (آج اس کا نا خلف پوتا ان کتب کو اپنے دادا حضرت خلیفہ اول کی طرف منسوب کرتا ہے حالانکہ اس کے دادا صاحب اس کے منہ پر طمانچہ مار کر اس کا کذب بتا رہے ہیں) وہ ہمارے لئے کافی ہیں یہ سوال بدبخت لوگوں کا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی سنت کا علم نہیں رکھتے۔ اس قسم کے سوالات سے تمام انبیاء کا سلسلہ باطل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کہہ سکتے ہیں کہ علم آدم الاسماء کلھا۔ جب خدا نے سب کچھ آدم کو سکھا دیا تو اب ابراہیم اور نوح کیا لئے جو ماننا ضروری ہے۔ کلھا تو ان کے حق میں آ چکا ہے پھر آدم کے لئے سب ملائکہ نے سجدہ کیا۔ پس اب ان دوسرے انبیاء کی کیا ضرورت ہے یہ جرم بعد و قوع میں موجود ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات ہیں جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے خاتم الرسل خاتم الحکام خاتم النبیین خاتم الاولیاء خاتم الانسان ہیں اب ان کے بعد اگر کوئی ابو بکرؓ کو نہیں مانتا تو فرمایا فمن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون یعنی جو انکار کرے گا وہ خدا کی اطاعت سے باہر نکلنے والا ہے"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۰۰)

یہی سبب ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے ساتھ یہ تاکیدی وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تم ہی کو خلیفہ بنایا کرے گا۔ کیونکہ خلافت کے بغیر نبی کی جماعت ترقی نہیں کر سکتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیغام صلح میں فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں در اصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے"

(پیغام صلح)

آنحضرت صلعم نے بھی ناجی فرقہ کے لئے الاذہی الجماعۃ فرما کر اتحاد و تنظیم کے لئے ایک واجب الاطاعت امام کی ضرورت ظاہر فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے روز روشن کی طرح یہ امر واضح ہے کہ خلافت کی ایسی برکات ہیں۔ جو نبی کے جانے کے بعد ظاہر ہوتی ہیں آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ اب خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اسلئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دائمی قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں"۔ (الوصیت)

پس وہ برکات جو انبیاء کے جانے کے بعد ملتی ہیں وہ صرف خلفاء ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۶) خلافت کے مذکورہ برکات کے علاوہ بعض اور برکات بھی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

ما کان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب۔

کہ اللہ تعالےٰ مومنوں کو اس حالت میں نہیں رہنے دے گا کہ خبیث اور طیب اکٹھے رہیں بلکہ وہ ان میں امتیاز پیدا کرے گا۔ پس خلافت کی ایک برکت یہ بھی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ سے طیب و خبیث میں تمیز پیدا کر دے گا۔ اور وہ لوگ جو در پردہ سلسلہ کے دشمن ہیں انہیں کاٹ کر الگ پھینک دے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"سو اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ میں علی مرتضیٰ ہوں اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے اور اس میں رخنہ انداز ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۸)

پس خلافت کی بہت سی برکات ہیں جن سے اسکی ضرورت د

خطبہ جمعہ

اگر تم قرآن مجید پر ایمان لاؤ اور پھر سچے دل سے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو

تو اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں سے بدی کی رغبت مٹا دے گا یا تمہاری کمزوری کی پردہ پوشی فرمائے گا

قرآن مجید کی ایک آیت کی پُر معارف تفسیر

ازحضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۔ فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۵۶ء بمقام ایبٹ آباد

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ (مائدہ ع ۹)

اس کے بعد فرمایا:-

ہر وہ انسان جو ایسے مقام پر کھڑا ہو۔ کہ اس سے

جواب طلبی کا موقعہ

بھی پیش آجاتا ہو۔ اس کی دو خواہشیں ہوا کرتی ہیں۔ ایک خواہش تو یہ ہوتی ہے کہ مجھ سے کوئی ایسی غلطی نہ ہو جس کی وجہ سے مجھ سے جواب طلبی کی ضرورت پیش آئے اور دوسری خواہش یہ ہوتی ہے کہ اگر اتفاقاً مجھ سے کوئی ایسی غلطی ہو جائے۔ تو پھر اس غلطی پر پردہ پڑ جائے۔ اور یا تو جواب طلبی کرنے والا میرے قصور کو بھول جائے اور یا اسے معاف کر دے۔ یہ دو ہی ذرائع ہیں جن سے ایک ایسے انسان کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ جو ایسے مقام پر کھڑا ہو کہ اس سے جواب طلبی کی جا سکے۔ مثلاً ایک ملازم ہے۔ اس کو رات دن یہی فکر رہتی ہے۔ کہ میرے کام میں کوئی ایسا نقص نہ ہو جائے کہ جس کی وجہ سے میرے افسروں کو مجھ سے جواب طلبی کرنی پڑے۔ پھر اس کی

دوسری خواہش

یہ ہوتی ہے کہ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ میرے افسر کو نظر نہ آئے۔ اور اگر نظر آ جائے تو اس کے دل میں ایسی محبت پیدا ہو جائے کہ وہ کہے جانے دو اور اس غلطی کو نظر انداز کرو۔ اس نقطۂ نگاہ سے اگر دیکھا جائے۔ تو

سب سے زیادہ ذمہ داری

انسان پر عائد ہوتی ہے۔ نوکر کی ذمہ داری بہت محدود ہوتی ہے۔ اور پھر تھوڑے عرصہ کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن انسان کی ذمہ داری ایک لمبی زندگی کے لئے ہوتی ہے۔ اور اتنی امانتیں اس کے سپرد

ہوتی ہیں کہ جن کا کوئی شمار نہیں ہوتا۔ دفتر میں کسی کے پاس امانت کے دس روپے ہوتے ہیں کسی کے پاس دس کسی کے پاس پچاس پڑے ہوتے ہیں اور کسی کے پاس سو اور کسی کے پاس ہزار روپے رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور کسی کے پاس دو ہزار۔ پھر کسی کے پاس ایک فائل

ہے اور جس نے پانچ سو یا ہزار کا حساب دینا ہوتا ہے۔ جب اس کی راتوں کی نیند حرام ہو جاتی ہے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ جس نے کروڑوں روپیہ کا حساب دینا ہو گا اس کا کیا حال ہو گا مثلاً راک فیلر ہی جب اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہو گا۔ تو اس کو

نذرِ عقیدت بحضورِ اقدس محسنِ اعظم نبی مکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از احقر العباد غلام قادر شرق بنگلوری

صدائے قلقلِ مینا میں کیا تاثیر ہے قُم کی ... نکلتی ہیں زمینِ میکدے سے رُدحیں مردُم کی

نہ دیکھا جلوۂ رخسار و خالِ مصطفےٰ جس نے ... نہ دیکھے عمر بھر صورت کبھی مہتابِ انجُم کی

کوئی پوچھے تو حلقاً غنچہ و گُل سے زراحِل کر ... نہ کی تقلید کیا تم نے محمدؐ کے تبسّم کی

ہمیں دیا اسقدر ہجر رسول اللہ میں شب بھر ... کہ یک یک قطرے نے کی ہمسری دریائے قلزم کی

گدائے احمدِ مرسل ہوں نہ یاد دلق ہے مجھکو ... حقیقت کیا ہے جس کے رو بُرو سنجاب و قاقم کی

دعائے بد نہ کرنی ظالموں کے ظلم سہکر بھی ... دلیل اُس رحمۃٌ للعالمین کے ہے ترحُم کی

خدا کی حمد اور نعتِ محمد کا وظیفہ ہو
زباں میں شرق کے جبتک رہے طاقت تکلّم کی

ہوتا ہے۔ اور کسی کے پاس دو فائل۔ کسی کے پاس چار مسلیں ہوتی ہیں اور کسی کے پاس دس۔ مگر انسان کو دیکھو تو کوئی کروڑ پتی ہوتا ہے اور کوئی ارب پتی۔ مثلاً راک فیلر کو ہی دیکھو لو وہ ارب پتی ہے اور اسی نے

خدا تعالےٰ کے حضور

اربوں کا ہی جواب دینا ہے۔ اب ایک اکوٹمینٹ جو فوج میں یا کسی فرم میں ملازم ہوتا

اربوں ڈالر کا حساب

دینا پڑے گا۔ اگر اس حساب میں اس کی کوئی کوتاہی ثابت ہوئی تو یہ اس کے لئے کتنی بڑی مصیبت ہوگی۔ یہی کیفیت ہر انسان کو اگلے جہان میں پیش آنے والی ہے۔ کیونکہ

مسلوں کا طریق

عالم روحانی میں

بھی موجود ہے۔ چنانچہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں ہر انسان جو اعمال بجا لاتا ہے خواہ اچھے ہوں یا بُرے وہ اس کے ہاتھوں اور پاؤں وغیرہ پر نقش ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے کان اور اس کی آنکھیں اور اس کی زبان اور اس کا چمڑا گواہی دینگے کہ وہ دنیا میں کیا کچھ کرتا رہا ہے۔ گویا وہاں

اعمال کا ریکارڈ

کاغذوں کی بجائے کانوں اور آنکھوں اور زبانوں پر کیا جاتا ہے۔ اور ہاتھوں اور پاؤں کو گواہ بنایا جاتا ہے اور ان ساری مسلوں کا اسے جواب دینا پڑے گا۔

پس اس کی حالت عام دنیوی ملازموں سے بہت نازک ہے اور اس کو ہمیشہ اس بات کا

فکر رہنا چاہیئے

کہ جب میں اپنے اعمال کا جواب دینے لگوں تو میرا حساب بالکل صاف ہو۔ چونکہ دنیا میں انسان خواہ کتنی بھی کوشش کرے اس سے کچھ نہ کچھ غلطیاں ضرور ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہیں ایک ترکیب بتاتے ہیں۔ جس سے کام کہ تم اس

مشکل سے نجات

حاصل کر سکتے ہو۔ اور وہ ترکیب اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے۔ جو ابھی میں نے پڑھی ہے کہ

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا
وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

کہ اگر وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی ہے۔ ایمان لاتے۔ اور اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرتے۔ تو ہم ان کی بُرائیاں ان سے دور کر دیتے

مسلمان

عمل سے بچنے کے لئے

بڑی بے تکلفی سے کہہ دیتے ہیں کہ یہاں اہل کتاب سے یہودی اور عیسائی مراد ہیں۔ حالانکہ سوال یہ ہے کہ کیا مسلمانوں کو قرآن نہیں ملا۔ اگر مسلمانوں کو بھی ایک کتاب ملی ہے تو وہ بھی اہل کتاب ہیں۔ مگر مسلمانوں کی عادت ہے کہ جہاں بھی اہل کتاب کا ذکر آ جائے وہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اس سے مراد ہم نہیں۔ بلکہ یہودی اور عیسائی مراد ہیں۔ اسی ذہنیت سے تنگ آ کر مولانا روم نے یہ کہہ دیا تھا کہ

گفتہ آید در حدیث دیگراں

یعنے بات کا اثر کسی پر تب ہوتا ہے۔ جب

دوسرے کا نام لے کر کہی جائے چنانچہ انہوں نے اسی حکمت کے ماتحت جانوروں کی طرف منسوب کرکے مثنوی میں کئی قسم کی حکایات لکھی ہیں۔ کہیں لکھتے ہیں ریچھ نے یہ کہا۔ کہیں لکھتے ہیں بھیڑیئے نے یہ کہا۔ کہیں لکھتے ہیں گیدڑ نے یہ کہا۔ کہیں لکھتے ہیں سانپ نے یہ کہا۔ کہیں لکھتے ہیں بچھو نے یہ کہا۔ حالانکہ درحقیقت ان کی مراد وہ انسان ہوتے ہیں جو بچھو خصلت ہوتے ہیں۔ یا وہ انسان ہوتے ہیں جو سانپ خصلت ہوتے ہیں۔ یا وہ انسان ہوتے ہیں جو گیدڑ خصلت یا ریچھ خصلت یا بھیڑیا خصلت ہوتے ہیں۔ یہ طریق انہیں اس لئے اختیار کرنا پڑا کہ انہوں نے لوگوں کے حالات کو دیکھ کر سمجھ لیا کہ ؎

گفتہ آید در حدیث دیگراں

ان پر بات کا تب اثر ہوتا ہے۔ جب دوسرے کا نام لے کر کہی جائے۔ اگر خود انہیں مخاطب کیا جائے تو وہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مجھے یاد ہے

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ

اپنی وفات کے قریب جب بہت زیادہ کمزور ہو گئے۔ تو ایسی حالت میں جب لوگ آپ کے پاس آتے۔ اور آپ ان کے دیر تک بیٹھے رہنے کی وجہ سے تنگ آ جاتے۔ تو آپ فرمایا کرتے تھے۔ اب میں تھک گیا ہوں۔ دوست مہربانی کرکے چلے جائیں۔ جب آپ یہ فرماتے۔ تو اکثر لوگ یہ خیال کر لیتے۔ کہ اس سے مراد دوسرے لوگ ہیں۔ ہم اس کے مخاطب نہیں۔ چنانچہ اگر بیس دوست اس وقت بیٹھے ہوئے ہوتے۔ تو ان میں سے پانچ دس چلے جاتے۔ اور چالیس پینتالیس پھر بھی بیٹھے رہتے۔ آپ دس پندرہ منٹ اور انتظار کرتے۔ اور جب دیکھتے کہ لوگ ابھی تک نہیں اُٹھے۔ تو آپ فرماتے۔ اب باقی دوست بھی چلے جائیں۔ اس پر بہت سے لوگ اُٹھ کر چلے جاتے۔ مگر کچھ ایسے بھی ہوتے تھے۔ جو پھر بھی بیٹھے رہتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ اس حکم کے ہم مخاطب نہیں۔ بلکہ دوسرے لوگ مخاطب ہیں۔ آخر تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد جب آپ کے لئے تکلیف بالکل ناقابل برداشت ہو جاتی تو آپ فرمایا کرتے

اب نمبردار بھی چلے جائیں

یا بعض دفعہ نمبردار کی بجائے آپ چودھری کا لفظ استعمال کرتے اور فرماتے کہ اب چودھری بھی چلے جائیں یعنی وہ لوگ جو میرے بار بار کہنے کے باوجود اپنی جگہ سے نہیں ہلتے اور اپنے آپ کو چودھری یا نمبردار سمجھتے ہیں وہ بھی چلے جائیں۔ اس پر وہ شرمندہ ہو کر اُٹھ کھڑے ہوتے۔ تو جب بھی لوگوں سے یہ کہا جائے کہ فلاں کام کرو۔ تو اکثر لوگ یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ اس سے مراد ہم نہیں بلکہ اور لوگ ہیں۔ یہی حال مسلمانوں کا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مسلمان اہل کتاب ہیں۔ مگر مسلمان جب بھی اہل کتاب کا لفظ قرآن کریم میں پڑھتا ہے کہتا ہے کہ اس سے یہودی اور عیسائی مراد ہیں۔ حالانکہ یہ حکم مسلمانوں کے لئے بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ یہود کے لئے اور اس میں

ایک اعلیٰ درجہ کا نکتہ

بتایا گیا ہے جس سے ہر انسان فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ دیکھو تم پر ہماری طرف سے بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہے۔ اور تمہیں ہمارے سامنے ان ذمہ داریوں کے متعلق جواب دینا پڑے گا۔ ہم تمہیں اپنی حفاظت کا ایک طریق بتاتے ہیں۔ اور تمہیں نصیحت کرتے ہیں۔ کہ قرآن میں جو کچھ نازل کیا گیا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اور پھر ایمان لا کر متقی لوگوں کی طرح اس پر عمل کرو۔ بہانہ سازیاں نہ کرو۔ جیسے ہندو سخت سردی کے موسم میں بعض دفعہ غسل سے بچنے کے لئے بہانہ سازی سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔

لطیفہ مشہور ہے

کہ ایک دن سخت سردی میں صبح سویرے ایک برہمن اشنان کرنے کے لئے دریا کی طرف چل پڑا۔ سردی کی وجہ سے اس کا جی نہیں چاہتا تھا کہ اشنان کرے۔ مگر ساتھ ہی سمجھتا تھا۔ کہ اگر آج میں نہ نہایا۔ تو سارے گاؤں میں بدنام ہو جاؤں گا اور لوگ کہیں گے کہ اس نے اشنان نہیں کیا۔ اسی خیال میں وہ جا رہا تھا۔ کہ اسے رستہ میں ایک اور برہمن ملا۔ جو دریا سے واپس آ رہا تھا۔ وہ اس سے کہنے لگا۔ کہ پنڈت جی آج تو بڑی سردی ہے اس نے کہا ہاں بڑی سردی ہے کہنے لگا پھر آپ نے اشنان کس طرح کیا ہے۔ اس نے کہا میں دریا پر گیا۔ تو میں نے ایک کنکر اُٹھا کر دریا میں پھینک دیا۔ اور میں نے کہا "تورا شنان سو مورا شنان" یعنی اے کنکر جب تو نے غسل کر لیا تو میرا غسل بھی ہو گیا۔ اور یہ کہہ کر میں واپس آ گیا۔ اس پر اس نے وہیں زمین پر سے ایک کنکر اُٹھا کر اس کی طرف پھینکا اور کہنے لگا۔ تور اشنان سو مور اشنان۔ یعنی جب تیرا غسل ہو گیا۔ تو پھر تیرے غسل کی وجہ سے میرا غسل بھی ہو گیا۔ اب مجھے دریا پر جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ اسی طرح بعض لوگ بات تو مان لیتے ہیں۔ مگر بہانہ سازی ترک نہیں کرتے۔ اور ہمیشہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی حکم ٹالا جا سکے اسے ٹال دیا جائے۔

ہماری

فقہ کی کتابوں میں

لکھا ہے کہ عید کی نماز صرف شہر میں ہوتی ہے۔ شہر سے باہر نہیں ہوتی۔ اور حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قربانی ہمیشہ عید کے بعد ہوتی ہے۔ اب بعض علماء نے یہ سوال اُٹھایا ہے کہ اگر کوئی شخص عید سے پہلے قربانی کا گوشت کھانا چاہے۔ تو وہ کیا کرے۔ گویا انہوں نے سمجھا کہ خدا تعالیٰ کے حکم کو توڑنے میں بڑا مزا ہے۔ کوئی نہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہیئے۔ کہ عید سے پہلے قربانی کا گوشت کھایا جا سکے۔ چنانچہ انہوں نے اس کی تدبیر یہ نکالی۔ کہ چونکہ

عید کی نماز

شہر میں ادا کرنے کا حکم ہے۔ اس لئے اگر کوئی عید سے پہلے گوشت کھانا چاہیئے۔ تو اس کا طریق یہ ہے۔ کہ وہ اپنے کسی دوست کو بکری دے دے اور اسے کہے۔ کہ شہر سے تین میل پرے لے جاؤ۔ اور وہاں اسے ذبح کرو۔ اور پھر اس کا گوشت شہر میں لے آؤ۔ اس طرح عید سے پہلے گوشت بھی کھایا جا سکے گا۔ اور حکم بھی پورا ہو جائے۔ گویا ایسے مسلمانوں کو شریعت کے توڑنے میں ہی مزا آتا ہے اس پر عمل کرنے میں نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ۔ یا تو ہم ان کے دلوں سے بدیوں کی رغبت مٹا دیتے۔ یا ان کی بدیوں پر پردہ ڈال دیتے۔ بہرحال وہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور پاک صاف حاضر ہوتے۔ اگر

بدی کی رغبت

ہم ان کے دلوں سے مٹا دیتے۔ یا ان کی بدیوں سے ہم اپنی آنکھیں بند کر لیتے۔ تو دونوں صورتوں میں ان کا حساب صاف ہو جاتا۔ اور وہ ہر قسم کے خطرہ سے باہر نکل جاتے۔

غرض اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ تمہاری فطرت میں جو یہ خواہش پائی جاتی ہے۔ کہ تمہاری غلطیوں سے چشم پوشی کی جائے۔ اور تمہارے ساتھ عفو کا معاملہ کیا جائے۔ اس کو پورا کرنے کے سامان موجود ہیں

ضرورت اس امر کی ہے

کہ تم قرآن پر ایمان لاؤ۔ اور اور پھر سچے دل سے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو یا تو ہم تمہارے دلوں سے بدی کی رغبت مٹا دیں گے۔ یا تمہاری بدیوں پر ایسا پردہ ڈال دیں گے۔ کہ وہ کسی کو نظر نہیں آئیں گی۔ اور اس طرح تمہاری غرض پوری ہو جائے گی ۔

(الفضل ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

ماہانہ تبلیغی رپورٹ بابت ماہ اگست ۱۹۵۶ء

وسیع ہندوستان میں ۲۹ مبلغین کی تبلیغی مساعی

۲۷۹ افراد کو انفرادی اور ہزاروں اشخاص کو اجتماعی تبلیغ تبلیغی ملاقاتیں۔ اور جلسے۔ جماعتوں میں درس و تدریس۔ فتنہ منافقین سے بیزاری کے ریزولیوشن

تبلیغی اور تربیتی دورے۔ ۲۵ بیعتیں

(از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان)

چمبہ چمبہ میں گذشتہ چند ماہ سے ہمارا نیا مشن قائم ہے مولوی عبدالحق صاحب فاضل مبلغ اس مشن کے انچارج ہیں۔ چمبہ شہر کے اندر پہلے ہماری جماعت کے صرف ایک دو افراد تھے۔ مگر اب مولوی صاحب کی کوشش سے نئی بیعتیں ہوئی ہیں اور چمبہ کے اطراف میں احمدیت کا تعارف ہو رہا ہے۔ چمبہ میں مسلمانوں کی آبادی قریباً دو صد افراد پر مشتمل ہے البتہ مضافات کے تمام پہاڑی علاقوں میں مسلمان گوجر قوم آباد ہے اور مولوی صاحب مضافات میں جا کر احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چمبہ شہر میں میلہ منجر منعقد ہوا۔ یہ میلہ ہر سال ہوتا ہے اور ریاست کے ہر حصہ کے لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں۔ میلہ میں آنے والے لوگوں کو بالعموم اور خواص کو خاص طور پر مولوی صاحب نے احمدیت سے متعارف کر دیا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ مخالفین کی طرف سے احمدیت کے خلاف عوام کو بات چیت تک کرنے سے روکا جاتا ہے مگر اس کے باوجود تبلیغ کا کام جاری ہے اور معقول طبقہ تبلیغ کی طرف متوجہ ہے۔ مولوی صاحب نے مقامی طور پر حکومت کے بعض افسران اور گزیٹڈ طبقہ سے ملاقاتیں کر کے احمدیت کا نقطۂ نگاہ پیش کیا اور لٹریچر دیا۔ مولوی صاحب نے "غلبۂ اسلام اور مسیح موعودؑ" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا جو بدر میں شائع ہو چکا ہے

مالیر کوٹلہ یہاں پہلے مولوی محمد صادق صاحب ناظم ذوالفضل کام کر رہے تھے۔ جن کو جماعت احمدیہ بنگلور میں نیا مشن قائم کر کے وہاں بھجوایا جا چکا ہے ان کی جگہ مولوی بشیر احمد صاحب خادم سابق مبلغ جنت کنٹہ دکن کو بھجوایا گیا ہے۔ انہوں نے شہر مالیر کوٹلہ میں زیر تبلیغ افراد سے ملاقاتیں کر کے لٹریچر دیا۔ بعض کلار اور ڈاکٹروں سے بھی تبلیغی ملاقات کی مولوی صاحب تبلیغ کی غرض سے خواص و عوام سے تعداد واقفیت پیدا کر رہے ہیں۔

ریاست کشمیر

سرینگر یہاں حکیم محمد سعید صاحب مبلغ کام کر رہے ہیں۔ جو ریاست کشمیر کی تبلیغ کے انچارج بھی ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے بعض مخالف علماء سے اختلافی مسائل کے متعلق گفتگو کی۔ ایک غیر احمدی مولوی کے ساتھ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کے معانی پر بات چیت ہوئی۔ غیر احمدی مولوی نے احمدی علماء کے معانی کو درست تسلیم کیا مگر چند روز بعد پھر انکار کر دیا۔ ایک کاشغری جس نے مخالفین سلسلہ کی کتب سے یہ اخذ کیا تھا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ کی اس غلط فہمی کو دور کیا۔ اور بتایا کہ آپؑ کا دعویٰ مسیح نبی کا تھا اسے اس انکشاف سے بہت خوشی ہوئی حکیم صاحب نے شہر کے مختلف محلوں میں دورے کر کے زیر تبلیغ افراد کو تبلیغ کی۔ اور بعض غیر احمدی دوستوں کو جلسہ سالانہ قادیان جانے کے لئے آمادہ کیا۔ ایک پیر صاحب جو اپنے مریدوں سے اپنے آگے سجدے کرواتے تھے۔ اور دلیل یہ دیتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ ان کے اس نظریہ کو حکیم صاحب نے بدلائل باطل کیا۔ اور بتایا کہ مسلمانوں پر ادبار کی وجوہ میں سے یہ سب سے بڑی وجہ ہے۔

بارہ مولا میں ایک پادری کے ساتھ بعض احمدی دوستوں کا حیات و وفات مسیح کے متعلق تبادلہ خیالات ہوتا رہتا ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ محض احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے غیر احمدی علماء پادری صاحب سے حیات مسیح کے عقیدہ میں متفق ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حکیم صاحب نے اس مسئلہ سے متعلق بہت سا لٹریچر وہاں بھجوا دیا ہے۔

ایک ہندو دوست احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور کافی متاثر ہیں۔ اور بہماری جماعت کا لٹریچر غیر احمدیوں میں بھی تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے جلسہ سالانہ پر قادیان جانے کا بھی وعدہ کیا ہے۔

علاوہ ازیں حکیم صاحب نے کالج کے طلباء۔ تاجران۔ اور سکولوں کے طلباء کو تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ لٹریچر کی اس وسیع تقسیم کی وجہ سے غیر احمدی علماء مخالفت میں تیز ہو رہے ہیں۔ اور لوگوں سے کہتے ہیں۔ کہ احمدیوں کا لٹریچر نہ پڑھا جائے۔

پونچھ ضلع پونچھ میں مولوی محمد رمضان صاحب مبلغ کے فارغ ہونے کے بعد کوئی مبلغ نہ تھا۔ حال ہی میں مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ کٹھ پورہ کو اس علاقہ میں تبلیغ کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ انہوں نے وہاں جا کر کافی تبلیغی سرگرمی پیدا کی ہے اور جماعتوں کا دورہ کر کے انہیں منظم کیا ہے۔ اور انتخابات کروا کر مرکز میں بھجوائے ہیں۔ جماعتوں میں درس و تدریس کا انتظام بھی کیا ہے اور بڑے پیمانہ پر دورے کر کے تبلیغ کر رہے ہیں۔ تقسیم لٹریچر کے علاوہ ملاقاتیں کر کے غیر احمدیوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ اور اس علاقہ میں لوگوں کو احمدیت سے روشناس کروا رہے ہیں۔ ان کی تبلیغ سے بعض لوگوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ جس کا ذکر اگلے ماہ کی رپورٹ میں آئیگا

بھدرواہ (ریاست جموں) یہاں پہلے ہمارا کوئی مبلغ نہ تھا اب مرکز سے مولوی محمد ایوب صاحب کو وہاں بھجوایا گیا ہے۔ مولوی صاحب مقامی طور پر اور مضافات میں جا کر واقفیت پیدا کر رہے ہیں۔ مقامی طور پر انہوں نے درس اور بچوں کو تعلیم دینے کا کام شروع کر دیا ہے

شوپیاں اس علاقہ میں مولوی غلام احمد شاہ صاحب مبلغ ہیں۔ اور آسنورہ برارٹھی میں مولوی عبداللطیف صاحب مبلغ ہیں ان ہر دو کی رپورٹیں موصول نہیں ہو سکیں۔

یو۔ پی

دہلی مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی (و انچارج تبلیغ یو پی) نے اس ماہ سہارنپور۔ نجیب آباد اور انبیٹہ کا دورہ کیا۔ ایک ہندو صاحب نے ایک بوگس ادارہ کے نام سے عالمی مذہبی کانفرنس دہلی میں منعقد کرنے کے متعلق دعوت نامہ بھجوایا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے تقریر کے لئے ایک نمائندہ خاص بھجوایا جائے۔ یہ ہندو صاحب سہارنپور سے خط و کتابت کر رہے تھے۔ اس لئے مولوی بشیر احمد صاحب کو اس کانفرنس کے کوائف معلوم کرنے کے لئے سہارنپور بھجوایا گیا تھا چنانچہ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ساری کارروائی بوگس تھی۔ اور کسی کانفرنس کا انعقاد ہونے والا نہ تھا۔ اسی سلسلہ میں مولوی صاحب نے دورہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض لوگوں کو تبلیغ کی۔

دہلی میں انہوں نے نوے افراد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اور حکومت کے بعض افسران سے ملاقاتیں کر کے لٹریچر دیا شہر کے بعض بڑے تاجروں سے بھی ملاقات کر کے لٹریچر دیا گیا کالج اور سکولوں کے طلباء کو لٹریچر تقسیم کیا۔ مقامی اخبارات کے ایڈیٹروں سے ملاقاتیں کیں۔ بدر کے لئے ایک مضمون لکھا جو ۲۸/۸/۵۶ کے بدر میں شائع ہو چکا ہے۔

سانڈھن یہاں مولوی سید منظور احمد صاحب نے عامل زیر تبلیغ افراد کو تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا اور سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ اچھنیرہ کا تین مرتبہ دورہ کیا اور ہندی اور اردو لٹریچر تقسیم کیا۔ مقامی طور پر درس اور بچوں کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔

کشن گڑھ (راجستھان) میں مولوی فتح محمد صاحب اسلم نے مقامی طور پر قرآن کریم کا درس دیا۔ اور حدیث شریف کا بھی درس دیتے رہے۔ زیر تبلیغ افراد سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ مدن گنج میں ہندوؤں کے ایک ست سنگ میں لیکچر دیا جس میں بتایا کہ دنیا میں امن تبھی قائم ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ کے اوتار کو مانا جائے۔ بعض ہندوؤں اور سکھوں میں ہندی اور گورمکھی لٹریچر تقسیم کیا۔

شاہجہانپور مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نے اودے پور کٹیا کا دو بار دورہ کیا۔ مقامی طور پر قریباً ۲۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اور زیر تبلیغ افراد سے ملاقاتیں کرتے رہے۔ بعض تاجروں اور حکومت کے افسران سے ملاقات کر کے لٹریچر دیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی جلسہ سیرت النبی کے انعقاد کا انتظام کیا اور لجنہ اماء اللہ کے اجلاسات کروائے۔ سیرت النبی کا جلسہ ۲۶/۸/۵۶ کو منایا گیا

انبیٹہ مولوی غلام نبی صاحب مبلغ گردھی انبیٹہ کے ہائی سکول کے طلباء کو لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک رات کے براتیوں کو احمدیت کی تعلیم سے آگاہ کیا۔ جس کا براتیوں پر اچھا اثر ہوا۔ مقامی طور پر ترجمۃ القرآن کا درس دیتے رہے اور بچوں کو قرآن مجید

پڑھاتے رہے۔

بہسار

موسیٰ بنی مائینز مولوی فضل الدین صاحب صحابی مبلغ جو پہلے حیدرآباد شہر میں کام کر رہے تھے ان کو وہاں سے تبدیل کر کے موسیٰ بنی مائینز بھجوایا گیا ہے اور مولوی بشیر اللہ صاحب مبلغ موسیٰ بنی مائینز کو بمبئی تبدیل کر دیا گیا ہے اور مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل کو بمبئی سے تبدیل کر کے مدراس بھجوا دیا گیا ہے۔ مدراس میں ہمارا نیا مشن قائم ہوا ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

مولوی فضل الدین صاحب نے موسیٰ بنی کی جماعت میں خدا کے فضل سے بہت کامیابی حاصل کی ہے اور جماعت کی خوب تنظیم کی ہے۔ یہ جماعت بھی مولوی صاحب کے ساتھ پورا تعاون کر رہی ہے۔ اور مولوی صاحب کے درسوں اور اُن کی بزرگی سے فائدہ اُٹھا رہی ہے۔ یہاں تبلیغی اور تربیتی اجلاسات منعقد کئے جا رہے ہیں۔ قرآن کریم کا درس باقاعدگی کے ساتھ جاری ہے۔ مولوی صاحب لجنہ اماء اللہ کی بھی تنظیم کر رہے ہیں۔ اور خدام الاحمدیہ نے بھی باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔

مولوی صاحب کے ایک پھیپھڑا ناکتے اور سلسل البول کے مرض سے شدید بیمار ہونے کی ۵۶/۹ کو تار موصول ہوئی ہے مولوی صاحب ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

کلکتہ مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ و انچارج تبلیغ بنگال و اڑیسہ گزشتہ چار ماہ سے سینے کے ورم کی وجہ سے بیمار ہیں۔ یہ بیماری کئی مرتبہ تشویشناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ کلکتہ اور بہار کے بعض ماہر ڈاکٹروں سے معائنہ کر چکے ہیں اور علاج کروا رہے ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بنگال

ابراہیم پور مولوی عبد المطلب صاحب نے اس ماہ جامنہ۔ مومن پور۔ پیر شاہ۔ کاکر۔ وڈگرا۔ وغیرہ کا لمبا دورہ کر کے تبلیغ کی۔ اور سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا مقامی طور پر بچوں کی تعلیم اور قرآن و حدیث کا درس جاری رکھا۔ نظام خلافت کے متعلق تقریریں کیں۔ اور چندوں کی وصولی کے لئے کوشش کرتے رہے۔

بھرت پور مولوی عبید الرحمن صاحب فاضل نے اپنے حلقہ کے زیر تبلیغ ۲۵ افراد کو تبلیغ کی۔ اور پچاس لٹریچر تقسیم کئے۔ چندہ اشاعت اسلام کی وصولی کے لئے کوشش کرتے رہے۔ مقامی جماعت میں درس قرآن کریم دیتے رہے جس میں بعض غیر احمدی بھی شامل ہوتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کاندی۔ بہرام پور۔ ۔۔۔ الوگرام وغیرہ دیہات کا دورہ کر کے پیغام حق پہنچایا۔ نظام خلافت سے وابستگی کی اہمیت جماعت کے دوستوں کو بتائی۔

اڑیسہ

سونگھڑہ مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ نے مقامی طور پر درس کا سلسلہ جاری رکھا اور مقامی طور پر ہی تبلیغ کرتے رہے۔ اور کچھ لٹریچر تقسیم کیا کثرت باراں کی وجہ سے مضافات کے دورہ پر نہ جا سکے۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اور اجلاسات منعقد کروائے۔ خلافتِ حقہ سے وابستگی کی اہمیت جماعت کے دوستوں کو بتائی۔

کٹک مولوی سید غلام نبیٰ صاحب ناصر مقامی جماعت میں تفسیر کبیر کا درس دیتے رہے۔ بعض زیر تبلیغ افراد کو سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کے لئے دیں زیر تبلیغ افراد سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم و چندوں کی وصولی کے لئے کوشش کرتے رہے۔

کیندرہ پاڑہ مولوی سید معصوم الدین احمد صاحب موجودہ فتنہ منافقین سے متعلق تقریر کر کے مقامی جماعت سے فتنہ منافقین سے برأت اور نفرت کا ریزولیوشن پاس کروا کر بھجوایا۔ مستقل زیر تبلیغ افراد سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔

کوٹ پلہ مولوی سید فضل عمر صاحب مقامی طور پر تفسیر کبیر کا درس دیتے رہے۔ اٹھارہ افراد کو زبانی اور ایک سو افراد کو بذریعہ لٹریچر تبلیغ کی۔ ۔۔۔ ۔۔۔ کے متعلق حلقہ کی جماعتوں میں تقریریں کیں دو اشخاص نے بیعت کی۔

مدراس یہاں خدا کے فضل سے ہمارا نیا مشن قائم ہوا ہے /۱۵۰ روپیہ ماہانہ کرایہ پر ایک بلڈنگ لی گئی ہے جہاں درس اور لیکچروں کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے مشن کے انچارج مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل سابق مبلغ بمبئی ہیں۔

انہوں نے مقامی جماعت کے تعاون سے وسیع پیمانہ پر تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے تبلیغی۔ تربیتی اور علمی تقاریر کا سلسلہ جاری ہے جس میں بعض معزز اور تعلیم یافتہ غیر احمدی دوست بھی شریک ہوتے ہیں۔ اس ماہ ۵۶/۸/۲ کو دار التبلیغ کا افتتاح ہوا۔ اس تقریب کی صدارت مدراس کے وزیر مال مسٹر ابراہیم نے کی۔ اس کی مفصل رپورٹ بدر ۱۲ اگست میں شائع ہو چکی ہے۔

مولوی صاحب اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کو دار التبلیغ میں مدعو کر کے بھی اور خود ان کے پاس پہنچ کر بھی مدراس کے اعلیٰ طبقہ کو احمدیت کی تعلیم سے روشناس کروا رہے ہیں یہاں سے ہمارا ہفت روزہ اخبار نوجوان نکل رہا ہے جو بفضلہ تعالیٰ تبلیغ احمدیت میں اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب میں اہم پارٹ ادا کر رہا ہے۔ یہاں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجلاسات بھی باقاعدگی سے ہو رہے ہیں۔

اس ماہ تعلیم العقائد والاعمال کا درس جاری ہے ۲۹/۸ کو ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں "کیا آنحضرت صلعم کے بعد نبی آ سکتا ہے" کے موضوع پر انگریزی میں تقاریر ہوئیں اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ نے شرکت کی۔ مولوی صاحب نے بھی اس میں حصہ لیا اور سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا۔

حکومت کے افسران اور وکلاء اور تجار وغیرہ سے بھی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس ماہ چار افراد نے بیعت کی۔ دار التبلیغ کے افتتاح کے ساتھ ہی خدا کے فضل سے کامیابیوں کا دور شروع ہو گیا ہے۔ دوست مزید کامیابیوں کے لئے دعا فرمائیں۔

مالابار۔ مولوی عبد اللہ صاحب فاضل نے کنانور۔ پینگاڈی۔ موگرال منگلور کوہالا اور کالیکٹ کا دورہ کیا۔ سواتین سو میل کا سفر کیا۔ رسالہ ستیا دوتھن کے لئے مضامین لکھے۔ یہ ماہوار رسالہ باقاعدگی کے ساتھ جاری ہے اور علاقہ کے مخالف اخبارات کا جواب ملیالم زبان میں دیتا ہے۔

کنانور میں "یوم الجزائر" منایا گیا۔ حلقہ کی جماعتوں سے فتنہ منافقین سے بیزاری کے ریزولیوشن پاس کروائے اور حضور کی خدمت میں عقیدت نامے بھجوائے پینگاڈی میں مجلس انصار اللہ کا اجلاس ہوا۔

موگرال میں سورہ الصف کی تفسیر بیان کی منگلور کے بعض دوستوں کے باہمی تنازعہ کا تصفیہ کروایا۔ دورہ میں مذکورہ تمام مقامات پر درس دیئے۔

کالیکٹ مولوی محمد ابو الوفاء صاحب نے منارگھاٹ موگرال۔ ارناپالم۔ پیرو۔ وغیرہ کا دورہ کیا۔ ۱۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ کنانور میں "یوم الجزائر" کے جلسہ میں لیکچر دیا۔ کل ۷۱۳ میل سفر کیا۔ رسالہ ستیا دوتھن کے کام میں مولوی عبد اللہ صاحب فاضل سے تعاون کیا۔ ۲۹ زیر تبلیغ افراد کے علاوہ دس تاجروں کو تبلیغ کی۔ مقامی اور دورہ کردہ جماعتوں میں تقریریں کیں۔ چھ افراد نے بیعت کی۔ مرکز سے خط و کتابت کی۔

بنگلور یہاں خدا کے فضل سے ہمارا نیا مشن قائم ہوا ہے۔ مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل سابق مبلغ مالیر کوٹلہ کو تبدیل کر کے یہاں بھجوایا گیا ہے۔ انہوں نے اس ماہ ۱۳۸۵ افراد کو تبلیغ کی۔ بعض معززین سے ملاقاتیں کر کے متعارف ہوئے۔ شہر اور چھاؤنی میں تعارف اور واقفیت کے لئے دورہ کیا۔ مقامی جماعت میں درس اور باجماعت نماز وں اور جمعوں کا انتظام کیا۔ موجودہ فتنہ منافقین کے خلاف جماعت سے ریزولیوشن پاس کر کے حضور کی خدمت میں عقیدت کا اظہار کیا۔ ۵۶/۹/۲۶ کو جلسہ سیرت النبی منایا گیا۔ بعض بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے رہے۔ اشاعت اسلام اور دوسرے چندوں کے لئے کوشش کی۔

جماعت احمدیہ گیّ کا دورہ محمد صبغۃ اللہ صاحب کے ہمراہ کیا گیّ میں ایک مسجد احمدیہ بنانے کی تجویز مقامی جماعت کے زیر غور ہے

حیدرآباد دکن

حیدرآباد شہر۔ مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ نے پانچ مستقل زیر تبلیغ افراد کو لٹریچر دیا۔ مقامی جماعت میں مختلف موضوعات پر چھ لیکچر دیئے ایک خطبہ نکاح دیا۔ بعض سرکاری ملازمین اور تجار سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی بعض طلباء کو تبلیغ کی۔ کتاب "فتنہ قادیانیت" کے جواب کے لئے حوالجات تلاش کئے۔ فتنہ منافقین سے متعلق جماعت سے ریزولیوشن پاس کروایا۔

تیماپور مولوی فیض احمد صاحب مبلغ تیماپور نے پانچ ہفتہ واری اجلاسات منعقد کروائے۔ جن میں سے دو تبلیغی جلسے تھے۔ ۱۸ افراد کو تبلیغ کی۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کی کوشش کی۔ خدام اور انصار کے جلسے منعقد کروائے۔ مقامی جماعت میں قرآن (باقی صفحہ ۲۲ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی

چند تازہ خوابیں

۲۰ ستمبر و ۲۱ ستمبر کی درمیانی رات ۔ مقام ایبٹ آباد

(۱)

"میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کمرہ ہے اور اس میں ایک چارپائی بچھی ہوئی ہے ۔ اس چارپائی پر ام ناصر لیٹی ہوئی ہیں ۔ اتنے میں اس کمرے میں حضرت خلیفہ اول رضؓ داخل ہوئے اس وقت میرے ہاتھ ایک ہاتھ میں ثمر بہشت کی قسم کا ایک آم پکڑا ہوا ہے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ آم حضرت خلیفہ اول رضؓ کو کھلاؤں آم کو اپنے ہاتھ میں پکڑ دے رہا ہوں اتنے میں حضرت خلیفہ اول رضؓ نے خواہش کی کہ مجھے کچھ کھانے کو دو ۔ جس کمرے میں ہم تھے اس کے پہلو میں ایک اور کمرہ تھا اس طرح جیسے مسجد مبارک کے پہلو میں بیت الفکر کا کمرہ تھا ۔ اس میں ایک کھڑکی تھی میں نے وہ کھول دی ۔ اور دیکھا کہ کمرہ میں فرش بچھا ہوا ہے ۔ شاید کسی خادمہ کو میں نے اشارہ کیا کہ کھانا لائے ۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضؓ کو اس کمرہ میں بیٹھنے کے لئے کہا ۔ جب آپ کھانے پر بیٹھ گئے تو میں نے دیکھا کہ ان کے پہلو میں میرا ایک چھوٹا بچہ بیٹھا ہوا ہے ۔ خواب میں میں یہی سمجھتا ہوں کہ میرا بچہ ہے گو اتنا چھوٹا بچہ اس وقت میرا کوئی نہیں ۔ ہاں ! بعض پوتے ہیں جب حضرت خلیفہ اول رضؓ کھانے بیٹھے تو میں اپنے ہاتھ میں آم کو پکڑ کر بیٹھا رہا ۔ پھر میں نے خیال کیا کہ آپ کے سامنے ثابت آم رکھنا مناسب نہیں بلکہ کاٹ کر اس کی قاشیں رکھنی چاہئیں اور ام ناصر سے کہا کہ چھری اور طشتری منگواؤ ۔ اتنے میں انگریزی قسم کی ایک چھری اور ایک چینی کی طشتری ان کے سرہانے نظر آئی اور میں نے آم ان کو دیا کہ اس کو کاٹ کر اس کی قاشیں کر دیں ۔ جب انہوں نے آم کی قاشیں کاٹ کر طشتری میں رکھ دیں تو میں نے طشتری اٹھائی کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کو کھانے کے لئے دوں ۔ پاس کے کمرہ کی کھڑکی جب میں نے کھولی اور آموں والی طشتری آپ کے سامنے رکھنی چاہی تو میں نے محسوس کیا کہ پاس والے کمرہ کی چھت نیچی ہونے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ آپ کے سامنے کھانے کی بہت سی طشتریاں رکھی تھیں میں سہولت سے طشتری آپ کے سامنے نہیں رکھ سکتا ۔ اور آم والی طشتری کو اس طرح جنبش دی کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ سمجھ جائیں اور اپنے سامنے کی طشتریاں پرے کر دیں ۔ آپ سمجھ گئے اور آپ نے اپنے سامنے کی طشتریاں پرے کر دیں ۔ تب میں نے کھڑکی کی دہلیز کو ایک ہاتھ سے پکڑ لیا اور اس کے سہارے سے خوب جھک کر آموں والی طشتری جس میں بہت سی قاشیں تھیں آپ کے سامنے رکھ دی ۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی ۔"

بیت الفکر میں آپ کو دیکھنا بتاتا ہے کہ آپ کے سلے اپنی اولاد کا موجودہ فتنہ فکر کا موجب بن رہا ہے اور ثابت آم کی بجائے اس کی قاشیں کر کے دینے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی وقت آپ کی اولاد میں تفرقہ پیدا ہوگا اور شاید وہی وقت آپ کی اولاد کے لئے توبہ کا مقرر ہے اور اسی وقت وہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے سامنے پیش ہونے کے قابل ہوں گے ۔

(۲)

۲۰ ستمبر ۲۱ ستمبر کے درمیان

میں نے خواب میں ایک اسلامی ملک کے متعلق دیکھا کہ وہاں کے خاندانوں پر عیسائیت کا اثر بڑھتا جاتا ہے ۔ خدا تعالیٰ اس ملک کو عیسائیت کے اثر سے محفوظ رکھے ۔ کیونکہ وہ ملک اسلام کی بہت خدمت کرتا رہا ہے ۔

(۳)

۲۹ و ۳۰ ستمبر کی درمیانی شب بمقام ربوہ

خواب میں دیکھا کہ میں ایک شہر میں ہوں جس میں ایک بڑی عمارت کے سامنے ایک چوک ہے جس میں بہت سی سڑکیں آکر ملتی ہیں ۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ میری طرف آرہا ہے اور میں نے اس کے آنے کو برا محسوس کیا اس وقت میرے ساتھ کوئی پہرہ دار نہیں ۔ میں فوراً پاس والی عمارت کے پھاٹک کی طرف مڑا اور پھاٹک میں سے ہو کر اندر چلا گیا ۔ اس عمارت کے چاروں طرف لوہے کی مضبوط چپٹی چپٹی سلاخوں کا کٹہرہ ہے جیسا کہ اہم سرکاری عمارتوں میں یورپ میں ہوتا ہے جب میں اندر گیا ۔ تو میں نے دیکھا کہ اس عمارت کے وسطی حصہ کے سامنے جو مسقف ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے ہیں ۔ آپ نے مہندی لگائی ہوئی ہے ۔ اور آپ کے چہرہ کا رنگ اور مہندی کا رنگ خوب روشن ہے ۔ جو اب تک میری آنکھوں کے سامنے پھرتا ہے ۔ میرے اندر جانے پر آپ کٹہرے کی طرف آئے گویا یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ باہر کون کون لوگ ہیں ۔ میں وسطی حصہ کے گرد چکر لگا کر پیچھے کی طرف چلا گیا ۔ اور میں نے دیکھا کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرسی پر بیٹھے تھے ۔ اس کی پشت کی عمارت کے پیچھے چوہدری ظفر اللہ خاں کھڑے ہیں ۔ جیسے کوئی احترام یا حفاظت کے لئے کھڑا ہوتا ہے ۔ اتنے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کٹہرے کے پاس جا کر اور تسلی کر کے واپس آ گئے اور یوں معلوم ہوا ۔ جیسے کوئی خطرہ یا تو تھا ہی نہیں یا جاتا رہا ۔ عجیب بات ہے کہ فالج کے حملہ کے بعد اور ولایت سے واپسی کے بعد جب بھی مجھے رؤیا نظر آتی تھی تو شروع میں تو اسی طرف جس طرف فالج کا حملہ ہوا تھا ۔ اندھیرا نظر آتا تھا ۔ اور بعد میں چہرے روشن نظر نہیں آتے تھے ۔ لیکن وہ رؤیا جو میں نے ایبٹ آباد میں دیکھا اور جس میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کو دیکھا ۔ اس میں کمرہ ۔ چارپائی ۔ چھری ۔ پلیٹ اور ام ناصر اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کی شکلیں مجھے صاف نظر آئیں اور دوسرے نظارے بھی مجھے صاف نظر آئے ۔ اسی طرح اب جو پرسوں ۲۹ / ۳۰ ستمبر کی درمیانی رات میں خواب دیکھی اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل صاف نظر آئی ۔ اور مکان کی شکل بھی صاف نظر آئی ۔ یہ ایک عجیب بات ہے ۔ کہ فالج کے حملہ کے معاً بعد یورپ میں جو خوابیں نظر آئیں ۔ ان میں تو شکلیں صاف دکھائی دیتی تھیں ۔ لیکن سات آٹھ ماہ بعد وہاں سے واپسی پر خوابوں میں ایک دھندلکا سا نظر آتا تھا ۔ حالانکہ عقلاً اس عرصہ میں بیماری کم ہو گئی تھی ۔ اور ہونی چاہیئے تھی ۔

اس کے بعد ایک دفعہ آیا ۔ اور اس وقفہ کے بعد ایبٹ آباد سے خواب کے نظارے صاف ہونے شروع ہو گئے ۔ اس فرق کا طبی راز تو شاید کوئی ماہر طبیب جانے ۔ روحانی راز میرے لئے خوشی کا موجب بنا ہے ۔ اور امید پڑتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پھر نیند کی حالت میں اور جاگنے کی حالت میں صحت کامل عطا فرمائے ۔

(۴)

آج شب یعنی ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کی درمیانی رات خواب میں قرآن شریف کی ایک آیت کی تلاوت کرتے ہوئے میں نے اپنے آپ کو دیکھا اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ آیت اڑ کر میرے پاس آگئی ہے ۔ آیت کا مضمون خوشکن ہے اور جو مفہوم اس وقت میرے ذہن میں گذر رہا ہے ۔ وہ بھی خوشکن ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

میٹرک پاس کلرک کی ضرورت

نظارت ہذا کو ایک میٹرک پاس کلرک کی ضرورت ہے جو اردو میں اچھی طرح خط و کتابت کر سکے جو انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق ۸۰-۳-۵۰ کے گریڈ میں مبلغ ۵۰/- روپے جمع ۲۰/- مہنگائی الاؤنس کل مبلغ ۷۰/- روپے ماہوار تنخواہ دی جائیگی ۔ مرکز میں رہائش کے خواہشمند میٹرک پاس اصحاب اپنی درخواستیں بمعہ مصدقہ نقل سند میٹرک اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش کے ساتھ جلد از جلد نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں ۔ صحت کے بارہ میں بھی ڈاکٹری تصدیق درخواست کے ہمراہ ارسال فرما دیں ۔ ابتداء میں ۳ ماہ کے لئے عارضی تقرر ہوگا ۔ اس کے بعد سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنا ہوگا ۔ کامیابی کی صورت میں مستقل تقرر ہو جائے گا ۔ درخواست اپنے ہاتھ سے لکھی جائے تاکہ ہینڈ رائٹنگ کا اندازہ لگایا جا سکے ۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا خط

حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ایک خط موصول ہوا ہے اس خط پر حضور نے حسب ذیل ارشادات رقم فرمائے ہیں:

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ایک ضروری خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے اس خط سے دو اہم امور کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ ایک امر وہ پروپیگنڈا ہے جو مولوی عبدالمنان صاحب کے ساتھی جماعت میں کر رہے ہیں۔ کہ گویا مولوی عبدالمنان کی علمی تحقیقاتوں اور کارروائیوں کا شہرہ امریکہ تک پہنچا جس پر امریکہ نے ان کو اپنے ملک میں تقریر کی دعوت دی اور پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ دعوت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی سفارش پر ہوئی تھی نہ کہ ان کی عالمی شہرت کی وجہ سے۔ جیسا کہ تھوڑے دنوں میں تحقیقی طور پر ثابت ہو جائے گا مولوی عبدالمنان صاحب کی مسند احمد کی تبویب نہ کوئی دنیا کا کارنامہ ہے نہ کوئی علمی تحقیق ہے۔ یہ کام کوئی چالیس سال سے مسلمانوں میں ہو رہا ہے۔ اور مصر اور ہندوستان کے علماء اس میں لگے ہوئے ہیں بلکہ بعض کتابوں سے پتہ لگتا ہے کہ بعض لوگ اس کو مکمل بھی کر چکے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ محنت کا کام ہے جیسے ڈکشنریاں ۔۔ میں لفظ نکالنے کا کام محنت کا کام ہوتا ہے۔ مگر علمی وسعت نظر کا کام نہیں۔ مدرسہ احمدیہ کے بعض پرانے اساتذہ کہتے ہیں کہ جب مولوی عبدالمنان صاحب سکول میں انجمن کے تنخواہ دار ملازم تھے تو خود بھی اپنا وقت اس کام پر صرف کرتے تھے اور بعض طلباء سے بھی مدد لیتے تھے واللہ اعلم بالصواب بہرحال کوئی نہ کوئی دوست کچھ دنوں تک اس مسئلہ پر تفصیلی اور مکمل روشنی ڈال دیں گے۔ مصر کے ایک عالم نے اس کتاب کی تبویب کی چودہ جلدیں شائع کی ہیں جو کہتے ہیں کہ کراچی اور لاہور میں مل سکتی ہیں گو شبہ ہے کہ ابھی کچھ جلدیں شائع ہونی باقی ہیں۔ ان جلدوں میں سے بہت سی ہمارے جامعۃ المبشرین کی لائبریری میں موجود ہیں۔ اور کچھ جلدیں قادیان کے زمانہ سے میری لائبریری میں موجود تھیں جو اب یہاں آگئی ہیں بے شک حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایسی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تھی۔ یہ جلدیں غالباً مرزا ناصر احمد کی ولایت سے واپسی پر میں نے اس کے ذریعہ سے مصر سے منگوائی تھیں۔

اس خط سے اس شبہ کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے۔ جو بعض دوستوں نے اپنے خطوں میں ظاہر کیا ہے جو یہ ہے کہ مولوی عبدالمنان کو امریکہ بھجوا کر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے فتنہ کا دروازہ کھولا اور ان کے دوستوں کو جھوٹے پروپیگنڈا کا موقعہ دیا۔ مگر جیسا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے خط سے ظاہر ہے انہوں نے موجودہ حالات کے علم سے پہلے یہ کوشش کی تھی اور اس خیال سے کی تھی کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ایک ہی بیٹے کو کچھ علمی شغف ہے وہ علمی مجالس میں آجائے تو اس طرح شاید سلسلہ کو بھی کچھ فائدہ پہنچ جائے گا۔ چونکہ مولوی عبدالمنان تحریک جدید کے ایک عہدے پر مقرر تھے۔ اس لئے چوہدری صاحب کا یہ سمجھنا مشکل تھا کہ وہ یا ان کے گہرے دوست کوئی بات سلسلہ کے خلاف کریں گے انہیں کیا معلوم تھا کہ چوہدری غلام رسول ۳۵ کی قسم کے لوگ اخباروں میں ان کو حضرت مولانا عبدالمنان کر کے لکھیں گے۔ چوہدری صاحب نے مولوی عبدالمنان وکیل التصنیف کی سفارش کی تھی۔ انہوں نے حضرت مولانا عبدالمنان کی سفارش نہیں کی تھی۔ اس لئے ان پر الزام لگانا درست نہیں اور جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے الاعمال بالنیات ان کی نیت کو دیکھنا چاہیئے جو ظاہر ہے عمل کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔ ہاں جو لوگ واقعات کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی ایسے لوگوں میں گھستے ہیں۔ وہ اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت دے دیتے ہیں کہ ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہیگ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء

سیدنا و امامنا ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کے ارشاد کے ماتحت پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے خاکسار کو محترمہ عائشہ صاحبہ (جنہیں خاکسار تو ذاتی طور پر نہیں جانتا) کے خط کی نقل ارسال کی ہے۔ جو محترمہ مذکورہ نے حضور کی خدمت اقدس میں لکھا ہے۔ ان بچوں نے اگر ایسی کوئی غلطی کی ہے تو بہت دکھ دینے والی بات ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار نے مکرمی مولوی عبدالمنان عمر صاحب کے امریکہ جانے کے متعلق جو کوشش کی اس میں خاکسار کی نیت اپنے علم کے مطابق سلسلہ کے ایک عالم اور مخلص خادم کے لئے ایک موقع بہم پہنچانا تھا جس سے وہ خود بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ اور سلسلہ کی خدمت کا اس کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ موقعہ فراہم کر سکیں۔ خاکسار کا ان کے متعلق بوجہ ان کے سلسلہ میں وکیل کے عہدہ پر فائز ہونے، بوجہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا فرزند ہونے اور بوجہ اس کے کہ اپنے بھائیوں میں صرف اکیلے وہی علمی مذاق رکھتے ہیں اور علم کا اکتساب کر سکتے ہیں یہی اندازہ اور یہی حسن ظن تھا جو خاکسار نے لکھا ہے ان امور کا جو ان کے چھوٹے بھائی کے متعلق بعد میں ظاہر ہوئے ہیں یا جن کا ذکر محترمہ عائشہ صاحبہ کے خط میں ہے خاکسار کو نہ علم تھا نہ اندازہ۔ ممکن ہے مکرمی مولوی عبدالمنان عمر صاحب بھی ان امور میں ملوث ہوں خاکسار کو اس کا بھی کوئی علم اس سے زائد نہیں جو اشارہ حضور نے کوہ مری سے ارسال کردہ اپنے والا نامہ میں فرمایا تھا۔ بوجہ مرکز سے باہر ہونے کے موجودہ فتنہ کے متعلق خاکسار کا علم انہی امور تک محدود ہے جو الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ ان امور کی تفتیش حضور کے ہاتھ میں اور حضور کے ارشاد کے ماتحت اور حضور کی ہدایات کے مطابق حضور کے خدام کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضور کی ذات مبارک اور سلسلہ عالیہ کو ہر قسم کے خطرہ پریشانی اور ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ جو امر حضور کے نزدیک پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے اس کے مطابق حضور کے خدام کا عمل پیرا ہونا بھی عین سعادت اور تقاضائے عہد اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ لیکن جب تک کسی امر کا انکشاف نہیں ہوا تھا اور کوئی ایسی بات ظہور میں نہ آئی تھی۔ اس وقت جن خدام کا عمل حسن ظن کے مطابق رہا وہ الاعمال بالنیات کے حکم کے تابع تھا۔ والا صدق و اخلاص اور اطاعت و وفا کا عہد وہی ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور وہ اسی کی عطا کردہ توفیق سے پورا ہوتا چلا جائے گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضور کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور اپنے مبارک ارادوں کی تکمیل کی توفیق عطا فرماتا جائے۔ اور ہم سب خدام کو ان برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جن کے نزول کا حضور کا وجود باجود ذریعہ ہے۔ اور جو حضور کی ذات مبارک کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور حضور کو ہر پریشانی اور حزن سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

والسلام

حضور کا غلام

طالب دعا۔ خاکسار ظفر اللہ خان

جلسہ سالانہ اور اس کے اغراض و مقاصد

(از مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم ہبلی (کرناٹک) :-

الحمد للہ کہ امسال ہمیں پھر اپنے قومی اجتماع میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا ہے اور ایک بار پھر اس مبارک مقام کی برکات سے فیضیاب ہونے کا موقع میسر آیا ہے۔ جو ہمارے خالق کے ایک ... کی تخت گاہ ہے۔ آجکل جس قدر اجتماعات مختلف رنگ میں عمل میں آ رہے ہیں وہ کسی سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ اور ہم اِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ کی پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ آج ہر سوسائٹی خواہ وہ مذہبی ہو یا سیاسی اس نتیجہ پر پہنچ چکی ہے۔ کہ اس کی زندگی اور بقاء کے لئے اجتماع نہایت ضروری ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ قوم اگر قالب ہے تو اجتماع اس کی روح۔ بشرطیکہ قوم کے افراد اس کے اغراض و مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے ایسے اجتماع میں شرکت کرتے رہیں۔ ہمارا جلسہ سالانہ نہ تو کوئی سیاسی دنگل ہے اور نہ ہی پولیٹیکل اکھاڑہ۔ اور نہ ہی ایک ظاہر پرست کے لئے کوئی ظاہری دلچسپی کے سامان پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک محض روحانی اور دینی اجتماع ہے۔ جس کی غرض اجتماع کی بنیاد رکھنے والے مبارک انسان (فداہ ابی و امی) نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متذکرہ فرمان کے مدنظر ہمارے اس مبارک اجتماع کی غرض صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اس کے دین کی خدمت اور اس کے پیارے رسول محسن اعظم حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا میں بلند کرنا ہے۔ اگر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے افراد ان اغراض و مقاصد کو پیش نظر رکھ کر ایام جلسہ کو نہیں گذار سکتے۔ تو اس میں عدم شمولیت شمولیت سے یقیناً بہتر ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماتے ہیں :-

" یہ جلسہ ایسا تو نہیں کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے ورنہ بغیر اس کے ہیچ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے۔ اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے۔ تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع کے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے پھر اگر کوئی امر یا انتظام موجب اصلاح نہ ہو بلکہ موجب فساد ہو تو مخلوق میں سے میرے جیسا اس کا کوئی دشمن نہیں۔"

ابتدائی ایام میں جب جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے متعلق ایسی شکایت موصول ہوئی کہ افراد جماعت جلسہ کے مبارک ایام سے کما حقہ فائدہ نہیں اُٹھا رہے تو حضور اقدس نے جلسہ کے انعقاد کو تنبیہاً بند فرما دینے کا حکم صادر فرما دیا۔ اب جبکہ جماعت خدا کے فضل سے کئی گنا ترقی کر چکی ہے تو ایسی امراض کے عود کرنے کا پہلے سے زیادہ اندیشہ ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم نہ صرف خود ان مبارک ایام سے فائدہ اُٹھائیں تاکہ جلسہ میں شمولیت کی غرض پوری ہو۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۱ر دسمبر ۱۹۵۳ء کے خطبہ جمعہ میں اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" جب تم جلسہ سالانہ پر آؤ تو اپنا سارا وقت دین کے لئے خرچ کرو۔ اور جو دوست تمہارے ساتھ جلسہ پر آئیں ان کی بھی نگرانی کرو کہ وہ اپنا وقت دینی کاموں میں لگائیں تا تم خدا تعالیٰ کی رضا کو

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد

(سیدنا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں):

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات استحکام پذیر ہوں گے۔"

"مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔" (آسمانی فیصلہ صـ)

حاصل کر سکو...... میں سمجھتا ہوں کہ قرآن کریم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عبد اللہ کہا گیا ہے اس میں یہی حکمت ہے۔ کہ آپ نے اپنی ساری زندگی خدا تعالیٰ کی راہ میں لگا دی تھی۔ باقی لوگ تھوڑی تھوڑی مدت کے لئے عباد اللہ بنتے ہیں۔ کچھ جوانی سے وفات تک کے عرصہ کے لئے عبد اللہ بنتے ہیں۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں جو دن کے کچھ حصوں میں عبد اللہ ہوتے ہیں اور باقی حصوں میں عبد الدنیا اور عبد الدینار ہوتے ہیں۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں جو عبد اللہ کم ہوتے ہیں اور عبد الدنیا اور عبد الدینار زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل ترین عبد اللہ تھے۔ جن کی زندگی کی آنا ایک ساعت خدا تعالیٰ کی رضامندی میں گذاری اور یہ وہ مقام ہے کہ جس میں نہ کوئی پہلے آپ کا شریک ہوا اور نہ آئندہ شریک ہو سکتا ہے۔ بہرحال اس پیچیدہ زندگی پر تین دن عبد اللہ بننے کی کوشش کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ دوسرے دنوں میں رات دن دوسری طرف کھینچنے والی چیزیں موجود ہوتی ہیں جلسہ کے دنوں میں صرف دین کی طرف کھینچنے والی چیزیں باقی رہ جاتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۵۳ء)

ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ہم اس قومی اجتماع سے پورا فائدہ اُٹھائیں۔ اور ان دنوں خصوصیت سے عبد اللہ بننے کی کوشش کریں پھر ان دنوں علاوہ ازیں بعض منافقین نے پھر سر نکالا ہے اور وہ جماعت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ... ہندوستان اجماعتیں محفوظ ہیں۔ مگر مومن کو ہر وقت ہوشیار اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ اور انہیں پیش آمدہ خطرات کے مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ امسال جلسہ سالانہ میں خاص طور پر اس فتنہ کے متعلق پوری واقفیت حاصل کر کے اُن افراد کو آگاہ کریں جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ میں شرکت سے محروم رہتے ہیں۔ کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں فتنہ کے شکار صرف ایسے لوگ ہی ہوئے تھے۔ جو مرکز کے حالات سے بالکل بے خبر تھے۔ یا پھر اپنی سادگی کی وجہ سے منافقین کی چالوں کو نہیں سمجھ سکے تھے

علاوہ ازیں جلسہ کے مبارک ایام میں جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پوری کوشش کریں وہاں ہم اپنے پیارے امام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے ساتھ درازی عمر کے لئے بھی دعا کریں جن کی رہنمائی میں ہم نے اپنی آنکھوں سے سلسلہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی کرتے ہوئے دیکھا ہے

اللہ تعالیٰ سب افراد جماعت کو بڑھ چڑھ کر نیکیوں میں حصہ لینے اور خدمتِ دین کی توفیق دے۔ اور ہمارا اپنے مقدس مرکز میں حاضر ہونا مبارک کرے۔ آمین ؟

آمین یا رب العالمین آمین

قرآن کریم اور گیتا کی تعلیمات

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بمبئی)

خدا کے فضل و رحم سے جماعت احمدیہ قادیان اپنا پینسٹھواں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ اس جلسہ میں علاوہ اور باتوں کے پیشوایان مذاہب کی سیرت و تعلیمات پر بھی روشنی ڈالی جائے گی اور اقوام عالم کو اخوت و محبت کا ایک عالمگیر پیغام سنایا جائے گا۔

اس مبارک تقریب کی خبر سنتے ہی میرے دل میں بھی ہندو مسلم اتحاد کی لہر دوڑ گئی۔ اور میں نے ایک ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے شری کرشن جی مہاراج اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے روحانی تعلقات اور قرآن پاک و گیتا کی آسمانی تعلیمات پر غور کرنا شروع کیا۔

قرآن پاک مسلمانوں کی کتاب شریعت ہے اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نزدیک یہی وہ کتاب الہٰی ہے جسے ساری دنیا کے لئے دستور العمل بنایا گیا ہے۔

گیتا کیا ہے؟

میدان پانی پت میں جب کورو اور پانڈو کی فوجیں صف آرا ہوئیں تو اس وقت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اہل مہابھارت نے کرشن و ارجن کا ایک مکالمہ درج کیا ہے اس کو "بھگوت گیتا" کہتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جنگ چھڑنے سے پہلے ارجن پر ایک ایسا وقت آیا کہ اس نے اپنے رشتہ داروں اور بزرگوں پر تیر چلانے سے انکار کر دیا۔ شری کرشن جی نے ارجن کی یہ بزدلی دیکھ کر اس کو قومی غیرت یاد دلائی۔ اور ایک ولولہ انگیز اپدیش دیا۔ جسے سن کر وہ جنگ کے لئے بے تاب ہو گیا۔ شری کرشن جی کا یہ اپدیش بہیں بینچ کی بدا بیت سے ملا ہے۔ اور آج یہ مہابھارت کا ایک حصہ ہے۔ اور اسی کا نام شریمد بھگوت گیتا ہے۔

اس گیتا میں مقام الوہیت۔ سلسلہ نبوت روح و جسم کے تعلقات اور اعمال صالحہ پر فلسفیانہ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اس میں بہت سے ایسے مقامات آتے ہیں۔ جہاں اس کی تعلیم آج بھی قرآن پاک کی تعلیم سے مطابقت پیدا کر لیتی ہے۔ مندرجہ ذیل تحقیق سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔

توحید قرآن پاک نے توحید پر سب سے زیادہ زور دیا ہے اور خدا کو بے مثال و یگانہ بیان کیا ہے۔ گیتا ۸/۸-۹-۱۰-۱۱ اور ۱۰/۲۰-۲۱-۲۲ میں بھی ایک بالا و برتر غیر فانی اور مستحق عبادت وجود کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسے لطیف۔ نور۔ جزو لا تجزی۔ معرف واحد۔ قدیم۔ علیم۔ خبیر۔ مالک یوم الدین اور ذات اعلیٰ کہا گیا ہے اور یہ وہی صفات الٰہیہ ہیں جن کا قرآن پاک میں بھی ذکر آتا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کی طرح گیتا کی نظروں میں بھی صفات الٰہیہ کے درمیان ربط و تعلق نہیں۔

سلسلۂ نبوت قرآن پاک امر نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتا ہے انا اوحینا الیک کما اوحینا الیٰ نوح و النبیین من بعدہ۔ گیتا کے چوتھے باب کی ابتداء بھی اسی مضمون سے ہوتی ہے بلکہ اس سے پہلے ہی شلوک میں منو کا نام بھی آیا ہے جس کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر کبیر میں نوح قرار دیا ہے۔

خلیفۃ اللہ قرآن پاک نے انبیاء کو خلیفۃ اللہ کہا ہے۔ گیتا کے پندرھویں باب کے ابتدائی شلوکوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب کرشن علیہ السلام نے بھی خلیفۃ اللہ ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔

اجرائے نبوت قرآن پاک نے ہمیشہ اولاد آدم کو صحیفۂ ہدایت دینے کا وعدہ کیا ہے۔ گیتا ۷/۸ میں بھی جناب کرشن علیہ السلام نے ہم کو یہ بشارت سنائی ہے۔

وعدۂ نبوت قرآن کریم میں خدا اور رسول پر ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں کو نجات یافتہ قرار دیا گیا ہے اسی طرح گیتا میں بھی توبہ و انابت کرنے والوں کو نروان نجات دیا گیا ہے۔ گیتا نے اس مضمون کو وضاحت سے بیان کیا ہے دیکھو گیتا ۷/۱۵-۲۶ ۹/۲۵-۳۰-۳۱

عورت اور شودر قرآن حکیم میں عورتوں اور پسماندہ اقوام کا مذہبی سوسائٹی میں جو درجہ تسلیم کیا گیا ہے گیتا کے نویں باب شلوک نمبر ۳۲ میں وہی بات بیان کی گئی ہے

اعمال صالحہ قرآن پاک جا بجا اعمال صالحہ کی ترغیب دیتا ہے گیتا ۳/۹-۱۰ میں بھی خدا کے مقرر کردہ فرائض کی ادائیگی کی تاکید کی گئی ہے۔ اور یگیہ یعنی صدقہ و خیرات اور نفع رساں اعمال کے کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

وید وید کے متعلق گیتا نے کہا کہ پہلے یہ کتاب قابل عمل تھی۔ مگر شری کرشن جی کے ظہور کے بعد اب آپ کی اطاعت مقدم ہے۔ گیتا کے دوسرے۔ آٹھویں۔ گیارھویں اور بارھویں باب میں شری کرشن مہاراج کی اس تعلیم کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور قرآن پاک کی تعلیم بھی یہی ہے

حدوث عالم گیتا میں عالم کے حدوث و قدامت کی بحث بھی آئی ہے گیتا نے سارے اجسام کو فانی قرار دیا ہے۔ اور گیتا ۸/۱۸ میں یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب والا مضمون بیان کیا گیا ہے۔

وعدۂ فتح قرآن پاک فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ گیتا ۱۸/۷۸ میں بھی یہی وعدہ کیا گیا ہے

دہریت گیتا میں دہریت کی مذمت بھی آئی ہے۔ اور قرآن کریم میں دہریوں کا جو مقولہ نموت و نحیی وما نحن بمبعوثین نقل کیا گیا ہے۔ دہریوں کا یہی قول گیتا میں بھی درج ہے اور دہریوں کو وعید بھی ایک ہی رنگ میں سنائی گئی ہے۔

تناسخ البتہ تناسخ کے متعلق قرآن پاک اور گیتا کی تعلیم میں اختلاف نظر آتا ہے لیکن گیتا ۴/۱ پر غور کرنے کے بعد یہ اختلاف بھی رفع ہو جاتا ہے۔ اس میں جناب کرشن نے یہ انکشاف فرمایا ہے کہ دنیا میں ان سے پہلے بہت سے کرشن سروپ آ چکے ہیں۔

اور ایک جگہ شری کرشن جی نے ارجن کو پنر جنم کی حقیقت بتاتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں بار بار ہمارا اور تمہارا ظہور ہوتا رہتا ہے مگر یاد رکھو کہ یہ ظہور جسمانی نہیں بلکہ روحانی طریق پر ہوتا ہے اور اس پنر جنم کو قرآن مجید بھی تسلیم کرتا ہے۔

ویدانت علماء ہنود کے ایک طبقہ میں ہمیشہ ویدانت۔ ہمہ اوست یا وحدۃ الوجود کا فلسفہ مقبول رہا ہے اسلام کے قرون اولیٰ میں اس فلسفہ کا ذکر نہیں ملتا سید سلیمان ندوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے منصور حلاج اس فلسفہ سے متاثر ہوئے اور اس کے بعد بعض دوسرے صوفیا نے اس کو اپنایا۔

شنکر آچاریہ جو اس فلسفہ کا حامی تھا۔ اس نے گیتا کو بھی اسی نظر سے دیکھا ہے۔ یوں وہ وید کا پرچارک تھا۔ مگر اس نے گیتا کو بھی وید ہی کے سانچے میں ڈھالنا چاہا۔ اور گیتا سے ویدانت پر استدلال کیا۔ لیکن دوسرے علماء گیتا نے جن کا تلک مہاراج نے اپنی شرح میں ذکر کیا ہے۔ شنکر آچاریہ کے استدلال کو تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے دعوےٰ کیا کہ گیتا کی تعلیم ویدانت کے خلاف ہے۔

گیتا کا مضمون جس فلسفیانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر شلوک پر ویدانت کا مضمون چسپاں کیا جا سکتا ہے یہ وید ویاس جی کی شاعری کا کمال ہے۔ لیکن اسی بے جا تصرف کے باعث جا بجا ان کی شاعری پر بڑا اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ اور اسی اضطراب کے پیش نظر گیتا کو ویدانت کا موافق بھی کہا گیا ہے اور مخالف بھی۔

دھرم شاستروں میں ویدانت کی تعریف جن الفاظ میں کی گئی ہے۔ وہ مسئلہ حلول کی مترادف ہے جس کی اسلام میں گنجائش نہیں۔ قرآن کریم رب العالمین کہہ کر واضح طور پر خالق و مخلوق کے درمیان مغایرت مانتا ہے۔ اس کے بعد جب ہم گیتا کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں بھی جا بجا اسی نظریہ کی سند ملتی ہے۔ اور گیتا ۲/۱۶-۱۷-۱۸ میں تو بالکل اسلامی تعلیم کی ترجمانی کی گئی ہے اور اجسام عالم کو خدا کا مظہر کہا گیا ہے۔ گیتا ۷/۱۲-۱۳ اور ۹/۴-۵ میں بھی یہی نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ البتہ گیتا کے شارحوں نے اس تعلق کو برف اور پانی سے تشبیہ دے کر ایک سیدھے سادے فلسفہ کو مشکل بنا دیا ہے۔ مگر یہ ان کی اپنی ایجاد ہے۔

رہبانیت کہا جاتا ہے کہ گیتا میں رہبانیت کی تعلیم ہے یہ شنکر آچاریہ کا خیال ہے۔ مگر جو شخص گیتا کا خالی الذہن ہو کر مطالعہ کرے گا وہ شنکر اچاریہ کے اس خیال پر حیرت زدہ ہو جائیگا۔ گیتا دنیا کو کرم لوک یعنی دار العمل قرار دیتا ہے۔ دیکھو گیتا ۳/۹-۱۰ دسویں شلوک میں تارک العمل کو گنہگار کہا گیا ہے۔ جناب کرشن جی نے اپنی مثال بھی پیش کی ہے۔ اس لئے دوسرے علماء گیتا نے شنکر اچاریہ کے اس خیال کو غلط قرار دیا ہے تلک مہاراج نے اپنی شرح میں ان علماء کا حوالہ دیا ہے۔ قرآن پاک بھی دنیا کو دار العمل قرار دیتا ہے۔ اور انسان کو عاملی زندگی گذارنے کی تلقین کرتا ہے۔

گیتا الہامی ہے

مہابھارت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گیتا کا وہ مضمون جو کورو کشیتر سنایا گیا الہامی تھا اسی لئے خود جناب کرشن علیہ السلام بھی پھر کبھی ایسا وعظ کہنے پر قادر نہ ہو سکے۔ تلک مہاراج نے گیتا کے حوالہ سے بھی یہ بات کہی ہے۔

اس جگہ یہ واضح ہو کہ ہم گیتا کے اس مضمون کو الہامی مانتے ہیں۔ جو شری کرشن چندر جی نے میدان جنگ میں ارجن کو سنایا۔ ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ گیتا کے موجودہ سات سو شلوک الہاماً اس یوگراج کی زبان پر نازل ہوئے۔ اور نہ میدان جنگ جہاں طبل جنگ بھی بج چکا ہو اس کی اجازت دیتا ہے کہ کوئی کمانڈر (باقی صفحہ پر)

خدا کا برحق خلیفہ ـــــ اولوالعزم محمود

جماعت احمدیہ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۵۶ء تک

(از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر) :-

غور کیجیے:

۱۹۱۴ء کے اپریل یا مئی میں جبکہ مسجد نور میں جلسہ ہو رہا تھا

غیر مبائعین نے کیا کہا تھا۔

اب یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا!

اب ہم جا رہے ہیں

اب ان عمارتوں (تعلیم الاسلام ہائی سکول وغیرہ) پر عیسائیوں کا قبضہ ہوگا۔

وغیرہ وغیرہ

پھر ایسا کہنے والوں کے پاس بقول خود لیڈر شپ

اعلیٰ تعلیم۔ روپیہ پیسہ اثر و رسوخ

لٹریچر یا پروپیگنڈا۔ سب کچھ تھا!

اور دوسری طرف؛

ایسی جماعت تھی

جس کا امام ۲۵ سال کا نوجوان

جس کے پاس کسی یونیورسٹی کی ڈگری نہیں

جسے کوئی دنیا کا تجربہ نہیں تھا

اور پھر ــ خزانہ خالی پڑا تھا!

اور سراسیمگی کا یہ عالم کہ

احمدیوں کے دل اس طرح ہل رہے تھے جس طرح ہوا سے پتے

یہ کیفیت آج سے ۴۲ سال پہلے کی ہے!!

لیکن

کیا خدا تعالیٰ نے اس اولوالعزم محمود برحق خلیفہ و مصلح موعود کی

عملی تائید اپنے نشانات سے فرمائی یا نہیں؟

کیا لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کے مطابق

خوف کے بعد امن کی صورت نمودار ہوئی یا نہ؟

سب کانی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!

آج کی حالت؟

- جماعت کا اندرونی نظام بفضلہٖ تعالیٰ نہایت مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔
  اس کی شہادت اغیار بھی دے رہے ہیں!
- مختلف محکمے نہایت عمدگی سے اپنا اپنا کام کر رہے ہیں!
- قادیان خدا کے فضل سے بین الاقوامی شہر کی حیثیت سے دنیا میں شہرت رکھتا ہے۔
- اور اب دوسرا مرکز "ربوہ" بھی ہمارے اغیار کو اتنا
  مرغوب ہے کہ وہ "ربوہ کی سیر" کا کالم مستقلاً قائم رکھنا
  اپنے اخبار کی زینت سمجھتے ہیں!
- مالی حالت ۱۹۱۴ء سے کہیں اعلیٰ اب تو دونوں مراکز کا سالانہ بجٹ
  لاکھوں کا ہوتا ہے!
- بیرونی ممالک میں احمدیہ مسلم مشنز قائم ہیں اور دنیا کے ہر بڑے ملک میں
  ایسے مشنز کامیابی سے چل رہے ہیں! ــ جن سے
  "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
  کے الہامی الفاظ نہایت شان سے پورے ہو رہے ہیں
- احمدیوں کی تعداد ــ اور اخلاص میں ہزار ہا گنا ترقی ہے!!

غرض

ہر طرف عروج و ترقی کے نظارے نظر آتے ہیں ــ اور

چشم بد دور ــ ہماری ترقیوں نے حاسدوں کے

قلعوں کو متزلزل کر دیا ہے اُن کے ہاں صفِ ماتم

بچھ گئی ہے!

پس!

واقعات کی شہادت ــ زمین و آسمان کی شہادت ــ کی بنا پر

ہر ایک انصاف پسند انسان یہ کہنے پر مجبور ہے کہ

ــ اس کا سہرا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ

امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سر ہے!!

کون محمود؟

- وہی محمودؓ جن کو اپنے باپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کمال مماثلت ہے!
- وہی محمود جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا کَاَنَّ اللّٰہَ نزل من السماء
- وہی محمود جن کو اللہ تعالیٰ نے الہامات اور کشوف کا شرف بخشا۔
- وہی محمود جس نے اپنے عظیم المرتبت باپ حضرت سلطان القلم مسیح موعود و مہدی معہودؑ کی مانند قرآن کریم کے وہ نئے نئے معارف بیان فرمائے اور دینی مسائل پر ایسے ایسے خطبات اور لیکچر دیئے اور تصانیف شائع کیں کہ بڑے بڑے علماء اور جدید فضلاء سرنگوں ہو گئے۔
- وہی محمود جس نے بعض اہم سیاسی مسائل کو اس طرح حل کر دیا اور بعض مشکل تاریخی مضامین کو اس طرح واضح فرمادیا کہ دنیا کے بڑے بڑے سیاستدان اور تاریخ دان انگشت بدندان ہیں
- پھر یہی وہ محمود ہیں کہ جو جن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ وہ ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا پوری ہوئی۔
- یہ وہی محمود ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ ہر میدان میں فتح نصیب ہوئی۔
- یہ وہی محمود ہیں جو مخالفت کے بڑے بڑے طوفانوں میں ایک لائق اور فتح نصیب جرنیل کی طرح اپنی قوم کی کشتی کو ہر قسم کے طوفانوں سے صاف نکال کر لے گئے۔ اور مخالفین کو سوائے ناکامی و نامرادی کے کچھ نصیب نہ ہوا۔
- یہ وہی محمود ہیں جنہوں نے ۴۲ سال کا مسلسل خلافت کا زمانہ احمدیت کی خاطر انتہائی محنت شاقہ میں گزارا اور جس پودہ کو حضرت مسیح موعود نے لگایا تھا اس کو اپنے خون و پسینہ سے سینچا۔
- یہ وہی محمود ہے جس نے اسلام کی ترقی و سربلندی کے لئے تحریک جدید کے ذریعہ ایک مستقل تبلیغی فنڈ قائم فرمایا اور ساری دنیا میں اسلام و احمدیت کے تبلیغی دروازے کھول دیئے جس سے اشاعت اسلام کا بڑا امید افزا اور روشن مستقبل نظر آتا ہے!!

رپورٹ کارگذاری لجنات اماءاللہ بھارت

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۵ء تا اپریل ۱۹۵۶ء

—— (از سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ قادیان) ——

اس وقت بھارت میں مندرجہ ذیل جگہوں میں لجنہ اماءاللہ قائم ہو چکی ہیں :-

قادیان - بنگلور - بھاگلپور - سکندر آباد دکن حیدر آباد دکن - یادگیر دکن - چنتہ کنٹہ دکن - بنارس - کوسمبی (سونگھڑہ) گوپال پور (سونگھڑہ) پینکال (اڑیسہ) کیرنگ (اڑیسہ) کرڈاپلی (اڑیسہ) بھرت پور (بنگال) کالیکٹ - راٹھ آسنور (کشمیر) چک ایبرچھ (کشمیر) یاڑی پورہ (کشمیر) مدراس - کوڈالی (مالابار) شاہجہانپور - شاہ پور منکوٹ (کشمیر)

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں -

قادیان - بنگلور - حیدر آباد دکن - یادگیر دکن - چنتہ کنٹہ دکن - بنارس - سونگھڑہ - گوپال پور - پینکال (اڑیسہ) کیرنگ (اڑیسہ) - بھرت پور - کالیکٹ -

ان لجنات کی مجموعی کارگذاری کا شعبہ وار مختصر خلاصہ حسب ذیل ہے :-

شعبہ تعلیم عرصہ زیر رپورٹ میں نظارت تعلیم و تربیت قادیان کی طرف سے منعقدہ امتحان کتاب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصنفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں شامل ہونے والی ممبرات میں سے چوالیس کامیاب ہوئیں۔ پچیس ممبرات قرآن باترجمہ اور پچیس ممبرات قرآن مجید سادہ پڑھ رہی ہیں - گیارہ ممبرات کو نماز یاد کروائی گئی اور جن ممبرات کو نماز باترجمہ نہیں آتی تھی انہیں نماز باترجمہ کے اسباق دیئے گئے۔ اکیس بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن کی تعلیم دی جارہی ہے - یادگیر میں مسجد میں درس قرآن مجید میں پردہ کی رعایت کے ساتھ ممبرات نے شمولیت کی - سونگھڑہ میں ممبرات درس الحدیث حضرت نبی کریم صلعم میں شامل ہوتی رہیں -

خدمت خلق ماہ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں سیلاب کے موقعہ پر قادیان دارالامان میں رہنے والی مستورات کو جب سیلاب کی وجہ سے مسجد اقصےٰ میں پناہ لینی پڑی تو ان کی خبرگیری کی جاتی رہی - اسکے علاوہ لجنہ اماءاللہ قادیان نے کپڑے - اناج اور نقدی وغیرہ جمع کرکے اردگرد کے سیلاب زدہ دیہات میں تقسیم کے لئے بھجوائی مختلف لجنات کی طرف سے غرباء کی کپڑے - نقدی اور کھانا کھلانے کے ذریعہ امداد کی گئی - علاوہ ازیں چند مسافروں کو بھی کھانا کھلانے اور نقدی کے ذریعہ امداد بہم پہنچائی گئی - ناخواندہ عورتوں کو خط لکھ کر دیئے گئے۔ بیمار مستورات کی تیمارداری کی گئی - سونگھڑہ اور پینکال کی لجنات نے ایک غیر مسلم عورت کا مکان جل جانے پر مالی امداد کی - ضعیف عورتوں کے لئے بازار سے سودا لاکر دیا گیا۔

تبلیغ جلسہ سالانہ قادیان دارالامان کی تقریب پر غیر مسلم عورتوں کو مدعو کیا گیا - اور ان میں کثرت سے لٹریچر تقسیم کیا گیا - حیدر آباد میں تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا - جس میں غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں - بنگلور میں آٹھ عورتیں زیر تبلیغ ہیں جنہیں لٹریچر اور کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ مطالعہ کے لئے دی جاتی ہیں - بھرت پور میں غیر احمدیوں کے علاوہ غیر مسلم عورتیں بھی زیر تبلیغ ہیں - بنارس کی لجنات نے لٹریچر تقسیم کیا اور کچھ تبلیغی چندہ بھی فراہم کیا گیا

مال عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے بہ تفصیل ذیل چندہ لجنہ موصول ہوا -

لجنہ	روپے	آنے	پائی
قادیان	۸۰	۱۴	۰
چنتہ کنٹہ	۲۲	۰	۰
یادگیر	۲۰	۰	۰
حیدر آباد دکن	۱۷	۱۳	۰
بنارس	۱۴	۰	۰
بھرت پور	۸	۱۵	۰
سونگھڑہ	۲	۸	۰
گوپالی	۲	۸	۰
بنگلور	۱	۱۰	۰

گذشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ناروے سویڈن مشن کے لئے مستورات میں تحریک کی - جس میں قادیان کی لجنہ نے مبلغ ایک سو روپے سات آنے ادا کئے - علاوہ ازیں دیگر لجنات کی طرف سے ۱۲۴ روپے ۴ آنے کے وعدہ جات موصول ہوئے -

بعض لجنات نے مسجد ہالینڈ کے لئے چندہ کی فراہمی کی بھی کوشش کی - چنتہ کنٹہ اور یادگیر کی لجنات نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے اٹھائیس روپے چار آنے مرکز میں ارسال کئے - لجنات نے حصہ آمد - چندہ مستورات اور چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے لئے بھی کوشش فرمائی -

ناصرات الاحمدیہ

بچیوں کو چہل حدیث میں سے بعض احادیث حفظ کرائی گئیں اور ان کا ترجمہ یاد کرایا گیا قادیان دارالامان میں ناصرات کو بعض سوال جواب سکھائے گئے اور مضمون سنانے کی مشق بھی کرائی جاتی رہی - بنگلور - حیدر آباد اور چنتہ کنٹہ میں ناصرات کے باقاعدہ اجلاس جاری رہے - جن میں نماز سادہ - نماز باترجمہ - کھانا کھانے کے بعد کی دعا - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظمیں یاد کروائی گئیں - قرآن مجید اور دیگر دینی تعلیم جاری رہی -

شعبہ تربیت و اصلاح ممبرات میں نماز کی باقاعدگی - تلاوت قرآن مجید - کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالعہ کی تلقین کی جاتی رہی آداب مجلس اور عام دینی مسائل سکھائے گئے بچوں کی صحیح تربیت کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی - سونگھڑہ میں ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں تقویٰ - نماز - روزہ - چندہ کی ادائیگی - پردہ کے متعلق مضامین اور تقاریر سنائی گئیں -

---

رپورٹ کارگذاری درج کرنے کے بعد تمام احمدی بہنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اکثر لجنات کی طرف سے رپورٹ باقاعدہ نہیں آرہی - حالانکہ رپورٹ کے بغیر مرکز لجنات کی کارگذاری سے واقف نہیں ہوسکتا - صرف اجلاس کر دالینا کافی نہیں بلکہ اصل کام تو مستورات کی تعلیم اور تربیت و اصلاح ہے - اس لئے میں لجنات اماءاللہ بھارت کی تمام عہدیداران سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ احمدی مستورات کی تعلیم ، تربیت و اصلاح اور ان میں صحیح اسلامی روح پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ دیں اس زمانہ میں اسلام کے احیاء کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے - اور جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کرسکتی جب تک کہ جماعت کی مستورات بھی جماعت کے مردوں کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کو ادا نہ کریں اور صحیح رنگ میں خدمت دین بجا نہ لائیں ، اور اسی غرض کے لئے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے لجنہ اماءاللہ کا قیام فرمایا ہے - خدا تعالےٰ ہمیں وقت کی نزاکت کو سمجھنے اور صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے - آمین

آئندہ کا پروگرام

جیسا کہ ۸ ستمبر کے اخبار بدر میں آپ سب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جماعت ہندوستان کے نام پڑھ لیا ہوگا جس میں حضور نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ

" جماعت کا ہر شخص سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو زیر مطالعہ رکھے تا کہ اسکے علم میں اضافہ ہو اور اسکی روحانیت ترقی کرے - آپ کی کتب میں علم و عرفان کے خزانے بھرے پڑے ہیں جن کے حصول کے لئے تھوڑی سی کوشش درکار ہے - اس کے علاوہ جماعت میں قرآن و حدیث کے درس کا بھی انتظام ہو - اگر کسی جماعت میں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہ ہو تو معمولی خواندہ آدمی قرآن و حدیث مترجم پڑھ کر دوستوں کو سنایا کرے "۔

اس پیغام کو پڑھ کر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر لجنہ اپنے اجلاس میں قرآن مجید شروع سے شروع کرے - ہر اجلاس میں ایک یا دو رکوع کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ سنایا جائے - چہل حدیث کی کوئی کتاب جو چھپی ہو سکے اس میں سے بہنوں کو ایک حدیث اور اس کا ترجمہ سنایا جائے - اور اسی وقت تمام بہنوں سے اپنے الفاظ میں سنی جائے تا کہ علم ہو جائے کہ عورتوں کو حدیث یاد ہو گئی ہے یا نہیں اسی طرح عورتوں کو یاد کرنے کا شوق اور دلچسپی پیدا ہو جائیگی - کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے اس سال کے لئے دو کتب "کشتی نوح" اور رسالہ "الوصیت" مقرر کی گئی ہیں - ان کتب کا تھوڑا تھوڑا حصہ ہر اجلاس میں سنایا جائے - نیز نماز باترجمہ ہر عورت کو یاد کروا کر امتحان لیا جائے -

---

اسکے علاوہ ناصرات الاحمدیہ کیلئے نماز [illegible] قرآن مجید کی کوئی چھ دعائیں اور [illegible] اسلام کی پہلی کتاب اس سال کا نصاب مقرر کیا گیا ہے [illegible] پہلی کتاب آپ ہمیں لکھ کر منگوا سکتی ہیں ،

امید ہے کہ عہدیداران لجنہ اماءاللہ بھارت کے اس مقرر کردہ تعلیمی نصاب پر اپنی اپنی جگہ پوری طرح عمل کروانے کی کوشش کرینگی اور اپنی ماہوار رپورٹ میں باقاعدہ اطلاع دیتی رہیں گی -

آخر میں ایکبار پھر لجنات کی عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ ہر ماہ مرکز میں بھجوایا کریں تا کہ مرکز کو انکی مساعی سے پوری طرح آگاہی ہو سکے نیز جماعت کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی درخواست ہے [illegible]

ایمان و عمل میں اتحاد کی ضرورت

(از جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ ناظر بیت المال قادیان)

فلسفہ اور سائنس کے موجودہ دور میں دنیا کی ایمانی اور عملی حالت میں ایسی پراگندگی پیدا ہوئی کہ جس کی مثال اس سے قبل کے زمانہ میں نہیں ملتی۔

مذہب سے مایوسی ایک طرف تو سائنس کی ایجادات اور مادی علوم و فنون کی ترقی ہماری تمدنی اور معاشرتی زندگی میں انقلاب عظیم کا باعث ہوئی۔ مختلف مذاہب کو بگڑی ہوئی شکل میں دیکھ کر اور اُن میں زندگی کے وجود کو نہ پاتے ہوئے سائنس والوں اور دنیا وی مفکرین نے مذہب کو محض چند توہمات اور قیاسات کا ناقابل تسلیم اور ناقابل عمل مجموعہ قرار دیا اور دوسری طرف مذاہب کی طرف سے مدافعت کے لئے کسی روحانی وجود کے نہ ہونے کے باعث اور اپنی محرف و مبدل تعلیمات کو ناقابل عمل محسوس کرتے ہوئے مذہب کے دعویداروں نے شکست خوردہ ذہنیت کا اظہار کیا:۔

روحانی اعتبار سے یہ ایک تاریکی اور ظلمت کا زمانہ تھا جبکہ ایمانی اور عملی امور میں سخت فساد واقع ہو گیا ایمان کی جگہ محض چند لفظوں کے اقرار نے لے لی اور اعمال صالحہ کی جگہ چند اسراف و ریاکاری کی رسوم باقی رہ گئیں۔ حقیقی ایمان کی حلاوت اور اس کے لئے عملی جد و جہد سے دنیا بالکل بے نیاز تھی۔ سائنس کی حیرت انگیز ایجادوں سے متاثر ہو کر تعلیم یافتہ طبقے نے اللہ تعالےٰ کی وراء الوراء ذات کو اپنی محدود عقل و فہم کے حدود میں تلاش کرنے کی کوشش کی اور اپنی کوتہ نظری کے باعث نہ صرف اس کے آستانہ سے دور جا پڑے بلکہ اُسکے ادنیٰ شعور کو بھی خیرباد کہہ کر الحاد و دہریت کا شکار ہو گئے۔

الٰہیت کی کرن اس گہری تاریکی اور کفر و ضلالت کے وقت جبکہ انسانی ارواح نہایت شدت سے روحانی قحط محسوس کر رہی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی صفت قدیمہ اور اپنے وعدوں کے مطابق دنیا کی روحانی و جسمانی اور فلاح و بہبودی کے لئے ایک آسمانی روشنی کو نازل فرمایا۔ تا ایک دفعہ پھر خدا تعالےٰ کے زندہ وجود کو ظاہر کیا جائے اور بھولی بھٹکی روحوں کو از سرِ نو اخلاقی، اعتقادی علمی اور عملی سچائی سے آشنا کیا جائے۔

چنانچہ قادیان کی گمنام بستی تو اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت نمائی کے لئے چنا اور اس مقدس سرزمین میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موعود اقوام عالم کی صورت میں مبعوث فرمایا۔ جن سے اس روحانی خشک سالی کے دور میں دنیا کے تمام مستعد دلوں کو ایمانی نور سے تازگی بخشی اور ہر طبقہ و خیال کے انسان کے لئے موجب ہدایت بنے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعثت کی غرض کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

”خدا نے مجھے علم دیا ہے تا میں گمراہوں کو متنبہ کروں اور ان کو جو تاریکی میں بیٹھے ہیں روشنی میں لاؤں خدا تعالےٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں چنانچہ میں نے سب کچھ سمجھا دیا۔ نیز میں اسلئے بھیجا گیا ہوں تا کہ ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالےٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مرتبت پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیاوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالےٰ اور عالم آخرت پر نہیں زبانوں پر کچھ ہے مگر دنیا کی محبت دلوں میں غالب ہے ...... سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہو بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا“

آپ نے اس حقیقت کو آشکار کیا کہ کوئی روح فطرت کی رو سے خدا تعالےٰ کا انکار نہیں کر سکتی۔ اور عقل و شعور کے علاوہ ایک اور زبردست شعور نفس انسانی میں موجود ہے جس کے ذریعہ گو وہ کتنے ہی حجابات میں اگاں کو دور کر دیا جائے [illegible] انسان اندرونی شعور سے قوی کی تاثیر کو کوئی مشاہدہ کر سکتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ یہ محال ہے کہ انسان جو خود مخلوق اور [illegible] ہے۔ خالق اور محدث بھی بن جاسے یہ ناممکن ہے کہ مظروف ظرف بن سکے گو تحقیق و تجربہ سے کائنات عالم کی بہ ما حکمتوں اور خواص الاشیاء کا کم و بیش علم حاصل ہوتا رہتا ہے لیکن ہمارے لئے اس کائنات کے کسی جزو یا ایک ذرہ کی ہی ماہیت اور حقیقت کو کلی طور پر سمجھ لینا محال ہے۔ کیونکہ اگر وہ اس پر قادر ہو جائے تو ایسی کائنات خود بھی بنا سکے لیکن یہ عالم امکان سے باہر ہے۔ آپ نے اس امر کو ظاہر فرمایا کہ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالےٰ کا الہام ہے جس کا سلسلہ ابتدا سے جاری ہے اور جس طرح ہماری ظاہری آنکھیں آسمانی روشنی کی محتاج ہیں۔ اسی طرح حقیقی روشنی اور کامل علم آسمان سے نازل ہوتا ہے

زندہ خدا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے شمار نشانات اور براہین کے ساتھ زندہ خدا کے وجود کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور بتایا کہ جو کوئی نیاز مندی اور اخلاص کے ساتھ اس کی راہ میں قدم مارے گا وہ اپنی ذات میں خدا کی تجلی کو موجود پائے گا۔ آپ نے اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کو صاف و شفاف طور پر دنیا کے ہر کونے میں پھیلانے کا بیڑہ اٹھایا اور حکم و عدل کی حیثیت سے ان غلط عقائد کی تصحیح فرمائی۔ جو مرورِ زمانہ کی پیداوار تھے یا دیگر اقوام سے اسلام میں داخل ہونے والے بعض لوگ رسم و رواج کے رنگ میں اپنے ساتھ لے آئے تھے۔

آپ نے اسلام پر اعتراض کرنے والے مستشرقین اور مشرق و مغرب کے مخالفین کو دعوتِ حق دیتے ہوئے مقابلہ کے لئے بلایا اور اسلام کے حکیمانہ اصولوں کی فوقیت کو دنیا پر ظاہر فرمایا۔

ایک بیج سے تناور درخت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن ابتدا میں ایک بیج کی حیثیت رکھتا تھا جو بتدریج بڑھتا گیا یہاں تک کہ قدرت ثانیہ کے زمانہ میں ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر گیا اور اس کی شاخیں دنیا کے تمام ممالک میں پھیل گئیں اور اسلام کی حقانیت کا اعتراف اور اس کے اصولوں کی فوقیت کو تسلیم کرنے پر آج دنیا مجبور ہو چکی ہے اور دلائل و براہین کے میدان میں آج دنیا احمدیت کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ چکی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ صرف ظاہری ایمان اور اعتقاد کی درستی کسی حقیقی فائدہ کا موجب نہیں بن سکتی جب تک کہ ہم اپنے افعال و کردار کو اسلام کی تعلیم کا صحیح نمونہ بنائیں اور عملی زندگی ایسی نہ ہو جو ہمارے عقائد کی چلتی پھرتی تصویر نظر آئے۔

ایمان اور عمل

حقیقی ایمان عمل کا متقاضی ہے اور عملی اصلاح اور جد و جہد کے بغیر ایمان کا دعوےٰ بیکار اور موہوم چیز ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

”اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہو گا۔ جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو اور اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں“

پھر ایک دوسری جگہ حضور فرماتے ہیں:۔

”اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ

مانگتا ہے وہ کہاں ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا ہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے ...... میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور ...... روشنی سے حصہ لیگا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ مجھ میں کون داخل ہے۔ مگر وہی جو بدی کو چھوڑتا ہے اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالےٰ کا ایک بندہ مطیع بن جاتا ہے ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ سے ہے اور میں اس میں ہوں"۔

جب ہمارے قلوب اس یقین سے لبریز ہوں کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے وہ علیم و خبیر ہے اور ہمارے دل کی گہرائیوں تک سے واقف ہے۔ اور ہم اپنے ہر قسم کے افعال و کردار کے لئے اس کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ یہ دنیا دار الامتحان ہے اور عارضی مقام ہے ہماری ابدی زندگی اس مادی اور مستعار زندگی کے حجاب کے بعد شروع ہوگی۔ اگر ہمارا یہ ایمان محض زبان کے اقرار تک ہی محدود نہ ہو بلکہ ہماری قلبی کیفیات سے محسوس کر رہی ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے نظریات میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہو کر دنیا کی محبت ہم پر سرد نہ ہو جائے۔ اور ہم اپنے ہر عمل میں دین کو دنیا پر مقدم نہ رکھیں۔ اگر ہم اپنے اندر یہ کیفیت محسوس نہ کریں۔ اور دنیا کا لالچ ہمارے لئے کوئی کشش اور دلفریبی رکھ کر ہماری توجہ کو دین کے کاموں سے غافل کرنے کا باعث بنے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ابھی ہم ایمان کے صحیح مقام سے بہت دور ہیں اور ہمیں اپنے اندر حقیقی انسان کی صلاحیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک ایمان اور عمل میں مطابقت نہ ہو۔ جب تک ہم جو کہیں اس کا اظہار اپنے عمل سے کرنے والے نہ ہوں۔ اور جب تک ہماری زبان کا اقرار قلبی کیفیت سے ہمکنار نہ ہو۔ اور بعینہٖ ہمارا قول اور فعل ایک نہ ہو اس وقت تک ہماری حالت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کی یہ

آہ دہ شیفتگی کچھ بھی نہیں اک خواب ہے
کہ مصداق ہوگی۔

روحانی تربیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز الٰہی منشاء کے ماتحت جماعت کو منزل مقصود پر لے جانے کے لئے اعلیٰ اخلاق اور اسلامی شعار کی طرف بار بار توجہ دلا کر جماعت کی روحانی تربیت فرما رہے ہیں۔ تا جماعت کے سب افراد اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں کو جذب کرنے کے قابل ہو سکیں اور حضور کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے جماعت کی اکثریت فی الحقیقت قربانی اور اخلاص کے اعلیٰ مقام پر قائم ہے۔ لیکن موجودہ غیر معمولی حالات اور حضرت اقدس سے ظاہری بُعد سے ہندوستانی جماعتوں پر کافی حد تک اثر انداز ہو کر تنظیم قربانی۔ اور تبلیغی جدوجہد میں کمی کا باعث بن رہا ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کا محاسبہ کر کے اصلاح عمل کی طرف مائل ہو۔ تا اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کی رحمت کا ہاتھ ہماری دستگیری کر کے ہمیں انفرادی اور جماعتی مشکلات کو دور کرنے کا باعث بنے۔ اور اس عارضی زندگی کو گذار کر جب ہم اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہوں۔ تو ہمیں ابدی راحت کی زندگی میسر آسکے جب ہم سب کا ایمان ہے اور یقین اسی بات پر ہے۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ تو پھر روحانی کامیابی کے دن کو قریب لانے کے لئے ہماری یہ بہت بڑی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔ کہ ہم باوجود مشکلات اور مصائب کے اپنا قدم قربانی کے میدان میں آگے رکھیں اور اپنی زندگیوں کو اللہ تعالےٰ کے احکامات کے ماتحت گذار کر ہر مرحلہ پر اس بات کا ثبوت دیں۔ کہ ہمارے ایمان اور عمل میں اتحاد ہے اور ہم درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں محض اپنے فضل سے اُن راہوں پر چلنے کی توفیق دے جو اُسکی رضامندی کی راہیں ہیں۔ آمین۔

۱۹۰۷ء اور بعد کے دور درویشی کے متعلق ہیں۔ قیمت ۱/۸/- قادیان میں ایجنٹس محمد عبدالعظیم صاحب محمد نادرالدین صاحب اور یونس احمد صاحب اسلم

ماہانہ تبلیغی رپورٹ بقیہ صفحہ ۱۴

کریم کا درس اور شورا پور میں ازالہ اوہام کا درس دیا جاتا رہا۔ فتنہ منافقین سے بیزاری کا ریزولیوشن جماعت سے پاس کروایا اور مرکز میں بھجوایا۔

صوبہ بمبئی

بمبئی:۔ مولوی سمیع اللہ صاحب سابق مبلغ مدراس بمبئی مائینز حال ہی میں تبدیل ہو کر یہاں آئے ہیں اور معززین شہر اور اخبار کے ایڈیٹر صاحبان سے ملاقاتیں کر کے واقفیت حاصل کر رہے ہیں۔ اس ماہ انہوں نے ۵۵ افراد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ مکرم نور حسین صاحب جو ایبور برادرز کے ملازم ہیں اور اچھے عہدہ پر ہیں احمدیت کا گہرا مطالعہ کر رہے ہیں والحمدللہ کہ یہ رپورٹ مرتب کرنے سے پہلے وہ احمدیت قبول کر چکے ہیں اور خدا کے فضل سے نہایت اخلاص کا اظہار کر رہے ہیں مقامی جماعت میں ضرورت خلافت پر لیکچر دیا۔ بعض تاجروں اور طلباء کو تبلیغ کی۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کے بعض افراد سے ملاقات کر کے سلسلہ کا انگریزی لٹریچر دیا۔ فتنہ منافقین کے خلاف ریزولیوشن پاس کروا کر مرکز میں بھجوایا۔ دو مضامین لکھے جن میں سے ایک اخبار نوائے مدراس میں شائع ہوا مقامی جماعت میں حقیقۃ الوحی کا درس دیتے رہے۔

ہبلی و دھارواڑ: ہبلی میں مولوی سراج الحق صاحب اور دھارواڑ میں مولوی مبارک علی صاحب مقیم ہیں پہلے دھارواڑ الاتبلیغ ہبلی میں تھا۔ لیکن اب ایڈیشنل طور پر دھارواڑ میں بھی دار التبلیغ کھل گیا ہے کیونکہ قاضی سید امیرالدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سی دھارواڑ کے قبول احمدیت کے بعد دھارواڑ میں احمدیت کا تعارف وسیع پیمانہ پر ہوا ہے اور وہاں تبلیغ کی کامیابی کے امکانات ہیں۔ مولوی سراج الحق صاحب کو عارضی طور پر بنگلور سے ہبلی بھجوا دیا گیا تھا اور مولوی مبارک علی دھارواڑ اور ہبلی دونوں جگہ کام کی نگرانی کر رہے تھے۔ مولوی سراج الحق ہبلی میں اور مولوی مبارک علی صاحب دھارواڑ میں کام کرتے رہے۔ مولوی مبارک علی صاحب دھارواڑ کے ہر طبقہ میں واقفیت اور اثر و رسوخ کی کوشش کر رہے ہیں اور قاضی صاحب محترم ان کے ساتھ پورا تعاون کر رہے ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس نئے مشن کو کامیاب فرمائے اور دھارواڑ میں ایک بڑی اور مخلص جماعت قائم ہو جائے۔

مولوی سراج الحق صاحب نے مقامی طور پر قرآن کریم اور کشتی نوح کا درس دیا جماعت سے فتنہ منافقین کے خلاف ریزولیوشن پاس کر کے بھجوایا۔ ہبلی کے پریذیڈنٹ کا انتخاب کروا کر مرکز میں بھجوایا۔

متفرق: مرکزی دفتر دعوت و تبلیغ میں لوکل سے ۱۵۷ اور بیرونجات سے ۲۸۰ چٹھیات موصول ہوئیں۔ اور لوکل کو ۱۹۴ اور بیرونجات کو ۴۰۰ چٹھیات بھجوائی گئیں ۱۰۴۳ افراد اور جماعتوں کو لٹریچر بھجوایا۔ جو قریباً دو ہزار کی تعداد میں تھا۔

بیعت:۔ اس ماہ ۲۵ بیعتیں موصول ہوئیں فالحمدللہ علیٰ ذالک

اصحاب احمدؑ ۔ حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ ہمارے ہاں بھی صحابہ کے حالات محفوظ ہونے چاہئیں۔ ملک صلاح الدین لکھ رہے ہیں وہ کہتے ہیں میں مقروض ہو گیا ہوں دوست کتابیں نہیں خریدتے۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ "کم سے کم احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آباء کے نام تو یاد رکھیں۔ آپ لوگ تو قدر نہیں کرتے جس وقت یورپ اور امریکہ احمدی ہوا۔ تو انہوں نے آپ کو بد دعائیں دینی ہیں کہ حضرت صاحب کے صحابہ کے حالات بھی لکھو۔ معلوم نہیں۔ وہ بڑی بڑی کتابیں لکھیں گے جیسے یورپ میں آجکل کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ کہ بعض کتابوں کی بیس بیس چالیس چالیس پونڈ قیمت ہوتی ہے۔ وہ بھی لکھیں گے۔ اور بڑی بڑی قیمتوں پر لوگ انہیں خریدیں گے۔ اگر ان کا مصالحہ ان کو نہیں ملے گا۔ تو وہ حشر میں آکر تم کو بد دعائیں دیں گے۔ کہ ایسی قیمتی چیز تم نے ضائع کر دی"۔

(۱) رسالہ اصحاب احمدؑ (جو اب ماہوار کر دیا گیا ہے) سالانہ چندہ ۵/-/-

(۲) اصحاب احمد جلد ۲ رجس میں حضرت نواب محمد علی خاں صاحب اور ضمناً بعض دیگر صحابہ کے حالات ہیں۔ صفحات سات صد ۔/-/۶

(۳) مکتوبات اصحاب احمدؑ جلد اول ر حضرت اماں جانؓ و حضرات خلفاء کرامؓ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے غیر مطبوعہ خطوط پر مشتمل ہے جن سے بعض ۱۹۰۷ء

"خلافتِ ثانیہ" اور مصلح موعود

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب فاضل امینی مبلغ مدراس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر فرماتے ہوئے یہ پیشگوئی بھی فرمائی

"یتزوج ویولد لہ" (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۸)

کہ وہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اُس کے ہاں اولاد بھی ہوگی۔

اس حدیث کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمائی۔

"فعنی ھٰذا اشارۃ الی ان اللّٰہ یعطیہ ولداً صالحاً یشابہ اباہ ولا یاباہ ویکون من عباد اللّٰہ المکرمین"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸)

کہ اس پیشگوئی میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ مسیح کو ایک پاک باطن لڑکا عطا فرائے گا۔ جو پاک خصائل میں اپنے باپ کے مشابہ ہوگا۔ اور وہ اپنے باپ کا ہر رنگ میں فرمانبردار ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ کے مکرم ومقرب بندوں میں سے ہوگا۔ ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اُسکی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اُس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کریگا جیسا کہ میری پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۷)

جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں اُس عظیم الشان بیٹے کی پیشگوئی ان الفاظ میں ملتی ہے:-

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ . . . . اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ . . . . ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا اور وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں اس موعود لڑکے کو "مصلح موعود" کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ اور اس موعود لڑکے کے بارہ میں جو پیشگوئی ہے وہ "مصلح موعود" کی پیشگوئی کے نام سے مشہور ہے۔ نیز آپ نے متذکرہ بالا پیشگوئی کے مصداق کے ظہور کے لئے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں نو سالہ میعاد بیان فرمائی اور اس "مصلح موعود" کے نام کی تعیین ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ

"پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ نیز دوسرا نام اُس کا محمود اور تیسرا نام اُس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اُس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے" (سبز اشتہار)

چنانچہ اس پیشگوئی کے عین مطابق میعاد مذکورہ کے اندر آپ کے ہاں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو وہ فرزند ارجمند پیدا ہوا جس کا اسم گرامی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ہے۔ خدا تعالےٰ نے آپ کے اندر وہ تمام صفات ودیعت فرمائیں۔ جن کا اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ذکر ہے۔ اور آپ کی سیرت و سوانح اور اسلام کی شاندار خدمت اور جماعت کی دانشمندانہ قیادت ان صفات کی آئینہ دار ہے۔ آپ جماعت کے موجودہ امام اور خلیفہ ثانی ہیں۔ خدا نے آپ کو علوم ظاہری و باطنی سے پُر فرمایا ہے۔ آپ کی تصانیف و تقاریر اور بیان فرمودہ حقائق و معارف قرآنیہ اس کا روشن ثبوت ہیں۔ آپ کے عہد خلافت میں جماعت نے ہر رنگ میں ترقی کی ہے۔ چنانچہ آج دنیا کا کوئی بڑا ملک ایسا نہیں۔ جہاں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن موجود نہ ہوں۔ اور آپ کے مبارک عہد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی شاندار طور پر پوری ہوئی اور ہو رہی ہے کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

فضل عمر جماعت کا امام ہوگا:- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیدائش کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام تریاق القلوب صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں کہ:-

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے۔ ابھی وہ پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اُس کا نام لکھا ہوا پایا۔ محمود"

علم تعبیر الرؤیا میں مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے۔ پس مسجد کی دیوار پر "محمود" نام لکھے ہونے سے اس طرف خدائی اشارہ ہے کہ یہ محمود جماعت کا امام بنے گا۔

نیز اسی محمود کا ایک الہامی نام سبز اشتہار میں "فضل عمر" بیان فرمایا گیا ہے۔ جو اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ مصلح موعود حضرت عمرؓ سے ایک مشابہت رکھے گا۔ چونکہ حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثانی تھے۔ اسی طرح یہ مصلح موعود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ ثانی ہوگا۔ چنانچہ یہ ایک امر واقعہ ہے۔ کہ باوجود عمائد پیغام کی ریشہ دوانیوں اور خطرناک منصوبوں کے اللہ تعالےٰ نے آپ کو مسند خلافت عطا فرمائی۔ اور جماعت کی اکثریت کو آپ کی خلافت پر نہ صرف مجتمع کر دیا بلکہ مطمئن بھی کر دیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت نے اب تک جو خدائی انوار و برکات آپ کی ذات گرامی پر دیکھے نیز آپ کے عہد خلافت میں اجتماعی رنگ میں خدائی تائیدات و ترقیات کا مشاہدہ کیا ہے وہ اُن کے ایمان کو مضبوط بناتا اور دلوں کو سرور بخش رہا ہے اور انشاء اللہ العزیز یہ "کارواں" منزل مقصود کی طرف اپنے "محبوب قائد" مثیل عمرؓ کی قیادت میں بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ اور حاسدین اور منافقین اپنے حسد و نفاق میں جلتے ہی رہ جائیں گے۔

"مصلح موعود" کے لفظ کے اندر یہ پیشگوئی مستور تھی۔ کہ وہ موجودہ جماعت کے لوگوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرے گا۔ اور اندرونی و بیرونی فتنوں کا قلع قمع کر کے نظام جماعت کو مضبوط کرے گا۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ۱۹۱۴ء میں غیر مبائعین کے فتنہ کا۔ پھر مستریوں کے فتنہ کا۔ پھر ۱۹۳۴ء میں احراریوں کے فتنہ کا۔ پھر ۱۹۳۷ء میں مصریوں کے فتنہ کا جس عزم و ہمت سے آپ نے مقابلہ کیا اور جماعت کی صحیح رنگ میں قیادت فرمائی۔ اسے آپکے مخالف بھی اس پر انگشت بدنداں رہ گئے۔ ابھی قریب کے زمانہ کی بات ہے کہ جب ۱۹۴۷ء میں تقسیم

سلسلہ احمدیہ میں خلافت کیوں ضروری ہے؟

(از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر):-

اسلئے کہ (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے جو تخمریزی ہوئی الٰہی سنت کے ماتحت اُس کا بڑھنا ضروری تھا۔

(۲) آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات قیامِ خلافت سے پورے ہونے تھے۔

(۳) وحدت جماعت اور مومنوں کا نقطہ مرکزی اور تنظیم احمدیت خلافت ہی پر منحصر تھی!

(۴) سلسلہ احمدیہ خلافت کو چاہتا تھا کیونکہ جماعت کے داخلی فتنوں کا استیصال خلافت کے ساتھ مقدر کیا گیا تھا۔ مثلاً پیغامیت کا فتنہ اور دوسرے فتنے!

(۵) دنیا کے بے اعتدال اور باطل رجحانات جو نام نہاد جمہوریت اور خطرناک آمریت کے ساتھ ظہور میں آئے تھے اُن کا روحانی بدل خلافت کے ذریعہ ہی واقعہ ہونا چاہیئے تھا!

(۶) سلسلہ احمدیہ خلافت کو چاہتا تھا کیونکہ اعجازی ترقیات کے وعدے احمدیت کو دیئے گئے تھے وہ خلافت کے ساتھ ہی پورے ہونے والے تھے!

(۷) اور پھر اسلئے بھی کہ نظام نو کا قیام خلافت راشدہ کے نظام کا ہی ایک حصہ تھا!

پس سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا وجود از بس ضروری اہم اور خدائی مشیت و منشاء کے عین مطابق ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو آخری دم تک اپنے عمل سے خلافت کے دامن سے وابستہ رہیں اور اسکی برکات سے حصہ لیتے رہیں۔

منصۂ عمل میں آئی۔ اور ہندوپاکستان دو علیحدہ علیحدہ مملکتیں قرار پائیں۔ تو اس تقسیم کا اثر جماعتی نظام پر بھی پڑا۔ مگر قربان جائیں اس اولوالعزم خلیفہ کے۔ جس نے حسن تدبیر اور مومنانہ فراست سے ایسا انتظام کیا کہ قادیان دارالامان جو جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز ہے وہ بھی قائم رہے۔ نہ صرف قائم بلکہ زندہ مرکز بنے اور اُدھر پاکستان میں ایک بے آب و گیاہ جنگل میں "ربوہ" جیسا مرکز قائم کر کے جماعت کے شیرازہ کو پھر ایسا مجتمع کر دیا کہ آج دو مراکز دنیا میں تبلیغ دین اور اشاعت اسلام میں مصروف ہیں۔ جس کی توفیق نہ کسی اسلامی جماعت کو مل رہی ہے۔ اور نہ ہی کسی "اسلامی مملکت" کو۔ کیا تاریخ اس اولوالعزم خلیفہ کے اس زرین کارنامہ کو نظر انداز کر سکتی ہے۔ یا کیا جماعت آپ کے اس احسان کو بھلا سکتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں جماعت کا شیرازہ منتشر ہونے سے بچ گیا۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں! کیونکہ آپ ایک ایسے روحانی قائد ہیں جن پر "خدا کا سایہ" ہے۔ ۱۹۵۳ء میں پھر دنیا نے اس خلیفہ کے ساتھ خدائی ہاتھ دیکھا۔ جب کہ پاکستان کے تمام نام نہاد علماء نے عوام کو اشتعال دلا کر پاکستان میں جماعت احمدیہ کو ایک منصوبہ کے ماتحت ختم کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور پھر اس خطرناک پروگرام پر عمل بھی شروع کر دیا۔ مگر آناً فاناً غیب سے ایسے اسباب پیدا ہوئے کہ ایک نقصان عظیم اٹھانے کے نتیجہ میں مخالف اپنے ارادوں میں ناکام و نامراد رہے۔

اگر جماعت کے اندرونی نظام کے استحکام کو دیکھا جائے۔ تو وہ بھی آپ کا ہی مرہون منت ہے۔ آپ کی ہی زیر ہدایت جماعت کے نظم و نسق میں تبدیلیاں ہوئیں۔ نظارتوں کا قیام عمل میں آیا۔ قضا کا اجراء ہوا۔ اور ۱۹۲۲ء سے جماعت کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس منعقد ہونا شروع ہوا۔ تا کہ جماعتی معاملات میں احباب جماعت سے بھی مشورہ لیا جا سکے۔ نیز افراد جماعت کی تربیت کے لئے چار مجالس کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۔ مجلس انصار اللہ۔ جو چالیس سال سے زائد عمر کے احباب کی ایک مجلس ہے۔ ۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ جو ۱۵ تا ۴۰ سال کی عمر کے نوجوانوں کی ایک مجلس ہے۔ ۳۔ مجلس اطفال الاحمدیہ جو ۱۵ سال سے کم عمر کے بچوں کی ایک مجلس ہے۔ ۴۔ لجنہ اماء اللہ جو احمدی مستورات کی ایک تربیتی مجلس ہے۔ ان مجالس کے قیام کی یہ غرض و غایت ہے کہ افراد جماعت میں غیر معمولی قوت عمل اور خدمت خلق کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اور نوجوانوں کی ایسے رنگ میں تنظیم و تربیت ہو کہ وہ اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ جو جماعتی نظم و نسق کا اُن کے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ نیز تمام افراد جماعت مرد و زن میں دینی تعلیم کے حصول کا شوق، تبلیغ و تربیت کا جذبہ۔ نظام سلسلہ کے ساتھ اخلاص و محبت اور خلیفہ وقت کے ساتھ عقیدت و وفاداری کی روح کو ترقی دی جائے چنانچہ اس نظام کی برکات اور خوشکن نتائج سے جماعت روز افزوں بہرہ ور ہوتی رہتی ہے۔ اور ہمارا یہ جماعتی نظام ہمارے لئے باعث صد افتخار ہے۔

خلافت ثانیہ میں تبلیغی مراکز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض الہام الٰہی میں "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" بیان کی گئی ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ دین اسلام از سر نو زندہ ہوگا۔ اور شریعت اسلامیہ پھر دنیا میں قائم و رائج ہوگی۔ اور اس طرح اسلام کو دیگر ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ آپ خدائی وعدوں اور بشارتوں کو ملحوظ رکھ کر فرماتے ہیں۔ کہ

"اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"
(فتح اسلام صفحہ ۹)

نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بشارت بھی دی۔ کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

جس میں یہ اشارہ تھا۔ کہ آپ کے ذریعہ اسلام کا پیغام اقصائے عالم میں پھیلے گا۔ اور ادھر "مصلح موعود" کے بارہ میں آپ کو بشارت دی گئی تھی۔ کہ "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔" نیز "زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔" ان سب الٰہی بشارتوں میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ اشاعت دین اور تبلیغ اسلام کا کام جس کی بناء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ڈالی گئی ہے۔ وہ "مصلح موعود" کے عہد خلافت میں خوب ترقی پذیر ہوگا اور اُس کا دائرہ "زمین کے کناروں" تک وسیع ہوتا چلا جائے گا۔ چنانچہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت میں عالمگیر تبلیغ اسلام کے اجراء کے لئے جس طرح مختلف ممالک میں اسلامی مشن قائم کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں۔ وہ اس امر کی فعلی شہادت ہے کہ آپ ہی وہ موعود فرزند "مصلح موعود" ہیں اور آپ ہی خلیفہ برحق ہیں۔ جن کے ساتھ تائیدات الٰہیہ ہیں۔

آپ کے عہد خلافت میں لنڈن۔ ماریشس۔ امریکہ۔ گولڈ کوسٹ۔ سیرالیون نائیجیریا۔ انڈونیشیا۔ مشرقی افریقہ۔ ملایا۔ سنگاپور۔ سپین۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ فرانس۔ اٹلی۔ پولینڈ۔ ہنگری۔ ایران فلسطین۔ ٹرینیڈاڈ۔ سیلون۔ برما۔ بورنیو شام۔ لبنان اور مسقط وغیرہ میں تبلیغی مشن قائم ہوئے اور اشاعت اسلام کا کام جاری ہے۔

قرآن مجید کے تراجم مختلف زبانوں میں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت اُردو زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر کے کچھ حصے "تفسیر کبیر" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں جو حقائق و معارف قرآنیہ خود حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے رقم فرمودہ ہیں اور اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ "مصلح موعود علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔" چنانچہ یہ تفسیر کبیر اس بشارت خداوندی کے پورا ہونے کی بھی دلیل ہے۔

اس کے علاوہ آپ کے عہد خلافت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ و تفسیر دو جلدوں میں پہلے شائع کی جا چکی ہے۔ تیسری جلد بھی امید کی جاتی ہے کہ جلد شائع ہو سکے گی۔ اور اب قرآن مجید کا مکمل انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے جس کے ساتھ ۱۹۹ صفحہ کا دیباچہ بھی شامل ہے۔ ڈچ۔ جرمن۔ اور مشرقی افریقہ کی سواحیلی زبان میں بھی قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ نیز یورپ کی بعض دوسری زبانوں میں بھی قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ اور اب تک روسی و فرانسیسی۔ اطالوی۔ پرتگالی اور ہسپانوی زبان میں تراجم قرآن مجید کے مسودات مکمل ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ مشرقی افریقہ کی لوگنڈا زبان اور انڈونیشین زبان میں بھی قرآن مجید کے تراجم کا کام جاری ہے۔

مساجد کی تعمیر۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت میں جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس لحاظ سے بھی خدمت اسلام کا خوب موقعہ ملا ہے۔ کہ اُس نے باوجود اپنے محدود ذرائع دنیا کے مختلف حصوں میں مساجد بنائیں اور تثلیث کے پرستاروں کے درمیان خانہ خدا تعمیر کر کے نعرۂ "توحید" بلند کیا ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں جماعت احمدیہ کو جو مساجد بنانے کی توفیق ملی ہے اُس کی تفصیل یہ ہے۔

ملک	تعداد	ملک	تعداد
۱۔ انگلستان	۱	۲۔ ماریشس	۱
۳۔ امریکہ	۲	۴۔ انڈونیشیا	۲۴
۵۔ ملایا	۲	۶۔ گولڈکوسٹ	۱۵
۷۔ نائیجیریا	۱۹	۸۔ سیرالیون	۲۵
۹۔ سیلون	۱	۱۰۔ بورنیو	۳
۱۱۔ شام	۱	۱۲۔ فری ٹاؤن	۱
۱۳۔ مشرقی افریقہ	۱۲	۱۴۔ ہالینڈ	۱

جرمنی میں ہیمبرگ (Hamburg) مقام پر زمین مسجد کی تعمیر کے لئے خریدی جا چکی ہے۔ ڈیٹن (امریکہ) سینٹ لوئیس میں مساجد کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ اسی طرح مشرقی افریقہ میں ممباسہ اور کسمو میں مساجد بن رہی ہیں۔ غیر ممالک میں مساجد کی تعمیر سے دراصل جماعت احمدیہ نے اسلام کی وہ بنیاد رکھی ہے۔ جس پر تبلیغ اسلام کا انحصار ہے۔

دنیا میں جماعت احمدیہ کا پریس

"خلافت ثانیہ" کی برکات میں سے ایک برکت یہ ہے۔ کہ ہندوپاکستان کے احمدی اخبارات کے علاوہ مندرجہ ذیل غیر ممالک میں جماعت کے اخبارات جاری ہوئے ہیں۔ جو پیغام احمدیت پہنچانے اور تبلیغ اسلام کی اشاعت میں مصروف ہیں۔

۱۔ امریکہ۔ مسلم سن رائز۔ احمدیہ گزٹ۔
۲۔ سوئٹزرلینڈ۔ Der Islam
۳۔ فلسطین۔ البشریٰ (عربی)
۴۔ فری ٹاؤن۔ البشریٰ (انگریزی)
۵۔ سیرالیون The African Crescent
۶۔ گولڈکوسٹ The Sunrise
۷۔ نائیجیریا۔ The Truth
۸۔ سیلون The Message (انگریزی اور تامل زبان میں)
۹۔ انڈونیشیا۔ Sinar Islam
۱۰۔ بورنیو۔ Peace
۱۱۔ مشرقی افریقہ Mapenzi Ya Mungu

جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کا اعتراف

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر نگرانی و قیادت اشاعت اسلام کا جو کام کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اب غیر بھی اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ چنانچہ

۱۔ الحاج عبدالوہاب عسکری عراقی نمائندہ مؤتمر عالم اسعدی نے فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ نے دین اسلام کی جو خدمات سرانجام دی ہیں اُن میں تبلیغی لحاظ سے

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

نیا اور مفید تبلیغی لٹریچر

(از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان دارالامان)

نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل تبلیغی لٹریچر شائع کیا گیا ہے جو بہت مفید اور مسلمانوں اور غیر مسلموں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کر کے صحیح اسلامی تعلیمات کو ظاہر کرنے کے لئے فائدہ مند ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ لٹریچر جو بہت کم قیمت پر جو لاگت سے بھی کم ہے مہیا کیا جاتا ہے۔ منگوا کر تبلیغی اغراض کے ماتحت تقسیم کریں۔ غیر احمدی اور غیر مسلم حضرات کے پتہ جات بھجوانے پر انکی خدمت میں براہ راست مفت بھجوایا جائے گا۔

بہت سا مزید لٹریچر اردو۔ ہندی اور انگریزی میں طباعت کے لئے تیار ہے لیکن روپیہ کی کمی کی وجہ سے رُکا پڑا ہے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس قلمی جہاد میں شامل ہونے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنا چندہ نشر و اشاعت کے لئے بھجوائیں اس وقت تبلیغ کے لئے ہندوستان میں فضا سازگار ہے۔ گویا لوہا گرم ہے صرف اس کو کوٹنا اور مفید مطلب شکل دینا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی رقوم نشر و اشاعت کے لئے ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ ان تنصروا اللہ ینصرکم۔

(۱) خصوصیات قرآنی انگریزی (Characteristics of Quranic Teachings)
مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ صفحات ۸۴۔ قیمت فی نسخہ -/۴/-

(۲) سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انگریزی (Life of Holy Prophet)
مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ صفحات ۱۳۴۔ قیمت فی نسخہ -/۱۲/-

(۳) پیغام صلح اُردو معہ دیباچہ مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام۔ صفحات ۷۰۔ قیمت فی نسخہ -/۳/- آنہ

(۴) پیغام صلح ہندی مع دیباچہ۔ مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام۔ صفحات ۷۵۔ قیمت فی نسخہ -/۴/-
(یہ کتاب ایک بے نظیر تحفہ اور ہندوؤں سکھوں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں میں تبلیغ کے لئے بہت مفید ہے)

(۵) سیرت مسیح موعود انگریزی
Life & Teachings of Hazrat Ahmad
مصنفہ چوہدری مظفر الدین صاحب بی۔ اے صفحات ۴۰۔ قیمت فی نسخہ -/۲/- آنہ مبلغ -/۱۲/- روپیہ سینکڑہ

(۶) تحریک احمدیت ہندوستان میں انگریزی (Ahmadiyya Movement in India)
جو کہ ترمیم شدہ ایڈیشن۔ صفحات ۲۸۔ قیمت فی نسخہ -/۳/- آنہ مبلغ -/۱۸/ روپیہ سینکڑہ۔

سرکاری افسران ہندوؤں اور مسلمانوں میں تبلیغ کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ کتاب جماعت کی مختصر تاریخ۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیمات و عقائد۔ دعوی۔ غیر مسلموں کی جماعت کے متعلق تازہ آراء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضروری تحریرات کے اقتباسات۔ بیرونی مشنوں کی فہرست وغیرہ مضامین پر مشتمل ہے۔

(۷) قادیانی مسئلہ کا جواب۔ صفحات ۱۲۴۔ قیمت -/۶/- فی نسخہ۔
مولوی ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کے رسالہ کا مفصل اور مدلل جواب ہے

(۸) عقائد و تعلیمات۔ صفحات ۱۴۸ قیمت -/۸/- فی نسخہ۔ نہایت مفید رسالہ ہے جس میں تمام احمدیہ عقائد و تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے۔ مسلمانوں میں تبلیغ کے لئے بہت کارآمد ہے۔

(۹) اسلام اور کمیونزم انگریزی۔ صفحات ۳۸ قیمت -/۴/-
مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ نئے تعلیم یافتہ اور اشتراکیت زدہ لوگوں کے لئے نہایت مفید رسالہ ہے

(۱۰) پیغام احمدیت انگریزی۔ مصنفہ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عدالت بین الاقوامی ۵۸ قیمت فی نسخہ -/۱/- آنہ مبلغ چھ روپیہ سینکڑہ۔

(۱۱) محامد خاتم النبیین۔ صفحات ۵۸۔ قیمت ایک آنہ فی نسخہ مبلغ چھ روپے سینکڑہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات۔

(۱۳) تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں۔ یہ رسالہ غیر مسلم پریس کی تازہ آراء متعلق جماعت احمدیہ پر مشتمل ہے۔ صفحات ۴۷ قیمت -/۲/- مبلغ -/۱۲/ روپیہ سینکڑہ۔

(۱۳) کرشن اوتار کا پیغام ہندی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر سیالکوٹ کا ضروری اقتباس۔ صفحات ۱۶ قیمت مبلغ چار روپیہ سینکڑہ۔

(۱۴) کرشن اوتار کا پیغام اردو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر سیالکوٹ کا ضروری اقتباس۔ صفحات ۱۶۔ قیمت چار روپیہ سینکڑہ۔

(۱۵) آسمانی تحفہ ٹریکٹ اردو قیمت تین روپیہ سینکڑہ۔ بہت مفید ٹریکٹ ہے جو سب مذاہب میں تقسیم کے لئے ہے۔

(۱۶) آسمانی تحفہ ہندی و گورمکھی۔ قیمت فی سینکڑہ -/۳/ روپیہ۔ ہندوؤں۔ سکھوں اور مسلمانوں کے لئے بہت مفید ٹریکٹ ہے

(۱۷) میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں انگریزی صفحات ۱۲ قیمت مبلغ تین روپے سینکڑہ۔
یعنی براڈ کاسٹ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ۔

(۱۸) سیرت مسیح موعود اردو۔ صفحات ۳۶ قیمت فی نسخہ -/۱/- آنہ مبلغ چھ روپے فی سینکڑہ
غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے مفید رسالہ ہے

(۱۹) سیرت و سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ۔ صفحات ۴۴ قیمت فی نسخہ -/۱۲/-
مصنفہ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج بین الاقوامی عدالت۔

(۲۰) زمانہ کی ضرورت انگریزی صفحات ۱۸ قیمت ایک آنہ فی نسخہ۔ فی سینکڑہ پانچ روپیہ عیسائیوں اور نو تعلیمیافتہ لوگوں کے لئے مفید ہے۔

(۲۱) دی مہاما کرشن (ہندی)
صفحات ۸۔ قیمت -/۳/ روپیہ سینکڑہ۔ ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے نہایت مفید ٹریکٹ۔ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے۔

مرزا وسیم احمد
ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بہائیت کی تردید میں ہماری کتابوں پر صدق جدید کا ریویو

مولانا عبد الماجد صاحب بی۔ اے ایڈیٹر "صدق جدید" لکھتے ہیں:۔

۱۔ بہائی تحریک کے متعلق پانچ مقالے۔ از مولوی ابو العطا صاحب جالندھری صاحب مجلد ۱۱۵ صفحہ قیمت غیر مجلد ۴/ مجلد عا/

۲۔ بہائی شریعت اور اس پر تبصرہ۔ از مولوی ابو العطا جالندھری صاحب مجلد ۱۴۴ صفحہ قیمت ۱۲/ غیر مجلد ۱۲/

پتہ:۔ مکتبہ الفرقان ربوہ (پاکستان)

بہائی مذہب پر اردو میں اتنی کم کتابیں ہیں کہ ان دو کتابوں کا وجود بہت مغتنم معلوم ہوتا ہے

۱۔ پہلی کتاب کا پہلا مقالہ بابی اور بہائی تحریک کی تاریخ پر ہے۔ دوسرے مقالہ کا عنوان ہے بہائیوں کے عقائد اور تحریک احمدیت۔ تیسرا بہاء اللہ کے دعوے کی نوعیت پر ہے۔ چوتھے کا عنوان ہے۔ قرآنی شریعت دائمی ہے اور پانچواں ہے "قرآنی شریعت اور بہاء اللہ کی مزعومہ شریعت کا موازنہ"۔

کتاب کے مصنف "احمدی" ہیں اور کتاب احمدیت ہی کے نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہے۔ اس لئے اس میں مناظرانہ رنگ جھلکنا قدرتی ہے۔ تاہم بہت سی پر مغز باتیں بھی بہائی مذہب و شریعت سے متعلق ان صفحات میں مل جاتی ہیں۔

۲۔ دوسری کتاب اس سے اہم تر اور زیادہ کام کی ہے۔ اس میں شریعت بہائی کا اصل صحیفہ یعنی بہاء اللہ کی کتاب الاقدس بجنسہ ہے اس کے اردو ترجمہ کی نقل ہے۔ یہ نقل اگر صحیح ہے تو ہر پڑھا لکھا اسے دیکھ کر خود ہی بہائی مذہب کی حقیقت پر مطلع ہو سکتا ہے۔ مشہور ہے کہ بہائیہ کسی مصلحت سے اپنے صحیفہ کے اخفاء کا اہتمام خاص رکھتے ہیں۔ ایسی صورت میں اسے شائع کر دینا ایک بڑی خدمت ہے۔ اور قابل داد اقدام"۔

(صدق جدید لکھنؤ جلد ۶ نمبر ۴ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۵۶ء)

خلافت ثانیہ بقیہ صفحہ ۲۴

وہ ساری دنیا پر فوقیت حاصل کر چکے ہیں۔ . . . یہ لوگ اعلائے کلمۃ الدین کے لئے ہر قسم کے ممکن ذرائع اختیار کر رہے ہیں۔ اور ان کے بڑے بڑے کارناموں میں سے محکمہ تبشیر ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ نیز وہ مسجدیں ہیں جو انہوں نے امریکہ۔ افریقہ اور یورپ کے مختلف شہروں میں بنائی ہیں اور یہی وہ سنت ناطقہ ہے جس کو لے کر وہ کھڑے ہوئے ہیں اور انکے ذریعہ اسلامی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا درخشندہ مستقبل ان سے ہی وابستہ ہے۔"

(رسالہ ہدا اتی ف سماء شرق صفحہ ۲۵۔۲۶)

منقول از "خالد" مارچ ۱۹۵۵ء

۲۔ اخبار ڈیلی کرانیکل نیروبی (مشرقی افریقہ) رقمطراز ہے کہ

" جہاں تک مشنریز کی آمد کا تعلق ہے امام جماعت احمدیہ کے مبلغین نے ہوا کا رخ بالکل پھیر کر رکھ دیا ہے۔ پہلے عیسائی مشنری مغرب سے مشرق کی طرف آتے تھے اب مبلغین اسلام مشرق سے مغرب کی طرف جا رہے ہیں۔ اسلام کے یہ منادآج کل یورپ میں اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کے وسیع انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ یہ تمام مبلغین جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے موجودہ امام اور پیشوا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا یہ دعویٰ ہے کہ "تمام صداقتیں جو فرداً فرداً دیگر مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ یکجائی طور پر قرآن میں موجود ہیں۔" "امام" کے مبلغ پہلے ہی برطانیہ۔ فرانس سپین۔ اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ وغیرہ میں موجود ہیں۔ وہ یورپ میں تبلیغ اسلام کی نئی مہم کا آغاز کرنے کو بالکل تیار بیٹھے ہیں۔"

۳۔ گذشتہ سال ایک امریکہ کے رسالہ "شلھنگ" نے جس کی اشاعت ۵۵ لاکھ ہے افریقہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی کے مضامین شائع کئے ہیں۔ اور اسی طرح امریکہ کے ایک دوسرے ماہنامہ Readers Digest

" .... میں بھی امریکہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد کا ذکر کیا گیا ہے۔

الغرض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کے وہ کامیاب اور باہراد جرنیل ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے "مصلح موعود" بھی بنایا اور جماعت کی امامت و خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔ آپ "زندہ خدا کا ایک زندہ نشان ہیں" کیونکہ آپ کے وجود مبارک میں وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ جو مصلح موعود کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے علم پاکر کی تھیں۔ پس آپ کا وجود ایک طرف حی و قیوم اور عالم الغیب ہستی کا ثبوت ہے۔ تو دوسری طرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا ثبوت ہے کہ واقعی اُن کا تعلق خدا تعالےٰ سے تھا۔ پس کیا ہی مبارک ہیں وہ جو اس پاکباز اور روحانی وجود سے اپنا تعلق پیدا کرتے اور اُس کی زیر ہدایت دنیا گوانی خدمتِ دین اور اشاعت اسلام کی توفیق پاتے ہیں ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

بالآخر اس سمیع و علیم خدا سے دعا ہے کہ وہ پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کا مبارک سایہ تا دیر ہم پر قائم رکھے۔ اور آپ کو صحت و سلامتی سے خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کی مساعی میں برکت دکامیابی عطا فرمائے۔ اور ہم کو آپ کے فیض روحانی سے متمتع ہونے اور برکت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

نقد و نظر

تبلیغی جدوجہد کے شاندار کارنامے

۱۷ صفحہ۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب مجموعہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ ساری دنیا میں قرآن مجید کے تراجم اور مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت کی تفصیلی معلومات جمع کر دی ہیں۔ اس سلسلہ میں غیروں کی آراء کے اقتباسات بھی دیئے گئے ہیں اور آخر میں جماعت احمدیہ کے ماتحت جاری شدہ مسلم مشنز کے مکمل ایڈریس بھی دیئے گئے ہیں۔ اس رسالہ کا مطالعہ نہ صرف جماعت احمدیہ کے افراد تبلیغی میدان میں مفید ہے بلکہ غیر از جماعت احباب کو بھی جماعت احمدیہ کے متعلق اسکی مخلوص اسلامی خدمات کے سلسلہ میں نہایت واضح معلومات پہنچاتا ہے اور اسکے ذریعہ انہیں اس جماعت کو قریب سے دیکھنے اور اسکی جدوجہد کے مختصر خاکہ کی اطلاع پانے میں خاص مفید ہے۔ رسالہ پر قیمت درج نہیں غالباً شائقین کو طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے۔

گیتا اور قرآن بقیہ صفحہ ۱۸

اپنی فوج کو ترغیب جنگ دینے کی بجائے گفتگوں فلسفیانہ اسرار سمجھانے لگے۔ اسی لئے آج گیتا کے متعدد نسخے دستیاب ہوتے ہیں۔ ایک نسخہ ایسا بھی ملا ہے جس میں صرف سات شلوک ہیں۔ اور کسی میں صرف ایک باب اور ستر شلوک ہیں۔

جنگ مہابھارت کا زمانہ

کہتے ہیں کہ اس جنگ کو لاکھوں برس گزر چکے ہیں لیکن سوامی دیانند سرسوتی نے ستیارتھ پرکاش کے پہلے ایڈیشن میں جو ۱۸۷۵ء میں ان کی زندگی میں شائع ہوا تھا یہ لکھا ہے کہ مہاراج یدھشٹر عرب دیس گئے اور وہاں عربی بات چیت کرتے رہے۔ اور میدان جنگ میں بھی جب کوئی خاص بات کرنی ہو تو پانڈو اور کرشن چندر جی عربی میں باتیں کرتے تھے۔ اسی طرح تاریخ فرشتہ والے نے لکھا ہے کہ جنگ مہابھارت میں عرب کے ایک راجہ نے بھی حصہ لیا۔

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ اس وقت ہوئی جب آریوں کے اپنے اصل وطن بابل و عرب سے تعلقات قائم تھے۔ اور ان کو ہندوستان آئے زیادہ زمانہ نہیں گذرا تھا۔

اس کے علاوہ بعض علماء ہندو دنے مہابھارت کی اندرونی شہادت سے استدلال کیا ہے کہ اس جنگ کو ساڑھے تین ہزار برس کی مدت گذری ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب یہ جنگ ہوئی اس وقت موسم کا یہ حال تھا کہ سب سے بڑی رات اور سب سے چھوٹا دن ماگھ یعنی فروری میں ہوتا تھا۔ لیکن آج کل پوس یعنی ۲۱ دسمبر کو سب سے بڑا دن اور سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے۔ اس حساب سے وہ مہابھارت کو ساڑھے تین ہزار سال قبل کا واقعہ بتاتے ہیں۔ تلک مہاراج نے بھی گیتا کو ڈھائی ہزار سال کا بتایا ہے۔

خطبات مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مطبوعہ خطبات جمعہ عیدین و نکاح کے عنوانات مع حوالہ جمع کئے ہیں اور اس طرح یہ قیمتی مجموعہ ۸۰ صفحہ پر مشتمل ہے شائع کردہ خطبات کے عنوانات کا مطالعہ کرنیوالا اس امر کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۱۴ء سے ۱۹۵۳ء تک کن کن گراں قدر مضامین پر روشنی ڈالی ہے اور کس طرح ان کے ذریعہ اپنی جماعت کی روحانی تربیت فرمائی ہے اور حقیقی معنوں میں اپنے بیالیس سالہ دور خلافت میں حضور نے یتلوا علیکم آیاتہ ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون کا عملی نمونہ پیش کر دیا ہے۔ وکیل صاحب کا شائع کردہ یہ مجموعہ بھی تبلیغی اور علمی لحاظ سے بہت مفید ہے شائقین حضرات وکیل صاحب سے طلب فرما سکتے ہیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت کرشن علیہ السلام

حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک الہام ہے۔

"ہے رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے"

اور آپ نے خود فرمایا کہ میں کرشن سے محبت کرتا ہوں اس لئے کہ میں اس کا مثیل ہوں۔ آپ نے سیالکوٹ کی سرزمین میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ کرشن خدا ایک برگزیدہ نبی تھا۔ اور آج میں اس کا مثیل بن کر آیا ہوں۔

حضرت کرشن کے اوصاف میں پیت داس بھی کرتا ہے۔ یعنی زرد رنگ کے کپڑے پہننے والے۔ اس لحاظ سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جناب کرشن سے مشابہت ہے۔ اس لئے کہ آپ کے متعلق اسلامی روایات میں یہ پیشگوئی آرہی تھی کہ آپ زرد رنگ کے کپڑوں میں آئیں گے۔

جناب کرشن علیہ السلام کو رودر گوپال کہا گیا ہے۔ یعنی بدکاروں کا استیصال اور نیکوں کی حفاظت کرنے والا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صفت میں بھی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ وہ بدکاروں کا خاتمہ کرے گا۔ اور نیکوں کی حمایت کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک پسر موعود دیا گیا۔ جو حسن و احسان میں آپ کا نظیر ہے۔ اسی طرح جناب کرشن علیہ السلام کو بھی ایک لڑکا دیا گیا۔ جو حسن و احسان میں ان کا نظیر تھا۔ جناب کرشن علیہ السلام کو گیتا دی گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خطبہ الہامیہ۔

اسی بناء پر آج ہم احمدی پورے یقین کے ساتھ جناب کرشن علیہ السلام کو خدا کا اوتار یعنی نبی مانتے ہیں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کا مثیل و بروز قرار دیتے ہیں۔ اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ آپ کے آنے سے جناب کرشن کا وہ وعدہ پورا ہو گیا۔ جس کا گیتا ۴/۸ میں ذکر آتا ہے۔ اور اس زمانہ میں یہ خصوصیت صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے کہ وہ دنیا کے تمام اطراف میں جناب کرشن جی کے اس مقام و منصب کا ذکر کر رہی ہے۔ اس طرح ہم ہی صحیح طور پر اپنے کو ان کا نام لیوا اور ان کی دولت کا وارث سمجھتے ہیں۔ ہم تمام ویشنو دھرمیوں اور جناب کرشن کی عقیدت رکھنے والوں سے کہتے ہیں کہ وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سایہ تلے جمع ہو جائیں۔ تا جناب کرشن علیہ السلام کا وعدہ ظہور پورا ہو۔

ضروری اعلان

متعلق فقہ احمدیہ مع فتاوی احمدیہ

یہ ہر احمدی خاندان کے لئے نہایت ضروری کتاب دس بارہ سال کے بعد دوبارہ شائع کی گئی ہے۔ اور محدود تعداد میں ہی طبع ہو سکے گی۔ دوست اپنی اپنی کتاب حاجی محمد الدین صاحب درویش کو کارڈ لکھ کر ریزرو کروالیں۔ اس کتاب میں عورتوں کے متعلق تمام فقہی مسائل پیدائش سے موت تک درج ہیں۔ اور کوئی مسئلہ باقی نہیں چھوڑا۔ ایک سو فتاوی احمدیہ بھی درج ہیں۔ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ حجم اڑھائی سو صفحات قیمت تین روپیہ۔ دفتر اخبار بدر قادیان سے حاصل کریں۔

عبد اللطیف شہید

علاقہ مرشد آباد بنگال میں سیلاب کی تباہ کاریاں

احمدی احباب کا شدید نقصان

مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ بعرت پور اطلاع دیتے ہیں کہ علاقہ بعرت پور میں گذشتہ دنوں تباہ کن سیلاب آیا جس سے علاقہ کی تمام آبادیاں برباد ہو گئیں۔ احمدی احباب بھی بے سروسامانی کی حالت میں ہیں۔ تن پر کپڑے اور کھانے کے لئے کوئی سامان موجود نہیں۔ کئی کئی دن کے فاقے آرہے ہیں۔

مرکز کی طرف سے فوری طور پر مناسب امداد بھجوائی جا رہی ہے۔ احباب اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی ہر قسم کی ممکن امداد کریں اور دعا بھی فرمائیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

اخبار بدر

آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانے میں آپ مدد فرمائیں۔ ادارا سے علمی مضامین اور قیمتی مشورہ سے مستفید فرمائیں۔

(ادارہ)

خریداران الفرقان کیلئے

رسالہ الفرقان کے ہندوستانی خریدار اپنے چندہ کی تمام رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں امانت الفرقان میں جمع فرمادیں۔ سالانہ چندہ کے موقعہ پر خاکسار کو نقد بھی ادا فرما سکتے ہیں۔ ... ہے۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری ربوہ

تصحیح

بدر مورخہ ۲۷ ستمبر میں سہواً دوربین تبلیغی ناول کی قیمت بجائے ایک روپیہ آٹھ آنہ کے صرف آٹھ آنے شائع ہو گئی ہے۔ اس لئے احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔ (مینیجر)

MY FAITH یعنی میرا مذہب

مصنفہ چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب پاکٹ سائز۔ آرٹ پیپر لکھائی چھپائی عمدہ اور دیدہ زیب۔ مع امریکہ فوٹو اور دستخط ایک تاریخی یادگار ہیں۔

ملنے کا پتہ:- کراچی بکڈپو ۸۲ گولی مار کراچی

رعایت ختم ہو گئی

۳۰ ستمبر گذر گئی اس لئے اب کوئی صاحب ٹیچنگ آف اسلام مفت طلب فرمانے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

نئی سکیم کا انتظار فرماویں

کراچی بکڈپو ۸۲ گولی مار کراچی

قرآن کریم ترجمہ تحت اللفظ سائز ... تیسیر نا القرآن منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف حاشیہ پر تفسیری نوٹ ——— جلد دیدہ زیب۔ ہدیہ آٹھ روپے در ... کتب سلسلہ

عبد الرحیم درویش بک ڈپو قادیان سے طلب کریں

مکرم جناب حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے اسلم صاحب کی کتاب "شیطان کا نفرنس" کو اول سے آخر تک پڑھا ہے۔ اسلم صاحب نے جس عمدہ اسلوب سے اس کتاب میں ایک کہانی اور ناول کے رنگ میں جماعت احمدیہ کے دلائل کا ثبوت دیا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کا رد کیا ہے وہ اسہات کی مستحق ہے۔ کہ ہر ایک دوست اس کو خود پڑھے اور اپنے اہل و عیال کو پڑھائے جس طرح ناول پڑھنے والا چاہتا ہے کہ اب اس کو ختم کر کے ہی اٹھوں اسی طرح اس کتاب کا دلچسپ مضمون تقاضی کرتا ہے کہ شروع کرنے کے بعد اس کو ختم ہی کر لیا جائے۔ یہ کتاب کہانی کی کہانی ہے اور تبلیغ کی تبلیغ"۔ اصل قیمت ۱۲ ر رعائتی ۸ ر

ترانۂ اسلم

حصہ اول

تیرھواں شاندار ایڈیشن

حضرت اسلم کی روح پرور۔ ایمان افروز نظموں کا مجموعہ۔ اصل قیمت ۱۶ ر رعائتی قیمت ۱۴ ر

ملنے کا پتہ:- (۱) اسلم سنز قادیان (۲) اسلم سنز ربوہ (پاکستان) (۳) اعوان بکڈپو قادیان (۴) عبد العظیم تاجر کتب قادیان (۵) سیٹھ عبد اللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

سلسلہ کا نایاب لٹریچر

تفسیر کبیر سورۃ یونس تا کہف ۱۵/ سورۃ النساء دہم ۱۵/ سورۃ شمس سے عادیات تک ۱۰/ سورۃ عادیات سے کوثر تک ۱۰/ سورۃ فاتحہ سے بقرہ ۹ رکوع ۱۰/ الفضل ۱۹۱۳ سے ۱۹۴۶ تک سٹ ۱۰۰۰ متفرق فائل ۲/۸ متفرق ہمیں ... ۲/ ریویو اردو ۱۹۰۴ سے ۱۹۴۷ تک ۱۰/ متفرق فائل ۲/۸ متفرق پرچہ ۴/۔ انگریزی ریویو متفرق فائل ۱۰/ متفرق پرچہ ۵/۔ فاروق متفرق فائل ۶/۔ فرقان ... تشحیذ الاذہان فی فائل ۲/۸ متفرق مترجم قرآن مجید حضرت مسیح موعود و خلفاء سلسلہ کی تصانیف وغیرہ موجود ہیں

نوٹ۔ رقم ہندوستانی سکہ میں ہو گی بیل کے ذریعہ ۲۵ فیصدی پیشگی محصولڈاک بذمہ خریدار ہو گا

ابو المنیر نخر الدین مالا باری کتب فروش قادیان

"دوربین"

جدید قسم کا تبلیغی ناول

جسے

ہاتھ میں لینے کے بعد بغیر ختم کئے رکھنا ناممکن ہے۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ ۸

اعوان بکڈپو قادیان انڈیا

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

۸۰ صفحہ رسالہ

مقصد زندگی و احکام ربانی

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مجاہدین تحریک جدید دفتر اول سال ۲۲ ۳۰؍ ستمبر ۱۹۵۶ء
تک سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی تیسری فہرست

۱۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی قادیان -/29/-
۲۔ 〃 ملک صلاح الدین صاحب 〃 -/2/8
۳۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 -/2/10
۴۔ مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب 〃 -/5/6
۵۔ 〃 والد مرحوم 〃 〃 〃 -/5/6
۶۔ 〃 والدہ صاحبہ 〃 〃 〃 -/5/6
۷۔ 〃 اہلیہ مرحومہ 〃 〃 〃 -/5/6
۸۔ 〃 بہادر خاں صاحب 〃 -/5
۹۔ 〃 مستری ہدایت اللہ صاحب 〃 -/6
۱۰۔ 〃 عبدالرحیم صاحب مسترجی 〃 -/4/8
۱۱۔ 〃 مولوی محمد ابراہیم صاحب 〃 -/17
۱۲۔ 〃 محمد عبداللہ صاحب ملتانی 〃 -/5
۱۳۔ 〃 محمد احمد صاحب نسیم 〃 -/8/7
۱۴۔ 〃 بابا شکر الدین صاحب 〃 -/4/22
۱۵۔ 〃 چوہدری سلطان احمد صاحب 〃 -/12/6
۱۶۔ 〃 مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب 〃 -/5
۱۷۔ 〃 مولوی ابوالوفا صاحب مالا باری 〃 -/4/35
۱۸۔ 〃 اہلیہ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی 〃 -/13/6
۱۹۔ 〃 محمد عثمان صاحب حیدرآباد -/2/12
۲۰۔ 〃 اہلیہ مرحومہ 〃 〃 -/2/12
۲۱۔ 〃 محمد اسماعیل صاحب چڑچڑا 〃 -/9
۲۲۔ 〃 اہلیہ محمد عبداللہ بی ایس سی 〃 -/2/18
۲۳۔ 〃 والدہ محی الدین اخوری 〃 -/3
۲۴۔ 〃 سید مصطفیٰ حسین صاحب 〃 -/4/5
۲۵۔ 〃 اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 -/4/5
۲۶۔ 〃 بچگان 〃 〃 〃 -/4/5
۲۷۔ 〃 حکیم محمد دین صاحب مرحوم 〃 -/6
۲۸۔ 〃 سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم 〃 -/6
۲۹۔ حلیمہ بیگم صاحبہ حیدرآباد -/6
۳۰۔ رحیم النساء بیگم صاحبہ 〃 -/6
۳۱۔ زاہدہ بانو اہلیہ عبدالرحیم مرحوم 〃 -/10
۳۲۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل یادگیر -/22
۳۳۔ سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ -/110
۳۴۔ 〃 محمد معین الدین صاحب 〃 -/650
۳۵۔ 〃 محمد اسماعیل صاحب 〃 -/200
۳۶۔ 〃 محمود احمد صاحب 〃 -/210
۳۷۔ 〃 رشید احمد صاحب 〃 -/200
۳۸۔ 〃 حسن محمد صاحب 〃 -/122
۳۹۔ 〃 راج محمد صاحب 〃 -/102
۴۰۔ محمد بشیر الدین ابن سیٹھ محمد معین الدین صاحب 〃 -/60
۴۱۔ خدیجہ اہلیہ سیٹھ محمد حسین صاحب 〃 -/90
۴۲۔ احمدی بیگم اہلیہ سیٹھ محمد معین الدین صاحب 〃 -/60
۴۳۔ اے سلیمان صاحب پینگاڈی 〃 -/55
۴۴۔ سی کے عبداللہ صاحب 〃 -/8/13
۴۵۔ اے محمود صاحب 〃 -/9
۴۶۔ کے پی محمد کنی صاحب 〃 بلادعرہ -/8/6
۴۷۔ بابو عبدالرزاق صاحب گونڈہ -/40
۴۸۔ ڈاکٹر لطیف صاحب سجے پور -/[illegible]
۴۹۔ سید وزارت حسین صاحب اوڑیسہ -/75
۵۰۔ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 -/25
۵۱۔ مبشر الدین احمد صاحب سونگھڑہ بلادعرہ -/5
۵۲۔ سید غلام احمد صاحب 〃 بلادعرہ -/5
۵۳۔ منشی محمد رحمت اللہ صاحب چک امیرچھ -/5
۵۴۔ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ بھائی الہ دین صاحب قادیان -/8/7

تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے زرّیں ارشادات

(۱) ——— تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ (الفضل جلد ۲۱ نمبر ۱۴۲)

(۲) ——— تبلیغ اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں۔ اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا۔ سادہ لباس۔ خود ہاتھ سے کام کرنا۔ سینما کا ترک۔ غریبوں کی امداد وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں۔ (الفضل جلد ۲۶ نمبر ۱۷۲)

(۳) ——— ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدی جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے۔ اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقوےٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ر اپریل سنہ)

(۴) ——— تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپیہ کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم اور استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور اپنی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔ (الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰)

(۵) ——— تحریک جدید کے مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔

(الف) جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

(ب) جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

(ج) جماعت میں ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔

(د) جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دینا۔ (رپورٹ مجلس شوریٰ سنہ ۱۹۳۹ء صفحہ ۳)

(۶) ——— تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔

(۱) اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جاوے جس سے خدا تعالےٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک، آسانی اور سہولت سے پہنچایا جا سکے۔

(۲) تا کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے دین و اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔

(۳) تا وہ عزم اور استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو۔ جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے۔ (خطبہ جمعہ ۱۱/۳۴ ۱۶)

(۷) ——— آپ حضرت کے ان زرّیں ارشادات کو عملی جامہ پہنانے اور احباب جماعت میں اجتماعی و انفرادی طور پر اس کی اہمیت ذہن نشین کرانے کی لگا تار کوشش فرمائیں۔

(۱) مقامی طور پر اپنے درس۔ وعظ اور جماعتی اجلاس میں ان ارشادات کو دوہرائیں۔

(۲) اپنے ملحقہ علاقہ کی جماعتوں کا دورہ کریں اور ان امور کی اہمیت افراد جماعت کے ذہن نشین کرائیں۔

(۳) خدام اور انصار کو بیدار اور عملی میدان میں لانے کی کوشش فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

مجاہدین تحریک جدید دفتر دوم سال ۱۲ ۳۰؍ ستمبر ۱۹۵۶ء
تک سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی تیسری فہرست

۱۔ مکرمہ امۃ العلیم بیگم بنت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب قادیان -/1/15
۲۔ اہلیہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ قادیان -/10
۳۔ سعادت احمد ابن 〃 〃 〃 -/5
۴۔ اہلیہ بشیر احمد صاحب حافظ آبادی 〃 -/5/5
۵۔ شیخ عبدالحمید صاحب عاجز 〃 -/36
۶۔ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 -/3/7
۷۔ فضل الرحمٰن صاحب 〃 -/11/5
۸۔ بابا کرم الٰہی صاحب 〃 -/11/5
۹۔ مرزا بشیر احمد صاحب 〃 -/7/10
۱۰۔ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 -/4/5
۱۱۔ مطیع الرحمٰن ابن قریشی عطاء الرحمٰن صاحب 〃 -/2/5
۱۲۔ بنت 〃 〃 〃 〃 -/2/5
۱۳۔ اہلیہ صاحبہ محمود احمد صاحب عارف 〃 -/11/5
۱۴۔ عبدالرحیم صاحب فانی 〃 -/8/5
۱۵۔ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 -/5
۱۶۔ بابا اللہ دتا صاحب 〃 -/4/5
۱۷۔ چوہدری عبدالحق صاحب 〃 -/9/12
۱۸۔ مولوی مبارک علی صاحب 〃 -/30
۱۹۔ مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے 〃 -/8
۲۰۔ مولوی بشیر احمد صاحب دہلی 〃 -/32
۲۱۔ مولوی عبدالحق صاحب 〃 -/6
۲۲۔ محمود احمد صاحب مبشر 〃 -/6
۲۳۔ منظور احمد صاحب تامر آبادی 〃 -/2/5
۲۴۔ عبداللطیف صاحب گیانی 〃 -/6
۲۵۔ بشیر احمد صاحب خادم 〃 -/5
۲۶۔ اہلیہ اول 〃 〃 -/5
۲۷۔ اہلیہ ثانی 〃 〃 -/5
۲۸۔ مولوی سمیع اللہ صاحب 〃 -/10
۲۹۔ غلام احمد شاہ صاحب 〃 بلادعرہ -/9/9
۳۰۔ غلام نبی صاحب 〃 -/1/15
۳۱۔ اہلیہ قریشی فضل حق صاحب 〃 -/5
۳۲۔ اہلیہ بدرالدین صاحب عامل 〃 -/4/5
۳۳۔ عبدالرشید صاحب نیاز 〃 -/12/[illegible]
۳۴۔ اہلیہ محمد یوسف صاحب گجراتی 〃 -/5/5
۳۵۔ نذیر احمد صاحب پشاوری 〃 -/7
۳۶۔ اہلیہ صوفی غلام احمد صاحب 〃 -/2/5
۳۷۔ بابا جلال دین صاحب 〃 -/9/5
۳۸۔ ملک بشیر احمد صاحب ناصر 〃 -/4/40

۳۹۔ اہلیہ صاحبہ ملک بشیر احمد صاحب ناصر قادیان -/10
۴۰۔ بشیر احمد صاحب کاٹھ افغاناں " -/5/10
۴۱۔ احمد حسین صاحب " -/11/15
۴۲۔ اہلیہ صاحبہ " " " -/5/2
۴۳۔ منور علی صاحب معہ بچہ " -/44
۴۴۔ شریف احمد صاحب ڈوگر " -/12
۴۵۔ اہلیہ صاحبہ " " -/5
۴۶۔ اہلیہ عمر الدین صاحب " -/5/12
۴۷۔ فہیم النساء بیگم صاحبہ بلا وعدہ " -/5
۴۸۔ اہلیہ عبد الحمید صاحب شیخوپوری " -/5
۴۹۔ اہلیہ خواجہ عبد الستار صاحب " -/5
۵۰۔ حافظ الہ دین صاحب " -/15
۵۱۔ اہلیہ صاحبہ " " -/5
۵۲۔ اہلیہ سیٹھ حمید احمد صاحب حیدرآباد -/5/20
۵۳۔ رشید احمد ابن " " -/12/6
۵۴۔ مجید احمد ابن " " -/15/2
۵۵۔ نفیرہ بیگم بنت " " -/15/2
۵۶۔ محمود حسین ابن مصطفیٰ حسین صاحب " -/5
۵۷۔ اہلیہ شمس الدین صاحب " -/6/8
۵۸۔ بچگان شیخ محبوب علی صاحب " -/12/10
۵۹۔ محمد صادق صاحب " -/56/8
۶۰۔ اہلیہ معین الدین صاحب غوری " -/16
۶۱۔ محبوب علی صاحب بلا وعدہ " -/10
۶۲۔ احمد عبد السلام صاحب ملاپوری " -/5/4
۶۳۔ اہلیہ احمد حسین صاحب " -/6
۶۴۔ بشیر احمد صاحب غوری بلا وعدہ " -/5
۶۵۔ عبد الحکیم صاحب کرنولی " " -/5
۶۶۔ محبوب میاں صاحب " " -/5
۶۷۔ عبد السلام صاحب " " -/5
۶۸۔ محمد عبد الغنی صاحب چنتہ کنٹہ -/20
۶۹۔ سراج احمد صاحب " -/10
۷۰۔ عبد الرحمٰن صاحب وڈمان " -/6
۷۱۔ عبد الکریم صاحب " -/6
۷۲۔ اکبر حسین خورد " -/5
۷۳۔ محمد احمد صاحب وڈمان " -/3/1
۷۴۔ محمود احمد صاحب بلا وعدہ " -/23
۷۵۔ باشو میاں صاحب کلاں " -/60
۷۶۔ امۃ الحفیظ اہلیہ سیٹھ محمد اسماعیل صاحب " -/45
۷۷۔ عبد الصمد صاحب عرف بالے " -/20
۷۸۔ اہلیہ حسن محمد صاحب " -/12
۷۹۔ کلثوم بیگم بنت سیٹھ محمد معین الدین صاحب " -/10
۸۰۔ محمودہ بیگم بنت " " " -/9
۸۱۔ مبارکہ بیگم بنت " " " -/9
۸۲۔ ناصرہ بیگم بنت " " " -/9
۸۳۔ محمد منیر الدین ابن " " " -/9
۸۴۔ محمد اکبر صاحب " -/8
۸۵۔ محمد یوسف صاحب " -/11
۸۶۔ منصور احمد صاحب " -/6

۸۷۔ عبد الغفور صاحب چنتہ کنٹہ -/10
۸۸۔ عبد اللہ شریف صاحب " -/7
۸۹۔ محی الدین صاحب " -/10
۹۰۔ منیرہ بیگم اہلیہ رشید احمد صاحب " -/25
۹۱۔ حلیمہ بیگم صاحبہ " -/10
۹۲۔ صاحب حسین صاحب " -/5
۹۳۔ سیری شیخ امام حسین صاحب " -/5
۹۴۔ امۃ السبحان صاحبہ " -/11
۹۵۔ مریم بی بی صاحبہ " -/7
۹۶۔ امیر احمد صاحب " -/5
۹۷۔ امتیاز حسین صاحب " -/5
۹۸۔ معین الدین صاحب وڈمان " -/5
۹۹۔ مجتبیٰ احمد صاحب " -/5
۱۰۰۔ پادریال محمد قاسم صاحب " -/6
۱۰۱۔ بدر النساء اہلیہ عبد الغفور صاحب " -/6
۱۰۲۔ جمیزہ بیگم اہلیہ اول محمود احمد صاحب " -/10
۱۰۳۔ اہلیہ ثانی " " " -/10
۱۰۴۔ گل محمد صاحب " -/5
۱۰۵۔ محمد ابراہیم صاحب " -/7
۱۰۶۔ محمد ظہیر الدین ولد محمد معین الدین صاحب " -/5
۱۰۷۔ محمد الیاس صاحب یادگیر -/20
۱۰۸۔ رحمت اللہ صاحب غوری " -/8
۱۰۹۔ امۃ المنیر بیگم زوجہ رشید احمد صاحب " -/15
۱۱۰۔ نصرت اللہ عزری " -/9
۱۱۱۔ فاروق احمد صاحب " -/5/11
۱۱۲۔ محمد عبد الرحیم صاحب بلا وعدہ دیودرگ -/10
۱۱۳۔ عبد الشکور صاحب بلا وعدہ بیجاپور -/7
۱۱۴۔ صادقہ لطیف صاحبہ " -/24
۱۱۵۔ مومن لطیف صاحب " -/5
۱۱۶۔ ماسٹر زرگام علی صاحب بلا وعدہ کلکتہ -/118
۱۱۷۔ مسٹر یارون صاحب " " -/6
۱۱۸۔ نور محمد صاحب سراب -/5
۱۱۹۔ اسرار محمد صاحب راہلہ -/40
~~۱۲۰۔ [illegible]~~ -/40
۱۲۱۔ دلدار علی صاحب کشن گڑھ -/6/5
۱۲۲۔ قاضی حکیم الدین صاحب علی پور کھیڑہ -/5/8
۱۲۳۔ منشی عبد الحفیظ صاحب کرنل -/5/8
۱۲۴۔ شمیم الرب صاحب گونڈہ -/35
۱۲۵۔ مرزا امیر بیگ صاحب " -/75
۱۲۶۔ شیخ ابراہیم صاحب موسیٰ بنی مائنز -/18
۱۲۷۔ نجمہ خاتون صاحبہ بھاگلپور -/10
۱۲۸۔ احمد رضا خان صاحب بلا وعدہ " -/5
۱۲۹۔ ملک بشیر احمد صاحب بی اے اڈرغ -/15
۱۳۰۔ عزیزہ بیگم صاحبہ " -/5
۱۳۱۔ شریف احمد صاحب " -/5
۱۳۲۔ محمد نصیر الدین صاحب کیرنگ -/5
۱۳۳۔ مصاحب خان صاحب " -/8
۱۳۴۔ شیخ طاہر الدین صاحب " -/11/12

۱۳۵۔ مرزا نثیر علی صاحب بلا وعدہ مانگاکوڑا -/14/8
۱۳۶۔ تقدیر احمد خان صاحب بمبئی -/5
۱۳۷۔ پی عبد الرحمٰن صاحب ٹیلی چیری -/30/5
۱۳۸۔ پی احمد صاحب پنایگاڈی -/15
۱۳۹۔ ایم ابراہیم صاحب کٹی " -/9
۱۴۰۔ کے اے حسن صاحب " -/5/8
۱۴۱۔ کے پی زبیر صاحب بلا وعدہ " -/9/8
۱۴۲۔ پی پی خدیجہ صاحبہ " -/6/4
۱۴۳۔ پی پی کنی امینہ صاحبہ " -/6/14
۱۴۴۔ اے پی عائشہ صاحبہ " -/6/8
۱۴۵۔ کے پی کنی امینہ صاحبہ " -/5/6
۱۴۶۔ پی پی موسیٰ صاحب " -/5/6
۱۴۷۔ ایم خدیجہ صاحبہ " -/5/2
۱۴۸۔ ایم فاطمہ صاحبہ " -/5/2
۱۴۹۔ ایم رابعہ صاحبہ " -/5/2
۱۵۰۔ مولوی ابراہیم صاحب " -/5/10
۱۵۱۔ سی ایچ خدیجہ صاحبہ بلا وعدہ " -/5/1
۱۵۲۔ عبد الرزاق صاحب ڈار آسنور -/5/4
۱۵۳۔ والدین و اہل و عیال غلام محمد صاحب ڈار " -/5
۱۵۴۔ میر غلام رسول صاحب یاڑی پورہ -/5/8

۱۵۵۔ حکیم میر غلام محمد صاحب یاڑی پورہ -/5/8
۱۵۶۔ اہلیہ صاحبہ " " " -/5/8
۱۵۷۔ والدہ و بچگان " " -/10/10
۱۵۸۔ غلام محمد صاحب لون " -/5/8
۱۵۹۔ اہلیہ و بچگان میر غلام رسول صاحب " -/5/8
۱۶۰۔ میر عبد المجید صاحب " -/5/8
۱۶۱۔ اہلیہ و بچگان " " " -/5/8
۱۶۲۔ اہلیہ ولی محمد صاحب " -/5/4
۱۶۳۔ بچگان " " " -/5
۱۶۴۔ راجہ غلام محمد صاحب بلا وعدہ " -/5/1
۱۶۵۔ فضل الرحمٰن خان صاحب چوروڈر -/5
۱۶۶۔ فضل الرحمٰن صاحب بلا وعدہ نیوکیٹل -/20
۱۶۷۔ استانی اکبری خانم صاحبہ بڑہ پورہ -/5/1
۱۶۸۔ ٹھیکیدار ریار دین صاحب چمبہ -/15
۱۶۹۔ مرزا محمود احمد صاحب مدراس " -/5
۱۷۰۔ ڈاکٹر غلام نبی صاحب " -/5
۱۷۱۔ فضل حسین صاحب ٹھیکیدار " -/5
۱۷۲۔ عبد الحبیب صاحب چاک مکن -/8
۱۷۳۔ محمد عبد اللہ صاحب بھدرواہ -/6
۱۷۴۔ شیخ محمود احمد صاحب بلا وعدہ کندراپاڑہ -/5
۱۷۵۔ سید امیر الدین صاحب بلا وعدہ دھاڑداڑ -/9

مجاہدینِ تحریکِ جدید متوجہ ہوں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"ہمارے لئے یہ ایک نہایت ہی نازک موقعہ ہے۔ کمزور ایمان والوں کو ٹھوکریں لگ رہی ہیں اور منافق اپنے نفاق کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایسے موقعہ پر مخلصین کو زیادہ جوش اور عزم کے ساتھ دین کی خدمت کیلئے کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ مومن جو کچھ کہتا ہے اس سے زیادہ کرکے دکھاتا ہے۔ زبانی دعویٰ کمزوری کی علامت ہے"

نیز فرمایا :-

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھ دیا جائے اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہو۔ یاددہانیاں کرائی جا رہی ہوں۔ اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہوں اور لوگ خاموش بیٹھے ہوں .. .. تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کردے گا۔ اور تمہاری جیبیں بھی خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کریں گی اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمہیں روپے کو بڑھا دیگا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اس زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ حاصل کر لیتا ہے۔ اگر وہ دنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ لے لیتا ہے تو دین کی خاطر خرچ کرنیوالا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے۔"

Regd. E. P. No. 67

THE WEEKLY BADR, QADIAN.

6, 13, October 1956.

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ خلیفۃ المسیح الثانی - امام جماعت احمدیہ

حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّلؓ

قادیاں کا ایک منظر

Price -/4/-